انشائے نور احمد

سلطان بک ڈپو چارمینار حیدرآباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

المکتوب نصف الملاقات

الحمد للہ والمنتہ کہ کتاب لاجواب المسمّٰی بہ

انشائے نور احمدی

جس میں تمام مضامین متعلقہ خط وکتابت نوشتہ جات وعرائض کاغذات وغیرہ بشرح خوش خط وبخط شکستہ درج ہیں۔

بغرض

فائدہ رسانی طلبا مدارس سرکاری ودیہی وغیرہ

پہلی مرتبہ تعداد ۵۰۰ سنہ ۱۳۵۰ فصلی

مطبع عہد آفریں برقی پریس

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نومبر ۱۸۹۷ء میں ایک میرے[1] فائدہ رساں افسر نے جن کے القاب میں حروف بی۔ اے کی عبارت ہے۔ بیچلر آف آرٹ سے شامل ہیں۔ مجھ طفل مکتب کو جو فضل و کمال

---

[1] خدا کا شکر ہے۔ کہ انہوں نے ہ اسے اپنے منشا کے مطابق تسلیم فرما لیا۔ جیسا کہ ان کی رائے سے ظاہر ہے۔ دیکھو رائے پچھمنداس صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر جالندھر ؛

[2] اول ایڈیشن پر میں نے اس فقرے کی جگہ یہ فقرہ لکھا تھا۔ کہ "انشا پر روشنائی ڈال دے"۔ بعض کم سواد اور بے استعداد آدمیوں نے اعتراض کیا۔ کہ روشنائی کے معنی سیاہی ہیں اور سیاہی ڈالنا کیا تعریف کا کام ہے ؛ میں نے روشنائی کے معنی نور اور چاند کے لئے تھے۔ جیسا کہ کتب اللغات فارسی سے ثابت ہے (دیکھو غیاث اللغات) اور اردو میں بھی بولا جاتا ہے۔ استادوں نے بھی اس لفظ کا نور اور چاند کے معنی میں استعمال کیا ہے ؛ سعدی

گرت وحشت آید ز تاریک جائے ۔ بہش باش و با روشنائی درآئے

سے بالکل عاری ہے۔ یوں ارشاد کیا کہ تو رقعاتِ اُردو کی ایک ایسی کتاب لکھ۔ جس سے انشا پردازی کے طلبا کو سواد حاصل ہو۔ روز مرہ کے کار و بار کے متعلق با محاورہ رقعے اور خط ہوں۔ اگرچہ ہم نے بہت سی اُردو کتابیں دیکھی ہیں۔ لیکن سب میں خیریت ہی ہے۔ میں نے آداب تسلیمات بجا لا کر عرض کیا۔ کہ جناب میرا تو

فردوسی

ع چہ می گوئی کہ خورشید تاباں کہ بود کزو درجہاں روشنائی فزود
جواں بر زباں بادشاہی نمود زگفتار او روشنائی فزود

مگر جاہلوں نے نہ مانا۔ میں نے کچھ پرواہ نہ کی۔ دوسرے اور تیسرے ایڈیشن میں بھی چھاپ دیا۔ لیکن تعجب یہ ہے کہ بعض فاضلوں نے بھی اعتراض شروع کر دیئے۔ جن میں بی۔ اے اور ایم۔ اے بھی تھے۔ پھر میں مجبور ہو گیا۔ اور اس بادشاہ کی طرح جس کے راج میں پاگل بنانے والا مینہ برس گیا تھا۔ میں نے بھی مینہ کا پانی پی لیا اور سب کے ساتھ ہو گیا۔ وہ فقرہ بدل دیا۔ افسوس ہے علم نیست و نابود ہو چلا۔ روشنائی میں سیاہی (مداد) کا ایہام تھا۔ اور انشاء کے لیئے یہ خوبی تھی مگر کہوں کس سے؟ ؎

کون سُنتا ہے کہانی میری اور پھر وہ بھی زبانی میری

فردوسی کا دوسرا شعر تو گویا میرے ہی مطلب کے لئے تصنیف ہوا ہے۔

روشنائی بمعنی مداد فارسی دانایانِ ہندی نژاد کا ایجاد ہے۔ ایرانی لفظ نہیں۔ کوئی صاحب کسی ایرانی کی تصنیف میں نہیں دکھا سکتے۔ ہاں اُردو میں بے شک آتا ہے ؎ نور

قافیہ پہلے ہی بیماری کے مارے تنگ ہے - اور نثر دل منتشر۔ مجھے نظم خیال حاصل ہونا محال - ممکن ہے کہ انشا کی چند غلط سطور املا کر کے روسیاہی ہو - واجب یہی ہے کہ میں یہ کام نہ کروں - پھر اُدھر سے اصرار ہؤا - میں نے ناچار ہو کر عرض کیا - کہ انشاء اللہ آٹھ دن میں انشا کا مسودہ لاؤنگا - سلام کر گھر آیا - کچھ پرانے مسودے نئے اور قلم اُٹھا کر بیٹھ گیا - جلدی میں جو کچھ لکھا گیا - اس زبردست کے سامنے پیش کیا - معاملہ زیر بحث طے ہؤا - جو صاحب ان اوراق میں غلطی پائیں - مجھے مطلع فرمائیں - خواہ مخواہ کے حاشیے نہ چڑھائیں - خدا کا شکر ہے کہ ملک نے اس کی بہت قدر فرمائی۔ چنانچہ ۱۹۲۵ء میں پندرھویں ایڈیشن کی نوبت آئی - میں ان افسروں اور دوستوں کا نہایت ممنون اور شاکر ہوں۔ جنہوں نے کتاب کے مفید تر بنانے کے لئے مجھے قیمتی مشورے دئے ہیں - اس کتاب کی تیاری میں سب مذہبوں کے روایت کی گئی ہے - ہر قسم کے الفاظ داخل کئے گئے ہیں - قانونی باتوں میں فاضل وکلا سے مشورہ کیا گیا ہے - آخیر میں القاب و آداب اور کچھ مستند مصنفوں کے شعر دئے گئے ہیں - وہ طلبا کو خوب یاد کر لینے چاہئیں - خطوط نویسی میں طلبا کو اتنی تعلیم ضرور ہونی چاہیئے - کہ وہ عام طور پر ہر ایک مطلب کے ادا کرنے اور سب قسم کے خطوط کے لکھنے پڑھنے پر قادر ہو جائیں ؂

بزرگوں اور دوستوں کی سفارش اور اُن کی رائے کے مطابق اب میں اس کتاب کو صاحبان یورپین کے

کام میں بھی بناتا ہوں۔ ان کے لئے مصالحہ تو اس میں پہلے سے موجود تھا۔ چنانچہ پنجاب کے تجربہ کار افسر مدارس اور اُردو کے مانے ہوئے فاضل دہلی کے رہنے والے میاں سوز کے شاگرد رشید ماسٹر پیارے لعل صاحب کی اس کتاب کی اُردو اور اس کے مضامین کو دیکھ کر پہلے ہی یہ رائے تھی کہ یہ کتاب صاحبان انگریز کی تعلیم کے لائق ہے۔ لیکن اب میں نے چوتھا باب خاص کر صاحبانِ یورپین کے واسطے مرتب کر دیا ہے۔ جس سے عام طلبا اور ان لوگوں کو جو چھاونیوں میں میر منشی کا کام کرتے ہیں اور انگریزوں کو پڑھاتے ہیں ــ خاص کر فائدہ پہنچنے کی امید ہے۔ ہمارا کام محنت کرنا ہے۔ قبولیتِ عامہ خدائے پاک کے ہاتھ میں ہے۔ اور اسی کی ذات پر بھروسہ ہے۔ علیہ توکلت و علیہ التوکلاں ؏

دیباچہ

از قلم مولانا مولوی نور احمد صاحب نورؔ آنجہانی سابق ممبر پنجاب ٹیکسٹ بک رویژن کمیٹی لاہور و آل انڈیا میٹرز گولڈ میڈلسٹ و معانی ہولڈر۔ نور منزل گوڑگانوہ چھاؤنی۔

مقدمہ

۱۔ اصطلاحیں

جب انسان کو دُور والوں سے گفتگو کی حاجت پڑی یا آئندہ کے لئے بہت سے معاملات کا یاد رکھنا ضروری ہوُا تو اس نے وہ علامتیں ایجاد کیں۔ جنہیں حروف کہتے ہیں۔ وہ مفرد آوازوں کے قائم مقام ہیں۔ کسی زبان کے حروف اس کی الف ب ت یا ابجد کہلاتے ہیں ؛

حروف سے مل کر الفاظ اور لفظوں سے جملے۔ جملوں سے عبارت بنتی ہے۔ عبارت کی دو قسمیں ہیں نظم و نثر اُردو کی پرائمری ریڈروں تک میں نظم و نثر موجود ہے۔ اس لئے مثال کی ضرورت نہیں اور تعریف اِس کتاب میں مناسب نہیں

اس علم کو جس سے نثر عبارتوں کی ترکیبیں معلوم کی جاتی ہیں۔ علم انشا کہتے ہیں۔ اور عرف عام میں ایک دوسرے کو خط پتر لکھنا بھی انشا کہلاتا ہے۔ (دیکھو کتاب انوار الاخلاق)

نثر عبارت جو لکھی جاتی ہے اُسے نوشتہ یا تحریر یا لکھت کہتے ہیں اور اس کی یہ قسمیں ہو سکتی ہیں۔ (۱) خط و کتابت (۲) وثائق (۳) عرضداشت (۴) کتاب ؛

لے اس کتاب میں طلبہ کی سہولیت کیوجہ سے بیان کی یہ ترتیب نہیں رہی ؛ نور

(۱) جو تحریر اپنا مطلب یا حال ظاہر کرنے کے لیئے لوگ آپس میں ایک دوسرے کو لکھا کرتے ہیں۔ اُسے خط و کتابت کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں ؛

(۱) نجی۔ (۲) سرکاری

(۱) نجی خط و کتابت

(۱) خط۔ رقعہ۔ چِٹھی جو دنیا کے لوگ آپس میں ایک دوسرے کو اپنے حالات اور معاملات کی بابت لکھتے ہیں۔

(۲) بل (Bills) جو حساب اپنے بیچے ہوئے مال یا کئے ہوئے کام کا مع نرخ و قیمت و شرح و تاریخ وغیرہ ایک کاغذ پر دکاندار یا کاریگر یا کوئی ٹھیکہ دار وغیرہ لکھ کر سرکار یا کسی اور خریدار سے قیمت یا اُجرت کیا کرتا ہے۔ اُسے بل کہتے ہیں ؛

(۳) بیجک۔ جب دکاندار یا۔ سوداگر یا آڑھتی بکے ہوئے مال کی فہرست مع نرخ و دام وغیرہ خریدار کے پاس بھیجتا ہے۔ یا اُسے دیتا ہے۔ اسے بیجک کہا کرتے ہیں ؛

(۴) فرد۔ چیزوں کے ناموں کی فہرست ؛

(۵) ہنڈی۔ جب کوئی ساہوکار یا کارخانے دار کسی شخص کو ایک تحریر لکھے۔ کہ اپنا روپیہ فلاں شخص کو دے دینا۔ اُسے ہنڈی کہتے ہیں۔ اس یہ قسمیں ہیں :-

میعادی۔ درشنی ؛

(۲) سرکاری خط و کتابت

(ا) رپورٹ (Report) وہ ہے جو کوئی سرکاری عہدہ دار اپنے افسر کو یا کوئی رعایا کا آدمی کسی سرکاری عہدہ دار کو کسی واقع یا تعمیل کی اطلاع مفصل یا مجمل لکھے یا زبانی کہے ؛

(ب) درخواست[2] - وہ تحریر ہے - جو رعایا یا ملازم ماتحت حکام اور افسروں کو کسی مطلب کے لئے پیش کرتے ہیں ؛

(ج) ڈاکٹ[3] کسی کارخانے کی یا سرکاری کاروبار کی وہ مختصر تحریر ہے - جس میں القاب[4] آداب نہیں ہوتا ایک دوسرے کو مخاطب نہیں کرتے اور حاضر نہیں سمجھتے صرف کام کا مطلب لکھا جاتا ہے ؛

---

[1] یہ تعریفیں مصنف نے اپنے معزز قانونی دوستوں کے جیسے ہیں جن میں رائیصاحب لالہ مرلی دھر وکیل انبالہ اور پنڈت شہزادہ رام صاحب وکیل انبالہ اورکئی اور دوست شامل تھے پیش کیں - بحث مباحثہ کے بعد جو الفاظ مناسب سمجھے گئے لکھے گئے ؛ نور

[2] عدالتی درخواستوں پر کورٹ فیس کا اشٹام مختلف شرح سے لگتا ہے (دیکھو قانون اشٹام) ؛ نور

[3] ڈاکٹ انگریزی لفظ ہے اور روبکار فارسی ان کے عنوان میں فرق ہوتا ہے - اور ڈاکٹ عام ہے - روبکار خاص - ہیڈ ماسٹر صاحب - صاحب انسپکٹر یا صاحب ڈائرکٹر کی خدمت میں ڈاکٹ لکھ سکتے ہیں - لیکن تحصیلدار صاحب صاحب ڈپٹی کمشنر کو روبکار نہیں لکھ سکتے - گویا اپنے سے اعلےٰ کو روبکار نہیں لکھا جاتا یا دوہانی کو انگریزی میں میمو کہتے ہیں ؛ نور

[4] اردو میں بعض صاحب جنابمن لکھدیتے ہیں ورنہ ڈاکٹ میں القاب و آداب نہیں ہوتا ؛ نور

(د) **روبکار** - جو تحریر ایک معزز عہدہ دار دوسرے معزز عہدہ دار یا عہدہ داروں کو کسی انتظامی امر کی بابت اپنے تئیں حاضر اور دوسرے یا دوسروں کو غائب سمجھ کر لکھتا ہے۔ اُسے روبکار کہتے ہیں - جب کئی صاحبوں یا محکموں کی اطلاع کے لئے ہو۔ اُسے گشتی روبکار کہتے ہیں ؎

(ر) **پروانہ** - وہ کاغذ ہے۔ جو کسی چھوٹے عہدہ دار یا ماتحت کو اعلےٰ عہدہ دار کی طرف سے کسی تعمیل کے لئے کسی امر کا اقرار وغیرہ کر کے سند کے لئے لکھ کر بھیجا یا دیا جائے ؎

(س) **حکمنامہ** - جس کے ذریعے سے رعایا یا ملازم ماتحت یا فریق مقدمہ کو کوئی حکم دیا جائے ؎

(ص) **سمن** - اس اطلاع نامے کو کہتے ہیں - جو مقدمات میں عدالتوں سے فریقین مقدمہ یا اُن کے گواہوں وغیرہ کے نام حاضری یا کسی سند کے پیش کرنے کے لئے جاری ہوتا ہے اکثر چھپا ہوُا ہوتا ہے ؎

(ط) **اطلاعنامہ** - جس تحریر کے ذریعے سے کوئی اطلاع مدعی یا مدعا علیہ یا اور رعایا وغیرہ کو دی جائے ؎

(ع) **انڈنٹ** (Indent) کار سرکار یا نج کے کام کے لئے جو چیزیں کسی سوداگر وغیرہ سے منگائی جائیں - اُن کی فہرست جو طالب قیمت بھیجتا ہے یہ بیجک سا ہی ہوتا ہے ؎

(ف) **سند سرٹیفکٹ** (certificate) جس کے ذریعے سے کسی شخص کی لیاقت یا قابلیت یا ملکیت و حقیقت

---

۱ کہیں روبکار مذکر ہے - کہیں مؤنث ؎ نور

۲ صاحب ڈپٹی کمشنر تحصیلدار صاحب کو پروانہ لکھتے ہیں ؎ نور

تسلیم یا تصدیق کی جاتی ہے ؎

(ف) **نوٹس** - اس کی دو قسمیں ہیں (۱) عدالت کی معرفت (۲) خود[1] بذریعہ ڈاک ؎ عدالت کی معرفت اکثر سال بھر کی میعاد کا فک الرہن کرانے کے لئے یا شفع وغیرہ کے لئے دیا جاتا ہے - اور خود ایک چٹھی رجسٹری کراکر بھیج دیتے ہیں - جو ایک قسم کی دھمکی یا اطلاع ہوا کرتی ہے ؎

(۲) **وثایق**[2] - جمع ہے وثیقہ کی جس کے معنے ہیں - عہد پیمان - عہد نامہ - دستاویز - وثیقے کی یہ قسمیں مشہور ہیں تمسک - بیعنامہ - رہن نامہ - ضمانت نامہ - پٹہ - قبولیت نامہ اقرار نامہ - وصیت نامہ - ہبہ نامہ - شراکت نامہ - رعیت نامہ رسید - ہنڈی - مختار نامہ (خاص و عام) سند نیلام ؎

(۳) **عرضداشت** - کی کئی قسمیں ہوتی ہیں ؎

---

[1] جس کے پاس ڈاک کا نوٹس جاتا ہے - قانوناً اس کا فرض نہیں کہ وہ جواب دے ہی ؎ نور

[2] مختلف وثیقوں کی تعریفیں چونکہ مشکل ہیں اور کتاب کی سلاست میں بہت حارج ہیں - اس لئے نہیں لکھی گئیں - صرف نام اور نمونہ پر اکتفا کیا ہے - ہاں سلیبس نوٹ دونگا - وثیقوں کی شرح اشٹام مختلف ہے - [3] روپے سے کم کی رسید - وصیت نامہ - جواب دعوےٰ فوجی سپاہیوں کے مختار نامے قانوناً بلا اشٹام لکھے جاتے ہیں ؎ [4] اگر تمسک میں شرطیں ہوں - تو تمسک ہے - ورنہ پرامیسری نوٹ (Promissory note) کہلاتا ہے ؎ [5] بدل لے کر انتقال کرنے میں بیعنامہ لکھا جاتا ہے ؎ نور

[6] جب زمین بونے کے لئے دی جاتی ہے - تو جو کاغذ مالک لکھ دیتا ہے - اسے پٹہ کہتے ہیں - اور جو مزارعہ لکھتا ہے اسے قبولیت نامہ کہتے ہیں ؎ نور

عرضیؔ۔ استغاثہ - عذرؔ داری - سوال - درخواست عرض ارسال وغیرہ ؛

۲ - ہدایات

(الف) بخی خط وکتابت کے لئے

(۱) جسے خط لکھتے یا بھیجتے ہیں۔ اُسے مکتوب الیہ اور بھیجنے والے کو راقم یا فرستندہ کہتے ہیں - اول یہ دیکھنا

لہ جب استحقاق کے ثابت یا قائم کرانے یا کسی رقم یا شئے کے دلا پانے یا تقسیم کرانے کے لئے کوئی دعوےٰ حاکم مجاز کے پاس دائر ہو اسے عرضی دعویٰ یا عرضی کہتے ہیں - عرضی دینے والا مدعی - جس پر دی جائے۔ مدعا علیہ جو تحریری جواب مدعا علیہ داخل کرے جواب دعوے کہلاتا ہے۔ فوجداری عرضی کو جو کسی شخص کے فعل ناجائز کی بابت دی جائے۔ استغاثہ کہتے ہیں نالش کرنے والے کو مستغیث جس پر نالش کی جائے - اُسے مستغاث علیہ یا ملزم کہتے ہیں - جب جرم ثابت ہو جائے۔ ملزم کو مجرم کہنے لگتے ہیں ؛

لہ جب کسی شے کی نسبت ایک تحریری درخواست کے ذریعے یہ عذر کیا جائے کہ وہ فلاں شخص کی نہیں بلکہ عذر دار کی ہے - ایسی درخواست کو عذر داری بولتے ہیں - اور جب دوران مقدمہ میں مختلف کارروائیوں کے لئے تحریریں پیش کی جاتی ہیں- انہیں درخواست یا سوال کہتے ہیں۔ جب کسی تحریر کے ذریعے سے شہادت لی جاتی ہے وہ سوالات جو بھیجے جاتے ہیں - بند سوال کہلاتے ہیں ؛ نور

اطلاع

گورنمنٹ نے پنجاب میں عرائض نویسی کا امتحان مقرر کر رکھا ہے اور قانون کی کتابوں میں عرضیوں کے نمونے دئے ہوتے ہیں۔ اگر فرصت ہو۔ تو ان کو بھی دیکھو ؛ نور

۹۸۸۲۹

چاہئے کہ مکتوب الیہ کا درجہ کیا ہے ۔ یا تو فریسندہ سے بڑا ہوگا۔ یا برابر یا چھوٹا۔ مال سے یا کمال سے یا سن و سال سے یا رشتہ اور تعلق کے خیال سے ۔ مگر یہ معیار اکثر مخلوط ہو جاتی ہے۔ اور منشی کو عقل سے کام لینا پڑتا ہے ۔ ہمارا بوڑھا خادم ہم سے تو عمر میں بڑا ہے مگر دراصل چھوٹا ہے ایک شخص کا استاد یا پیرو مرشد گو عمر میں اور مال میں چھوٹا ہے مگر درحقیقت اس کا رتبہ بڑا ہے ۔ ممکن ہے کہ ایک شخص کا چچا عمر میں اس سے چھوٹا ہو اور مال کے لحاظ سے کم حیثیت ۔ مگر اصل میں وہ بڑا ہے ۔ ایک بی ۔ اے کے مقابلے میں ایک جاہل چھوٹا ہے ۔ اگر جاہل کو کوئی خاص امتیاز حاصل نہ ہو ۔ لیکن اگر جاہل کے ہاں وہ بی ۔ اے ملازم ہو گیا ۔ تو جاہل آقا کہلائیگا ۔ اور بڑا درجہ پائیگا ۔ ایک صاحب طبیب کے دروازے پر بوڑھے اور امیر سب ناک رگڑتے ہیں ۔

فیصلہ یہ ہے کہ اول رشتے کا لحاظ کرنا چاہئے ۔ جو رشتے میں بڑا ہے ۔ وہ بڑا ہے ۔ جو چھوٹا وہ چھوٹا ۔ اگر باپ محض نادار اور بیٹا تحصیلدار ہے ۔ تو باپ ہی بڑا ہے ۔ ماموں یا چچا گو عمر میں چھوٹا ہو ۔ مگر مرتبے میں بڑا ہے ۔ پھر تعلق کا خیال چاہئے ۔ مثلاً آقا و نوکر افسر و ماتحت ۔ پیرو مرشد میں آغا ۔ افسر اور پیر بڑے ہیں ۔ پھر بہتر اور لیاقت کا لحاظ ہونا چاہئے ۔ مثلاً ایک شخص مولوی ۔ مفتی پنڈت ۔ ماسٹر حکیم یا شاعر ہے ۔ تو وہ مفلس اور کم عمر بھی ہو ۔ بہر حال اُس کے کمال کا خیال واجبات سے ہے پھر مال و دولت اور عہدے کا خیال کرنا چاہیئے ۔ ایک

سیٹھ ساہوکار اعلےٰ درجے کا زمیندار اور بسوہ وار بڑا مالگزار - سردار یا جاگیر دار - کہیں کا نواب یا راجہ وغیرہ گو اس سے کوئی تعلق نہ ہو - مگر قابل تعظیم ہے ایک ساٹھ برس کا درزی ایک امیر آدمی کو چھوٹے الفاظ نہیں لکھ سکتا - گو امیر بیس سال کا ہو - اگر یہ چاروں امور نہ پائے جائیں - تو جو شخص عمر میں بڑا ہو - اور راقم خط سے کسی حیثیت میں کم یا کسی وجہ سے ذلیل نہ ہو - اس کو بڑا لقب دینا چاہیئے ؞

اس کے سوا اور حقوق بھی اخلاق کی رو سے چھٹائی اور بڑائی کے قائم ہو سکتے ہیں - مثلاً اپنے بزرگوں سے ملاقات کا ہونا - محلہ داری - شہر داری - ہموطنی - قومیت اور پیشہ وغیرہ شریفوں کے بیچے باپ کے دوست کو گو وہ کسی غیر قوم کا ہو - چچا یا تایا کہہ کر پکارا کرتے ہیں - شیخ کو شیخ صاحب سید کو میر صاحب پٹھان کو خان صاحب - راجپوت وغیرہ کو چودھری جی - بنیئے کائستھ - کھتری اور ہندو سوداگر کو لالہ صاحب - برہمن کو مِشر جی یا پنڈت جی جس مسلمان کی ذات معلوم نہ ہو - اُسے بھی شیخ جی کہنا اور لکھنا چاہیئے ؞

مگر ان سب درجوں میں بھی مدارج ہیں - رشتہ داروں میں عمر کا بہت خیال ہوتا ہے - جو رشتہ دار عمر میں بڑا ہے - وہ بہرکیف بڑا ہے - وہ چچا جو عمر میں بڑا ہے - اُس چچا سے جو عمر میں چھوٹا یا برابر ہے - اور بچپن میں ساتھ کھیلتا رہا ہے - بڑا لقب پائیگا - ان کے القاب و آداب میں ضرور تفاوت ہوگا ؞

ایک تین سو روپے کا ہیڈ ماسٹر بھی صاحب انسپکٹر مدارس کے ماتحت ہے اور چھ روپے کا نائب مدرس بھی مگر دونوں کے مراتب بیں زمین و آسمان کا فرق ہے نواب صاحب کے بچوں کا اتالیق بھی اُن کا نوکر ہے۔ اور ایک خدمتگار بھی ان کا نوکر ہے۔ لیکن مراتب کا فرق ظاہر ہے۔ مگر خدمتگاروں میں بھی ایک ایسا ہے جو نواب صاحب کے دادا کے وقت سے چلا آتا ہے۔ اور نواب صاحب اس کی تعظیم کرتے ہیں۔ بہرکیف یہ ایک طرح سے قابل تعظیم ہے۔ ایک رئیس زادہ ہمارا شاگرد ہے۔ مگر اس کی ذاتی عزت و تعظیم ہم سے بدرجہا زیادہ ہے۔ غرض یہ ہے کہ منشی کو ہر درجے کے مدارج کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔

(۲) اسی طرح راقم بھی مکتوب الیہ کے مقابلے میں تین قسم کا ہوتا ہے۔ بڑا۔ برابر۔ چھوٹا۔ اور اس کے ہر درجے میں بھی مدارج ہوتے ہیں۔ جب درجہ طے ہو جائے۔ تو منشی خط لکھنا شروع کرے۔

پورے طور پر خط کے یہ حصے ہیں:۔

(ا)۔ القاب۔

(ب)۔ آداب۔

(ج)۔ خیر و عافیت۔

(د)۔ مطلب۔

(ہ)۔ خاتمہ۔

چونکہ میرا منشا یہ ہے۔ کہ طلبہ کو خط و کتابت کی ماہیت کما حقہٗ حاصل ہو جائے۔ اس لئے میں زمانہٴ سابق و حال

کی خط و کتابت کی کیفیت مختصر عبارت میں کچھ کچھ بیان کرونگا؛

(ا) پورے القاب کے یہ حصے ہیں - مقدمہ القاب - القاب ادعیہ مثلاً جناب منشی صاحب مخدوم و مکرم - نیاز مندان دام عنایتکم ہیں جناب منشی صاحب مقدمہ القاب - مخدوم و مکرم نیاز منداں - القاب دام عنایتکم ادعیہ ہے - ادنے درجے کے لئے مقدمہ القاب نہیں آتا - باورچی صاحب کوئی نہیں لکھتا - کبھی کبھی القاب اور ادعیہ بھی نہیں لکھتے (دیکھو اُردوے[1] معلّے و عود ہندی)؛

نوٹ - مقدمہ القاب اکثر ان پانچ صفات سے قائم ہو جاتا ہے؛

(۱) قرابت - جیسے چچا صاحب؛

(۲) خطاب - جیسے نواب صاحب - رائے صاحب؛

(۳) صفت و کمال - جیسے مولوی صاحب - حکیم جی؛

(۴) عہدہ - جیسے داروغہ صاحب؛

(۵) ذات - جیسے شیخ صاحب - پنڈت صاحب؛

(ب) پورے آداب کے یہ حصے ہیں - الفاظ تحیت الفاظ اشتیاقیہ - الفاظ ملاقاتیہ - الفاظ صفت ملاقاتیہ الفاظ اظہاریہ؛

مثال - بعد سلام و نیاز اور اشتیاق ملاقات کے جس کی حد اور نہایت نہیں عرض پرداز ہوں - سلام و نیاز تحیت - اشتیاق ملاقات اشتیاقیہ و ملاقاتیہ - جس کی حد اور نہایت نہیں صفت ملاقاتیہ عرض پرداز ہوں اظہاریہ ہے - یہ ہمسر کی مثال ہے - ادنے اور اعلےٰ کے

---

[1] یہ دو تو کتابیں حضرت غالب مرحوم کے رقعوں سے مرکب ہیں اور مستند کتابیں ہیں

لئے الفاظ بدل جاتے ہیں - کبھی بجائے ملاقاتیہ کے تعظیمہ الفاظ اور صفت تعظیمہ آتے ہیں ٭

پہلے زمانے میں خط کے یہ سب حصے لکھے جاتے تھے اس طرح کہ اول سطر میں جو صفحہ کے بیچ سے شروع ہوتی ہے - القاب - دوسری میں آداب - پھر اپنی خیر و عافیت لکھ کر مکتوب الیہ کی خیر و عافیت کی استدعا کرکے مطلب لکھتے تھے - آخر میں زیادہ کے لفظ کے ساتھ کوئی اور لفظ سلام یا دعا یا کوئی دعائیہ فقرہ مثلاً آفتاب دولت تاباں رہے لکھ کر خط کو تمام کرتے تھے - اسی کو خاتمہ کہتے ہیں - لمبے لمبے القاب آداب لکھے جاتے تھے مبالغہ اور خوشامد کو منشی اپنا ہنر خیال کرتے تھے ٭

اب عموماً پرانا طریق متروک ہو گیا ہے اول سطر میں مختصر اور صحیح القاب لکھ کر دوسری سطر میں چھوٹا سا آداب اکثر تحیت ہی یا ایک دو اور حصے لکھ دیتے ہیں - مثلاً بڑوں کو آداب - آداب بصد نیاز تسلیم - تسلیم بصد تعظیم - آداب بندگانہ - نمسکار - پرنام - نمستے - ادائے آداب تسلیمات کے بعد عرض ہے ٭

برابر والوں کو تسلیم - بندگی - آداب عرض - رام رام کے بعد عرض ہے - شوق ملاقات کے بعد واضح ہو - تسلیم و نیاز السلام علیکم - واہگرو کی فتح کے بعد واضح رائے عالی ہو ٭

چھوٹوں کو دعائے درازئے عمر کے بعد معلوم ہو - دعائے ترقئے درجات کے بعد مطالعہ کریں - سلام مسنون بعد ما وجب آنکہ - ادعیہ وافیہ کے بعد واضح ہو ٭

(ج) خیر و عافیت بڑے کو - یہاں سب طرح خیریت ہے - اور جناب کے مزاج والا کی صحتوری ہمیشہ چاہتا ہوں یا مزاج مقدس ؟ مزاج مبارک ؟

چھوٹے کو یہاں خیریت ہے - تمہاری خیر و عافیت کا شب و روز خدائے پاک سے خواہاں ہوں - اس جگہ خیریت ہے - تمہاری خیریت مطلوب[1] - میں سب طرح راضی اور خوش ہوں - اور تمہاری خیریت چاہتا ہوں -

ہمسر کو - اس جگہ فضل الہٰی سے سب طرح خیریت ہے - اور آپ کے مزاج شریف کی صحتوری چاہتا ہوں یا صرف مزاج شریف ؟ مزاج والا - مزاج مقدس - مزاج وہاج ؟

نوٹ - بعضے خیریت نہیں لکھتے - بعضے مطلب تمام کرکے اخیر میں لکھ دیتے ہیں - کہ یہاں خیریت ہے اور امید ہے کہ آپ خیریت سے ہونگے - یہ انگریزی ڈھنگ ہے - یا میں سب طرح سے خوش ہوں - اور امید ہے کہ آپ بھی مع بال بچوں کے خوش ہونگے ؟

نوٹ - عورتوں کے مقدمۂ آداب اور آداب اور دعائیہ اور خیر و عافیت میں ضمیریں اور افعال مونث لائے جاتے ہیں - جیسا کہ آگے مثالوں اور تتمہ نمبرا میں معلوم ہوگا ؟

(د) مطلب لکھتے ہوئے اگرچہ بہت سی باتیں پیش آئینگی جن میں منشی جی کو اپنی عقل سے کام لینا پڑیگا - اور اس کی بابت کوئی ہدایت مقرر کرنی بہت مشکل ہے - تاہم چند باتیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں ؟

[1] یا مطلوب ہے یا بعض لڑکے مطلوب ہوں لکھدیتے ہیں - جو بالکل لغو ہے نور

(۱) خطاب کرنا ہو۔ تو بڑوں کو حضور ۔ جناب ۔ آنجناب
حضرت ۔ آنحضرت ۔ جناب والا ۔ ذات با برکات ۔ قبلہ بندگان
عالی ۔ حاشیہ نشینانِ خدمت ۔ خادمان درگاہ ۔ خدام حضور چاکراں
بارگاہ ۔ دائرۂ دولت حضور آن مکرمہ ۔ آں معظمہ ۔ گرو جی مہاراج ؛
متوسط کو دوست ۔ آں دوست ۔ محب ۔ آں مہربان
مکرم اپنے دوست ۔ جناب ۔ آں مخلص ۔ آپ ۔ آں کرم فرما
اُس مشفق ۔ اِس مخلص ۔ اس متر ؛
چھوٹے کو تم ۔ آں عزیز ۔ نور چشم ۔ اس راحتِ جان
برخوردار ۔ اس پیارے ۔ مائی ڈیر ۔ برادر ۔ آں عزیزہ ۔
اس پیاری ۔ اس لختِ جگر ۔ اس لاڈلی ؛
(۲) اپنے تئیں چھوٹے کے مقابلے میں ۔ میں ۔ ہم خیر خواہ
اِس جانب ۔ خیر اندیش ۔ خیر سگال ۔ ما بدولت و اقبال
بندگان دولت ۔ ما بدولت ؛
برابر والے کو لکھتے ہوئے ۔ میں اس دوست ۔ اس
آپ کے خیر خواہ ۔ خیر خواہ ۔ خیر اندیش ۔ بندہ ۔ راقم ۔ نیازمند
مخلص ۔ مخلصہ ۔ دوستدار وغیرہ ؛
بڑے کی جناب میں فدوی کمترین بندگان نمک خوار ۔ جاں
نثار ۔ فرماں بردار ۔ ذرہ بیمقدار ۔ دعا گو ۔ عاجز ۔ بندہ ۔ غلام
نیازمند ۔ احقر ۔ خاکپا ۔ خاکسار ۔ فرماں پذیر ۔ تابع فرماں ۔ عاجز
فدویہ اس آدھین ۔ اس سیوک ۔ سیوک ۔ چیلے ۔ اس چیلے ؛
(۳) اگر خط کا ذکر آ جائے ۔ تو (۱) بڑوں کے خط کو نوازشنامہ
خط ۔ فضیلت نمط ۔ نامۂ نامی وصحیفۂ گرامی ۔ والا نامہ ۔ چٹھی
گرامی نامہ ۔ شقۂ فرمان ۔ سرفراز نامہ ؛

(ب) برابر والوں کے خطوں کو عنایت نامہ - محبت نامہ رقیمہ و داد - شفقت نامہ - مؤدت نامہ - الطاف نامہ - گرامی نامہ - اخلاص نامہ - چٹھی - رقعہ - مراسلہ - پتر ؛

(ج) چھوٹوں کے خطوط کو راحت نامہ - خط - تحریر - رقعہ - چٹھی - فرحت نامہ - خط مسرت نمط - عرضی - مرسلہ اور بڑے کے مقابلے میں اپنے خط کو عریضہ - نیازمندانہ عرضی - تحریر - عاجزہ کا خط ؛

ہمسر کے مقابلے میں رقیمہ نیاز - اشتیاق نامہ - نامۂ شوق - چٹھی - نامہ - رقعتہً الوداد ؛

چھوٹے کے سامنے خط پرچہ - چٹھی - تحریر لکھو ؛

(۴) خط پہنچنے کو اگر بڑے کا ہے - صادر ہوا - سایہ فگن ہوا - پرتو فگن ہوا - سایہ افگن ہوا - باعث عزت ہوا - باعث افتخار ہوا - پہنچا - پرتو نزول ڈالا - شرف صدور لایا ؛

متوسط کے لئے الطاف نامہ - محبت نامہ کے پہنچنے سے دل کو سرور آنکھوں کو نور حاصل ہوا - پہنچا - آیا ؛

چھوٹے کے خط کو راحت نامہ پہنچا - آیا دل کو نہایت خوشی حاصل ہوئی - تمہاری عرضی ملاحظے سے گزری - میں نے دیکھی - ہم نے پڑھی - تمہارا خط ملا - دل ٹھنڈا ہوا -

اور اپنے خط کے پہنچنے کو بڑے کی جناب میں اس طرح گزارش کرتے ہیں - فدوی کی عرضی ملاحظے سے گزری ہوگی - کمترین کا عریضہ ملاحظۂ بندگان میں آیا ہوگا - یا نظر اقدس سے گزرا ہوگا - شرف یاب ہوا ہوگا ؛

ہمسر کو - ملاحظہ ہؤا ہوگا - چھوٹے کو پہنچا ہوگا - تم نے دیکھا ہوگا - تم کو ملا ہوگا ؛

جب بڑے کے خط کا مطلب سمجھ لیا ہو - تو لکھتے ہیں ارشاد فیض بنیاد سے مطلع ہؤا - حکم سے اطلاع ہوئی یا پائی ؛ برابر والے کو معلوم ہؤا - واضح ہؤا - ارشاد سے مطلع ہؤا چھوٹے کو حقیقت معروضہ معلوم ہوئی - حال واضح ہؤا مطلب منکشف ہؤا - مطلب معلوم ہؤا - مطلب سمجھ لیا ؛

(۵) اگر کسی اور شخص کا ذکر آ جائے - تو اس کا القاب بھی مناسب طور پر لکھنا اور ادب سے ذکر کرنا چاہئے جیسے ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب تشریف لائے - مولوی عمر الدین صاحب ایم - اے انسپکٹر مدارس رونق افروز ہوئے - لالہ منوہر لال صاحب سررشتہ دار سے ملاقات ہوئی ؛

پہلے زمانے میں ضروری تھا - کہ لڑکے کا نام آئے - تو مقدمہ القاب ضرور لکھتے تھے - مثلاً برخوردار محمد حسین نے یوں کہا - اب یہ اکثر متروک ہے - صرف محمد حسین لکھ دیتے ہیں - یا میرے لڑکے محمد حسین - عزیزی ظہور احمد برخوردار نواب احمد راحت جان ریاض احمد ؛

(۶) اگر کوئی چیز بھیجنی ہے - تو بڑے کو ارسال حضور ہے - حضور والا میں بھیجی جاتی ہے - پیش کرتا ہوں - برابر والے کی خدمت میں بھیجتا ہوں - یا پہنچی ہے - چھوٹے کو تمہارے پاس بھیجتا ہوں ؛

(۷) اگر کوئی شئے مانگنی ہے - تو (۱) بڑے سے اس طرح طلب کرے - عنایت کیجئے - مرحمت فرمائیے - مرحمت

فرمائیں - بھیج دیجئے - ارسال فرمائیں - ارسال فرمایئے ؛

(ب) برابر والے سے مانگنی ہے - تو بھیج دیجئے لطف فرمائیے ؛

(ج) چھوٹے سے منگانی ہے - تو بھیج دو - ارسال کرو - ارسال حضور کرو - داخل کرو - پیش کرو - اگر حال پوچھنا ہو - تو تحریر کرو - لکھو وغیرہ - بتاؤ ؛

(د) اپنے آنے یا جانے کا حال لکھنا ہو - تو بڑے کے سامنے اس طرح لکھیئے - کمترین حاضر ہوا تھا - غلام قدمبوسی کو حاضر ہوا تھا - کمترین حاضر ہو کر باریاب سعادت ہو - باریاب ملازمت ہو - حاضر ہو - سر کے پاؤں بنا کر پہنچوں

برابر والے کو اس طرح - بندہ حاضر خدمت ہوا تھا - میں در دولت پر حاضر ہوا تھا - میں گیا تھا - آستانہ پر پہنچا تھا ؛

چھوٹے کے مقابلے میں - میں تمہارے پاس گیا تھا - ہم تمہارے ہاں گئے تھے جب ما بدولت بتقریب دورہ وہاں ہوں ؛

(ہ) مکتوب الیہ کے آنے جانے کا حال - بڑے کو جناب رونق افروز ہوئے تھے - جب سے جناب سجا ہیں کلکتہ تشریف فرما ہوئے ہیں - جب سے حضور ولایت تشریف لے گئے رونق بخش شملہ ہوئے ہیں - شہنشت فرمائے وطن ہوئے ہیں ؛ متوسط کو - آپ نے قدم رنجہ فرمایا تھا - آپ قدم رنجہ فرمائیں - آپ تشریف لائیں - تشریف لائیے - کرم کیجئے - درشن دیجئے - زیارت کرائیے - یہاں کریا کیجئے ؛

چھوٹے کو - جب سے تم گئے - جب تم سدھارے - آؤ چلے آؤ ؛ (ر) خاتمہ - بڑے کے خط میں - زیادہ حد آداب زیادہ کیا عرض کروں - واجب تھا عرض کیا - آفتاب دولت

و اقبال تاباں رہے - نیز اقبال درخشاں رہے ۔
ہمسر کو - زیادہ کیا تصدیعہ دوں - زیادہ کیا گزارش
کروں ۔ اور کیا عرض کیا جائے؟ والسلام - زیادہ شوق
آگے اور کیا لکھوں؟ اور زیادہ کیا لکھوں؟ زیادہ زیادہ ۔
چھوٹے کو - زیادہ دعا - عمر و دولت ترقی پر رہے -
زیادہ تاکید جانو - والدعا - زیادہ بجز تمنائے دیدار اور کیا
لکھوں بعضے خاتمے کے الفاظ نہیں بھی لکھتے - اور خط کو
تمام کر دیتے ہیں اور لکھ دیتے ہیں - کہ فقط ۔

جب خط تمام ہو جائے - تو راقم لفظ راقم یا مرسلہ
یا عریضہ وغیرہ وتری (ترچھے) خط میں لکھ کر یا یونہی اپنا
نام اور تاریخ بقید ماہ و سن لکھ دیتا ہے - یا تو ایک جگہ
یا اس طرح کہ دائیں طرف جگہ کا نام لکھ کر نیچے تاریخ
اور اسی سطر میں فاصلہ چھوڑ کر بائیں جانب - خاکسار
خادم - دعاگو لکھ کر نیچے راقم اپنا نام لکھتا ہےلہ ۔
لیکن آج کل اکثر لوگ انگریزی طرز پر تاریخ ماہ سن
اور اپنا پتہ اول سطر میں چٹھی کی پیشانی پر لکھ دیتے ہیں -
دائیں جانب مقام اور بائیں طرف تاریخ یا برعکس ۔

چند کام کی اور باتیں

(۱) کوئی بات فضول یا مکرر - غلیظ قسم اور گالی ہرگز مت لکھو

لہ آپ کا تابعدار نہ لکھ دینا یہ لغو ہے - بعض کم علم بولتے
اور سمجھتے ہیں - نور

(۲) عبارت کے خواہ مخواہ قافیہ دار فقرے بنانے مغلق الفاظ لانے فضول اور مضر ہیں ؎

(۳) سفارش نامہ لکھتے وقت سوچ لینا چاہیئے - کہ ہماری سفارش کا اثر بھی ہوگا یا نہیں ؟ اور جس کے واسطے سفارش کی جاتی ہے - وہ بھی قابل ہے یا نہیں؟ آجکل لوگ انگریزوں کا اتباع کرکے ایسی تحریروں سے بچتے ہیں اور ہماری رائے میں بھی احتیاط شرط ہے - مگر ع

برآوردن کار اُمیدوار ۔ بہ از قید بندئ[1] شکستن ہزار

کسی کا کام کرنا بڑی بات ہے - خواہ اپنا کچھ حرج بھی ہو

(۴) اس کتاب کے اخیر میں جو اُردو شعر دیئے گئے ہیں - ان کو زبانی یاد کر لو - اور جس طرح ہم نے موقع موقع شعر اور مثالیں لکھی ہیں - تم بھی اسی طرح اپنے خطوط میں درج کرو - عنوان پر شعر برجستہ لکھنے کی کوشش کیا کرو؎

(۵) قلم بنانے کی مشق کرو - جہاں تک ہو سکے - اپنے قلم سے لکھا کرو ؎

(۶) لکھتے ہوئے سطر سیدھی رکھا کرو - سطر کا آخر سرا کسی قدر اوپر کو چڑھا ہوا ہو - تو برا نہیں - ہاں نیچا رہے تو بہت برا ہے ؎

(۷) ایسی دعا مت دو - جس سے تمہاری ذلت ثابت ہو - اور فضول خوشامد مت کرو - ہاں ادب کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے - کوئی ایسی بات نہ لکھو - جس سے مکتوب الیہ کی ہجو نکلے ؎

---

[1] بعضے (بندے) یائے مجہول سے لکھتے ہیں - قید بند - قلعہ - جیلخانہ ؎

(۸) رسم[۱] الخط اور لغت کی صحت کا بہت خیال چاہیئے ؎

(۹) لکھتے ہوئے قلم کو جھٹکا مت کرو ۔ سیاہی گرانا بے تمیزی ہے ؎

(۱۰) کسی عورت کو لکھنے لگو ۔ تو اشتیاقیہ الفاظ نہ لکھ دینا ۔ مگر بیوی کو لکھ سکتے ہو ؎

(۱۱) جب خط لکھ چکو ۔ تو بلوٹنگ[۲] پیپر سے خشک کرکے ایک دفعہ پڑھ لو ۔ اور صفائی کے ساتھ تہ کرکے لفافے میں بند کر دو ۔ کارڈ ہے تو رہنے دو ؎

فائدہ ۔ منشی لوگ قدیم سے اکثر اسما کے ساتھ ایک اور لفظ بھی لکھا کرتے ہیں ۔ پہلے تو اس کا التزام بہت ضروری تھا ۔ مگر متروک اب بھی نہیں ہوا ۔ مثلاً روپے کے ساتھ مبلغ کا لفظ ۔ جیسے مبلغ پچاس روپے ۔ آدمی کے لئے نفر ۔ مثلاً چار نفر بیلدار ۔ گھوڑے بیل ۔ بھینس وغیرہ کے لئے راس ۔ بکری کو شاخ ۔ چاقو کو دستہ ۔ کمان کو حلقہ ۔ ہاتھی کو زنجیر ۔ اونٹ کو مہار کتے وغیرہ شکاری جانوروں کو قلادہ[۳] ۔ توپ کو ضرب ۔ تلوار کو قبضہ کتاب کو جلد یا نسخہ ۔ اور بہت سی چیزوں کے

---

[۱] رسم الخط کی تعریف انوار الاخلاق میں دیکھو ؎ [۲] بلوٹنگ نہ ہو ۔ تو قدیم ایشیائی طریق کے مطابق باریک مٹی ڈالدو ۔ دوہرہ لکھت قلم سوکھت حرف یہی پریت کا مول ۔ جو کچھڑت سوکھت ناہیں اس کے سر پر دھول ۔ ترجمہ قلم لکھتی ہے حرف سوکھتا ہے اور یہی محبت کا قاعدہ اور اصل ہے ۔ جو شخص جدائی سے ڈیلا نہ ہو اور سوکھ نہ جائے ۔ اس کے سر پر خاک ڈالے ؎ نور [۳] بدال مہملہ ۔ نور

ساتھ عدد لکھ دیتے ہیں - مثلاً ایک عدد گلاس اور جو جوڑ، جوڑہ ہوتی ہیں - ان کو جوڑہ یا جفت - مثلاً ایک جوڑی پازیب - دو جفت پاپوش وغیرہ ؛

(ب) لفافہ - اوّل مکتوب الیہ کا نام اس کے نیچے۔عہدہ اس کے تلے مقام - ضرورت ہو - تو تھانہ - تحصیل - ڈاک خانہ ضلع وغیرہ علے الترتیب - ایک سطر میں - یا اوپر تلے لکھ کر مقام کے نیچے دو لکیریں کھینچ دیتے ہیں - بڑے شہروں میں گلیوں اور سڑکوں وغیرہ کے نمبر - فوج میں خط جائے - تو سپاہی پلٹن - کمپنی - ترپ اور رجمنٹ وغیرہ کے نمبر لکھے جاتے ہیں - افسر کے لئے پلٹن یا رسالہ وغیرہ کے نمبر کافی ہیں ؛

تنبیہ - اگر ایک نام کے اور بھی ضلعے ہوں - تو احاطہ یا صوبہ کا نام بھی درج کر دینا چاہیئے - مثلاً حیدر آباد (سندھ) حیدر آباد دکن

لفافے پر راقم کا نام خوشخط اور پورا پتہ درج کرنا چاہیئے[1] تاکہ اگر چٹھی واپس ہو - تو ڈاک خانے والوں کو دقت پیش نہ آئے - ہاں اگر کسی وجہ سے پتہ نہ لکھنا ہو نہ لکھو بعض لوگ الفاظ - اسم بر خائنہ لکھ دیتے ہیں - خصوصاً پردہ نشین عورتیں یہی الفاظ لکھ دیتی ہیں ؛

جب خط کسی شخص کی معرفت جائے - تو مکتوب الیہ کے نام کے بعد بتوسل یا بتوجہ یا معرفت کا لفظ لکھ کر اس شخص کا نام لکھ دو - یا مکتوب الیہ کے نام سے پہلے لفظ معرفت کے ساتھ اس کا نام لکھو - جس کی معرفت بھیجنا ہو ؛

---

[1] اب کارڈ پر بھی راقم کا نام و پتہ لکھنا جائز ہو گیا - پہلے نہ تھا - اب تو ایک لکیر کھینچکر کارڈ کا حصہ لکھنے کے لئے الگ کر دیا ہے "

محکمہ ڈاک خانجات پنجاب کے مجوزہ سرنامہ لکھنے کی مثالیں جو کارآمد ہیں - ذیل میں لکھی جاتی ہیں - مصنف ان میں ایک حرف کا بھی تغیر و تبدل نہیں کرتا ٭

مثال - ۱

پنڈت سری کرشن
جوتشی کوچہ تیرگراں
موچی دروازہ

[illegible]

لاہور

مثال - ۲

میاں نظام الدین
نجار

[illegible]

رام نگر
ضلع گوجرانوالہ

مثال - ۳

لالہ بال مکند کلرک
دفتر ڈپٹی کمشنر

[illegible]

حیدرآباد (سندھ)

مثال - ۴

گلاب سنگھ
سپاہی نمبر ۲۴۰۸
پلٹن نمبر ۲ سکھ کمپنی نمبر ۷

[illegible]

ڈیرہ اسمٰعیلخاں

لہ اگر کسی خط کی رجسٹری کرانی ہو - تو علاوہ محصول کے ۲ ر آنے کا ٹکٹ اور لگا دو - اور مکتوب الیہ سے رسید بھی منگانی ہو - تو ۳ ر آنے کے ٹکٹ لگانے چاہئیں - اب ٹکٹ کاٹنا پھر جائز ہو گیا ہے ٭ نور

مثال ۔ ۵

بھائی بھگوان سنگھ
زمیندار موضع ویرووال
تھانہ سمبڑیال
ڈاکخانہ سمبڑیال
ضلع سیالکوٹ

مرسلہ [illegible] سنگھ زمیندار [illegible] موضع [illegible] ضلع لاہور

مثال ۔ ۶

فتح الدین ولد نور الدین حجام
کمپنی نمبر ۳ پلٹن نمبر ۳ سکھاں
راجن پور
ضلع ڈیرہ غازیخاں

مرسلہ [illegible] سنگھ زمیندار موضع [illegible] ضلع [illegible]

مثالات مجوزۂ مؤلف

مثالات کارڈ

بملاحظہ اقدس جناب منشی ہرگوپال صاحب
تحصیلدار
پانی پت (یا جہاں دورے پر ہوں)
ضلع کرنال

عریضہ نیاز
دینا ناتھ ۔ از انبالہ شہر ۵ دسمبر ۱۹۰۶ء

برخوردار اللہ وتا ولد احمد علی نمبردار
موضع خضری
ڈاک خانہ واڈہ پور
ضلع انبالہ

مرسلہ
کریم بخش از روپڑ
۶ ۔ جون ۱۸۹۹ء

لفافے

مولوی محمد عبد اللہ صاحب
وکیل ضلع
سہارنپور

اسمٰعیل برخاستہ ۔ ۲ ۔ اپریل ۱۹۰۰ء

عزیز الدین طالبعلم اسلامیہ سکول
بتوجہ جناب ہیڈ ماسٹر صاحب
اسلامیہ سکول راولپنڈی

راقم قمر الدین طالب علم ایم بی
سکول ۔ شاہ آباد ۔ ضلع کرنال

ؔ اس میں راقم کا نام لکھنا منظور نہیں ۔

پرانا ڈھنگ
چھاؤنی انبالہ صدر بازار احاطہ نمبر ۱۶
بخدمت حافظ محمد ایوب صاحب

دہلی - تراہہ - بہرام خاں کوچہ روح اللہ خاں بر مکان نجیب الدین نقشہ نویس
مسماۃ متو ماما کی معرفت جوبلی میں پہنچے [1]

بکار سرکار قیصر ہند
بحضور فیضگنجور جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر

کرنال

عرضی
نہال خاں ولد جمال خاں
از ملانہ - تحصیل انبالہ
معروضہ ۶ جنوری ۱۸۹۸ء

(۳) کاغذ
(۱) نئی خط وکتابت

اگر بڑے کو خط لکھنا ہے - تو کاغذ کے دونو طویل سرے ملاکر بیچ میں شکن ڈال لو - پھر دونو طرف برابر حاشیہ موڑ دو - اگر چھوٹے یا برابر والے کو لکھنا ہو - تو اکثر صاحب دائیں طرف زیادہ حاشیہ رکھتے ہیں - اور بائیں جانب کم - بعضے برابر ہی رکھ لیتے ہیں ؀

اردو خط وکتابت میں عموماً کاغذ کے عین بیچ میں سب سے اوپر نشان ا لکھ دیا کرتے ہیں - اس میں الف اللہ کا ہے - اور نقطہ بسم اللہ کی ب کا ؀

[1] ایسی مثال ہے - جس میں مکتوب الیہ کا نام لکھنا منظور نہیں ہے ؀ نور

بعض اہل اسلام پوری بسم اللہ الرحمن الرحیم یا یا فتاح ہندو سری گنیش آتمہ یا اوم لکھ دیتے ہیں ؎

بعض صاحب چھوٹوں اور برابر والوں کو لکھتے ہوئے کاغذ کا متن صرف کر کے حاشیے پر ٹیڑھی سطروں میں لکھتے ہیں - اکثر مہذب لوگ پشت پر نہیں لکھتے - بلکہ دوسرے ورق پر لکھتے ہیں - اکہرے کاغذ پر لکھنا گستاخی سمجھا جاتا ہے - دوہرے پر لکھنا چاہئے - گو ایک ورق کورا رہے اب سرکاری حکم عرضیاں اور حکم اکہرے ورق پر لکھتے ہیں ؎

(۲) سرکاری خط و کتابت

عام عرضی[1] کا ڈھنگ یہ ہے - کاغذ کو برابر دہرا کر کے شکن ڈال لو - پھر برابر حاشیوں کے شکن ڈال لو - وسط سے کسی قدر اوپر لکیر کھینچ دو - لکیر کے اوپر دائیں طرف غریب پرور سلامت لکھو - اور لکیر کے نیچے کاغذ کے بیچ میں جنابعالی لکھ کر مطلب شروع کر دو - ادب سے عجز کے ساتھ مختصر طور پر عرض حال کرو - آخر میں زیادہ حد ادب یا آفتاب دولت تاباں رہے - لکھدو - پھر وتری (ترچھا) لفظ (عرضے) لکھکر فدوی - بندہ - نمکخوار - کمترین وغیرہ کے ساتھ عرضی دہندہ

[1] دیوانی کی عرضیاں اور فوجداری کے استغاثے اس طرح لکھے جاتے ہیں - کہ اوپر مدعی مدعا علیہ کا عنوان جما کر اور دعوے لکھ کر جیسا کہ ہم نے مختار نامہ خاص کے نمونے میں دیا ہے نیچے جناب عالی لکھ کر یہ الفاظ (مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے) لکھتے ہیں - اور پھر نمبروں میں مطلب لکھ دیتے ہیں ؎ نور

کا نام - پتہ وغیرہ اور لفظ معروضہ لکھ کر تاریخ لکھ دو ؂

عرضیوں اور درخواستوں پر بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ کاغذ کے اوپر کی سطر میں بحضور فیض گنجور یا بعدالت وغیرہ لکھ کر دام اقبالہٗ یا افضالہٗ کا لفظ لکھ دیتے ہیں - درخواستوں اور رپورٹوں میں اکثر ایسا ہوتا ہے - کہ لکیر نہیں کھینچتے - صرف بیچ میں جناب عالی لکھ کر دوسری سطر کے شروع سے مطلب لکھنے لگتے ہیں ؂

باب اوّل

فصل اوّل - طلبہ کی درخواستیں وغیرہ

بجناب ہیڈ ماسٹر صاحب ایم - بی سکول پانی پت

جناب عالی

فدوی کو ایک ضروری کام کے لئے گھر بلایا ہے باقی تمام گھنٹوں کی اجازت بخشی جاوے - والدہ صاحبہ نے محمد حیات طالب علم جماعت اوّل مڈل کے سامنے مجھے فرمایا تھا - کہ رخصت لے کر چلے آنا - زیادہ حد ادب ؂

عرض
فدوی محمد ابراہیم [illegible]
طالب علم [illegible] کلاس
[illegible] سکول
پانی پت
۱۲ فروری
۱۸۹۶ء

بحضور ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی سکول انبالہ شہر

جناب عالی

چونکہ کمترین کے بھائی کی شادی ہے - اور برات بمقام

خضر آباد جائیگی - اس لئے اُمید وار ہوں - کہ رخصت ۱۰ یوم ۴ دسمبر ۱۸۸۷ء سے ۱۳ دسمبر ۱۸۸۷ء تک مرحمت فرمائی جاوے - زیادہ حد آداب

تصدیق - میں تصدیق کرتا ہوں کہ برخوردار شادی رام کو بوجہ شادی بیشک رخصت کی ضرورت ہے ۔

کرپا رام دکاندار پرچون منڈی بازار

دستخط ہندی[1]

عرضی منشی شادی رام کا لکھا ہے
جماعت چہارم پرائمری
سکول انبالہ شہر
۱۸۹۷ء

بعالی جناب ہیڈ ماسٹر صاحب میونسپل بورڈ پرائمری سکول چھتہ شاہ جی شہر دہلی ۔

جناب عالی

آج کمترین کا بھائی پیدا ہؤا ہے - غلام کو دسوٹھن تک گھر پر رہنا ضروری ہے - براہ کرم بارہ دن تک کی چھٹی یکم جنوری ۱۸۹۸ء سے بارہ ماہ مذکور تک عنایت فرمائی جائے - آگے حضور مالک ہیں - باپو جی کے دستخط ہندی کرا دئے ہیں - زیادہ حد ادب ۔

دستخط ہندی کرپا رام
پڑچوٹیہ

عرضی نمبر ۵ اسپ خیز
ماسٹر جماعت
پنجم پرائمری
سکول چھتہ شاہ جی
۳ جنوری ۱۸۹۸ء

---

[1] کاغذات میں مقر یا عرضی دہندہ وغیرہ کا بایاں انگوٹھا لگوایا جاتا ہے - اگر کسی لڑکے کا باپ پڑھا ہؤا نہ ہو - اس کو چاہئے - کہ بائیں انگوٹھے کا نشان کرا دے ۔ نور

جناب عالی

آج بندہ کی والدہ کو بخار ہو گیا ہے - حکیم محمد معز الدین خان صاحب دہلوی کا علاج کرانا ہے - براہ عنایت ۳ - جنوری ۱۸۹۸ء سے ۸ ماہ و سنہ مذکور تک رخصت[1] مرحمت فرمائی جاوے - زیادہ حد آداب

العبد

حکم
عرضی منظور حسب سفارش حافظ اسد اللہ صاحب
فقط
دستخط ہیڈ ماسٹر
۱۸۹۸ء

میں سفارش کرتی ہوں
کہ رخصت مرحمت ہو ؛

نشان انگشت دست چپ والدہ اسد اللہ سائل

بحضور فیض گنجور ہیڈ ماسٹر صاحب ہند و محمڈن سکول انبالہ چھاؤنی

جناب عالی !

فدوی ۲۰ - اکتوبر ۱۸۹۸ء کو مدرسہ قصبہ ملانہ سے پرائمری سکول کا امتحان پاس کر کے ۲۵ ماہ مذکور کو سکول ہذا میں داخل ہؤا تھا - آج ۱۰ - دسمبر ہو گئی - مگر بندے کو وظیفہ نہیں ملا - براہ کرم وظیفہ برآمد کرایا جائے - زیادہ حد ادب

حکم
حسب ضابطہ [illegible]
[illegible]
دستخط
[illegible]
۱۸۹۸ء

بحضور پُر نور ہیڈ ماسٹر صاحب ڈی - بی سکول نجف گڑھ

جناب عالی !

فدوی کے والد کی تنخواہ چھ روپے ماہوار ہے - و

---

[1] رخصت کی ہر ایک درخواست میں دیکھ لیا کرتے ہیں کہ رخصت کے اوّل و آخر میں کوئی تعطیل ایتوار وغیرہ کی مل سکتی ہے یا نہیں - حتے المقدور ملا لیا کرتے ہیں - بعض حکام دونوں طرف تعطیل نہیں ملانے دیتے ؛

آدمی دونو وقت کھانے بیٹھتے ہیں۔ دنیا کے اور خرچ الگ رہے۔ براہ بندہ نوازی بندہ کی فیس معاف فرمائی جائے۔ واجب جان کر عرض کیا گیا۔ تصدیق نمبردا ران وہ پشت عرضی پر ثبت ہے ؎

عرض
بندہ گرتکال رام ولد
دیارام قوم برہمن ساکن
موضع ... تحصیل دہلی
طالب علم جماعت ... بی
سکول انجمن پنجاب ...
معروضہ ۲۱
اگست ۱۸۹۰ء

جناب عالی

فدوی کے پاس خرچ نہیں رہا۔ پیر اور منگل دو دن کی رخصت ۱۷ و ۱۸ دسمبر ۱۸۱۷ء کی عنایت فرمائی جائے۔ کمترین گاؤں جا کر خرچ لے آئے۔ تصدیق سپرنٹنڈنٹ صاحب بورڈنگ ہوس درج پشت ہذا ہے ؎

عرض
بندہ محمد شریف الدین
طالب علم
جماعت اول ہائی
بورڈنگ ہوس
مشن سکول
زیر ... نمبر
۱۵ دسمبر
۱۸۹۰ء

بحضور فیض گنجور مولوی انصاف علی صاحب ہیڈ ماسٹر اینگلو ورنیکلر ہائی سکول دہلی ؎

جناب عالی

اس وقت بیٹھے بٹھائے خواہ مخواہ لینا ایک نہ دینے دو بندہ کے کلاس فیلو بکھیڑیا مل نے کھڑا ہوتے ہی فدوی کی کمر میں نہایت زور سے مکا رسید کیا۔ جس کی آواز تمام جماعت بلکہ مولوی حلیم الدین صاحب نے بھی اپنے کانوں سنی۔ مولوی صاحب نے سرِ دست ملزم کو کھڑا کر دیا ہے امیدوار ہوں

کہ بعد دریافت حال ملزم کی گوشمالی کی جائے۔ تاکہ آیندہ کو اس شخص کے ہاتھ سے لڑکوں کی جان بچے۔ اور اوروں کو کان ہو جائیں۔ عالیجاہا یہ شخص بہت سر چڑھ گیا ہے۔ تمام جماعت کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ ایسا منہ پھٹ دلیر اور سینہ زور ہے۔ کہ مولوی صاحب کے روبرو بھی زور زور سے بولتا تھا۔ اس کی زبان کو ذرا لگام نہیں۔ جبتک حضور بنفس نفیس اسے چشم نمائی نہ کرینگے۔ یہ نچلا بیٹھنے والا نہیں۔ انصاف حضور کے ہاتھ میں ہے۔ سب کی آنکھ اس مقدمے پر لگ رہی ہے۔ اگر جناب مناسب خیال فرمائیں۔ تو جماعت میں قدم رنجہ فرما کر تحقیقات فرمائیں۔ زیادہ بندہ کا سر تسلیم خم ہے۔ اور دست بدعا ہوں۔ کہ بازوئے اقبال زور آور رہے ۛ

عرض [illegible]

جناب عالی!

آج کمترین کے تایا صاحب کا پرلوک ہو گیا ہے۔ کرپا کرم فدوی کریگا۔ براہ عنایت ۱۵ یوم کی رخصت آج کی تاریخ سے مرحمت فرمائی جائے۔ یکم جنوری ۱۸۹۸ء مکرر عرض ہے۔ کہ تصدیق کرنے والا کوئی نہیں۔ زیادہ حد ادب ۛ

عرض [illegible]

فصل دوم - رقعے - خطوط اور ان کے جواب

جناب قبلہ گاہی[1] صاحب

بندہ مڈل کی پہلی جماعت پاس کرکے دوسری میں ہو گیا ہے - کتابوں کے واسطے مبلغ ہے ۔ نقد یا کل کتابیں وہاں سے بھیج دیجئے - فہرست کتب یہ ہے -

گرامر مینول یک جلد	عملی و ذہنی ہندسہ یک جلد	سائینس کی پہلی یک جلد
عربی گرامر یک جلد	عربی کی دوسری یک جلد	تاریخ حصہ دوم یک جلد
گلز جیومیٹری یک جلد		
بنگال ریڈر فورتھ یک جلد	جغرافیہ عالم حصہ دوم یک جلد	پانی روڈ حصہ دوم یک جلد
حساب حصہ ششم و ہفتم یک جلد		

راقم احمد خاں از انبالہ

جواب

برخوردار من!

خط بطلب کتب آیا - کتب تعدادی !! جلد حسب فہرست منسلکہ خط ہذا ہمدست نتھو کو بجڑہ بھیج دی گئی ہیں - نتھو اپنی لڑکی کے ہاں گیا ہے - اگر وہ نہ آسکے تو خود محلہ قاضی واڑہ میں جاکر اس کو تلاش کرکے

---

[1] قبلہ گاہی کی ترکیب میں اکثر علما کو اعتراض ہے اور واقعہ میں فارسی عربی الفاظ کی ایسی نازک ترکیب ناجائز ہے ۔ مگر ۔ مرکب نہایت قدیم زمانہ سے برتا جاتا ہے - اور فاضل استعمال کرتے آئے ہیں - چنانچہ نہایت پرانا شعر ہے تولید نوسپہر شمسی آفتاب آں شعلہ رورا - مہ نو قبلہ گاہی گویداں محراب ابرو را - ور

کتابیں لے آنا۔ اور رسید بھیجدینا ۞ ۱۲-اکتوبر ۱۹۲۷ء

مرسلہ

عنایت حسین خاں از فیض آباد۔ ضلع انبالہ

جناب منشی صاحب عنایت فرمائے نیازمنداں شیخ عبدالرحمن تاجر کتب زاد عنایتکم کتابیں جن کی تفصیل یہ ہے:۔

اردو کورس اول مڈل	بنگال ریڈر	قواعد اردو	مینول گریمر
یک جلد	یک جلد	یک جلد	یک جلد
طبعیات کا رسالہ	عملی و ذہنی ہندسہ اول حصہ		جغرافیہ عالم
یک جلد	یک جلد		یک جلد
تاریخ ہند حصہ اول	قواعد عربی		عربی کی پہلی
یک جلد	یک جلد		یک جلد
انوار الاخلاق	انشائے نور احمدؐ		
یک جلد	یک جلد		

بذریعہ ویلیو پے ایبل پیکٹ ان رجسٹرڈ بندے کے نام ارسال فرمائیے ۞ مورخہ ۳ر نومبر ۱۸۹۸ء

بندہ ہیرا لال طالب علم جماعت اوّل مڈل
ایم - بی اینگلو ورنیکلر سکول روپڑ

باپ کو

پدر بزرگوار من!

آداب! بصد نیاز۔ اشیاے ذیل گھسیٹو حجام کے ہاتھ میرے پاس پہنچ گیئں۔ اطلاعاً عرض کیا گیا۔ خاطر عاطر جمع فرمادیں ۞

تفصیل حسب ذیل ہے:۔

گلدستہ دانش انوار الاخلاق انگرکھا کرتے پاجامے زیادہ تسلیمات
یک جلد یک جلد دو عدد ۴ عدد ۴ عدد
عریضہ نیاز۔ بندہ مبارک علی۔ از انبالہ شہر مشن سکول معروضہ یکم نومبر ۱۸۹۸ء
از مقام جھانسی ۱۶۔ اگست ۱۸۹۷ء

مولانا!
بندگی! نند رام کو اپنا بچہ سمجھ کر اس کی تعلیم پر خاص توجہ رکھئیگا۔ میں صرف آپ کے بھروسے پر چھوڑ آیا ہوں جو خدمت میرے لائق ہو۔ فوراً لکھئے۔ زیادہ سلام ؂
میں ہوں آپ کا دوست نرائن داس اوورسیر

جواب

لالہ صاحب!
تسلیم! عنایت نامہ آیا۔ سمجھوں کیا آپ سے؟ میرا فرض ہے۔ کہ ہر ایک بورڈر کو اپنا بیٹا سمجھوں۔ جبکہ وہ سب طرح میرے سپرد ہیں۔ خدا پر بھروسہ رکھ کر سب طرح مطمئن رہئے۔ مجھے نند رام اور سب طلبہ کی تعلیم۔ صحت چال چلن وغیرہ سب باتوں کا نہایت خیال ہے ؂
میں ہوں آپ کا فرماں پذیر
صداقت علی سپرنٹنڈنٹ۔ بورڈنگ ہوس لدھیانہ
گورنمنٹ موڈل سکول ۲۱۔ اگست ۱۸۹۷ء

حکمت و فضیلت مآب جناب حکیم لطیف حسین خانصاحب
السلام علیکم! برخوردار رضی الدین کی طبیعت رات سے ناساز ہے۔ براہ عنایت تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیے۔ والسلام
دہلی چاندنی چوک ۱۰ ربیع الاول ۱۳۱۶ھ۔ آپکا وغیرہ بندہ انوار الحق

پنڈت جی!
نمستے! پرمیشور پرماتما مہاراج نے بڑی کرپا کی - یہاں برکھا اچھی ہوگئی - جانے اپنے دیش میں کیسا سماں ہے - مہربانی فرما کر جلدی اطلاع دیں ❊
اور جو کوئی کام میرے کرنے کا ہو - وہ بھی ضرور لکھیں
میں ہوں آپ کا داس گھاسی مل
از بندرابن ۱۵ - جولائی ۱۸۹۷ء

دوست کو

واہ خاں صاحب! اچھے آئے میاں! ایک پیسے کا کارڈ تو لکھ دینا تھا - بندۂ خدا اتنی کفایت؟ ہم رات دن سوچتے ہیں - خدا خیر کرے - کیا سبب جو باوجود ایسے وعدوں کے بھی تشریف نہیں لاتے - جلدی خبر دیجئے -
مورخہ ۲ - جنوری ۱۸۹۸ء - بندہ پر قصور نور از انبالہ

بھائی صاحب مربئ بندہ مدظلکم
بعد از آداب تسلیمات خروانہ عرض ہے - کہ بندہ یہاں پہنچ کر مدرسے میں داخل ہو گیا - مبلغ دس روپے جو عنایت فرمائے تھے - ان کے خرچ کی تفصیل یہ ہے :-
خرید فسٹ و سیکنڈ بک دوجلد ۱۲؍ خرید کاپی ۳ عدد ۶؍ ۶ پائی خرید دوات انگریزی ۳-۲ پائی
خرید بوتل سیاہی انگریزی خرید پڑیہ سیاہی فارسی خرید کاغذ سفید
داخلہ بورڈنگ ہوس بمد پیشگی ۳ بطور ضمانت حوالہ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس ۱ ۲
خرید تیل مٹی یک بوتل ۱ ۶ پائی خرید لمپ ۵؍ میزان کل ۹ ۳ پائی باقی ۶ آنے ۹ پائی

بندے کے پاس ہیں۔ مگر گھی نہیں خریدا گیا۔ شام کو
کمترین خود بازار جاکر ۸ر کا گھی لائیگا اطلاعاً عرض کیا گیا۔
معروضہ ۶ رجولائی ۱۹۰۲ء۔ بندہ جمیل الدین احمد

قبلہ و کعبۂ من حضرت والد بزرگوار دام ظلکم!
ادائے آداب کورنشات کے بعد التماس ہے کہ کئی عریضے
خدمت مبارک میں خرچ کے لئے ارسال کئے۔ مگر آج تک
جواب سے محروم رہا۔ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس خرچ
کی سخت تاکید کرتے ہیں۔ کل میری خوراک بند کرنے کا
ارادہ کیا تھا۔ اگر پانچ تاریخ تک فیس نہ داخل ہوئی تو
جرمانہ ہوگا۔ ۱۲ کو نام کٹ جائیگا۔ براہ نوازش آج ہی
خرچ ارسال فرمایئے۔ زیادہ نیاز ٭

عریضہ نیاز
فیاض علی طالب علم سوم مڈل ہائی سکول گوڑگانوہ

خدا جانے ہے دیکھا دیکھ کر یہ چاند منہ کس کا
ہوئی ہے عید اوروں کو ہمیں ہے چاند خالی کا

سرآمدۂ استاداں باکمال منشی رام رچھپال صاحب مدظلہٗ
بعد ادائے آداب تسلیمات شاگردانہ کے عرض ہے۔ کہ اس
میں شک نہیں۔ کہ جناب کو ہم جیسے خادم صدہا بقول
شخصے "صدر آنجا کہ نشیند صدر است"۔ مگر ہمیں آپ سا
استاد مشفق ملنا مشکل۔ جس روز سے جناب تبدیل ہوئے
جناب کی شفقتیں بہت ہی یاد آتی ہیں ؎

وہ جو لطف ہم پہ تھا بیشتر۔ وہ کرم کہ تھا مرے حال پر
مجھے یاد سب ہے ذرا ذرا۔ تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

مزاج عالی کی صحتوری سے مع اور حالات کے عزت بخشنے اور چند کلمات ناصحانہ جیسا کہ جناب کی عادت ہے - تحریر فرمائیے - ہم نیازمندوں کے لئے جناب کا ایک ایک لفظ موتیوں کے مول سستا ہے - بڑے بھائی کو بندگی - والدہ صاحبہ کی خدمت مبارک میں آداب نیاز ؁

بندہ طفیل احمد از بوڑیہ ضلع انبالہ

از مقام شاہ آباد مکان لالہ سندر لال ایم - اے } .... مورخہ ۱۳ ر نومبر ۱۸۹۷ء

پیارے بھائی

بعد دعائے درازئے عمر مطالعہ کریں - کہ میں خوش ہوں تمہاری تندرستی چاہتا ہوں - تم نے اس وقت تک کوئی خط نہیں بھیجا - دل بیکل ہے - اپنا حال جلد لکھو - تمہاری جماعت اُردو کی کونسی کتاب پڑھتی ہے - ریڈر کے کئے لیسن پڑھے ؟ حساب کا کونسا قاعدہ سیکھا - تمہارے گھنٹے کِس کِس استاد کے پاس ہیں ؟ نوکروں کا کیا حال ہے ؟ گھوڑی کا خیال رکھنا - ستوا سائیس اچھی گھاس لاتا ہے - یا خراب ؟ ایسا نہ ہو گھوڑی بھوکی رہے - دُبلی ہو جائے - دانے کی نگہبانی رکھنا - ماسٹر جی سے میرا سلام کہنا - اور کہنا کہ ۲۰ ر نومبر تک انبالہ پہنچونگا - طاعون کے لئے حسب ذیل کام کرنا - گھر میں چوہے دان ہر وقت لگائے رکھنا - جو چوہا پھنسے - اسے جنگل میں چھڑوانا - مرے یا جیئے چوہے کو کوئی ہاتھ نہ لگائے - پہننے کے کپڑوں بستروں کو ہمیشہ دھوپ دلواؤ - جواب سیب پہنیں تازہ گرم

کھانا کھائیں ۔گھر کو انگیٹھی سے دوسرے تیسرے دن گرم کراؤ ۔فینائل گھر میں ۔موری میں ۔ پائخانے میں چھڑکواؤ۔ طاعون کے محلے کی کوئی عورت گھر میں نہ آئے ۔ پانی میں ۱/۲ حصہ فینائل ملاکر کاربالک صابون سے نہاؤ۔ چوہوں کے بل بند کرا دو ۔ جہاں چوہا مرے ۔ اسی جگہ مرے ہوئے چوہے کو آگ میں جلوا دو ؂

پریم چند عفی عنہ

جواب

(از شہر انبالہ وکیل پور) ....۱۴۔ نومبر ۱۸۹۷ء

برادر مکرم خدا آپ کو سلامت رکھے!

بندگی! عرض ہے ۔ بندہ خیریت سے ہے ۔ اور مزاج والا کی خیریت کا طالب ۔ فدوی کی آنکھیں دروازے پر لگی رہتی تھیں ۔جب کوئی شخص آتا ۔ تو میں سمجھتا ۔ کہ ہو نہ ہو ۔چٹھی رساں آیا ۔ اور بھائی صاحب کا خط لایا ۔ خدا کا شکر ہے ۔کہ آج اُس نے مجھے ایک لفافہ دیا ۔ جس پر آپ کے دستخط دیکھ کر جان میں جان آگئی ۔ ہاتھ میں لیتے ہی دل خوش ہو گیا ؂

اپنی جماعت میں بندے کا دوسرا نمبر ہے ۔ اُردو میں طریق الصحت شروع ہے ۔ ریڈر کا پانچواں سبق پڑھا ہے ۔ حساب میں سود سیکھا ۔ غرض اس سکول میں مجھے فائدہ رہا ۔ فارسی مولوی نجم الدین صاحب ۔اُردو ۔حساب مولوی شرافت علی صاحب ۔ انگریزی لالہ پریم داس صاحب پڑھاتے ہیں ۔ جغرافیہ منشی شگن چند صاحب کے

پاس ہے - گھر میں جاتی رام برہمن رسوئی بناتا - ہاں کبھی کبھی غائب ہو جاتا ہے - ستوا خوب ہری ہری دُوب لاتا ہے - گھوڑی کے آگے پڑی رہتی ہے - ظاہرا گھوڑی کی حالت اچھی ہے - دانے کا خیال تو رکھونگا - مگر آپ بفضلہ دانا بینا ہیں بھلا جب تک گھوڑی دانہ کھائے - میں برابر کیسے کھڑا رہوں ہاں اب آئندہ دانے کا توبرہ اپنے روبرو چڑھوا دیا کرونگا - سردی زیادہ ہوتی جاتی ہے - مجھے جڑاول ضرور چاہئے - یا تو جاتی رام کو لکھ دیجئے - یا لالہ نہال چند صاحب کو اور اگر آپ جلد تشریف لے آئیں - تو خود قطع کرا دیں - مگر یہ طے کر دیجئے - کہ کونسی تاریخ کو رونق بخش انبالہ ہو جائیگا - طاعون کی احتیاطیں حسب الارشاد شروع کر دیں - زیادہ ادب ؛ عریضہ نیاز - بہاری لال

ہم جماعت کو

مشفق مہربان سلمکم الرحمان !

آداب تسلیمات بجا لا کر عرض ہے کہ آج صاحب انسپکٹر نے اس مدرسے کا امتحان لیا - جماعت پنجم کو حساب کے تین سوال دئے - جن میں سے میرے دو صحیح تھے اُردو پڑھنے میں میں نے $\frac{9}{10}$ نمبر پائے - اور لکھنے میں $\frac{8}{10}$ انگریزی میں $\frac{3}{5}$ اشیا - فارسی اور جغرافیہ باقی ہیں - جو کل ہونگے - عزیز پریم چند جماعت چہارم کے امتحان میں آج پاس ہو گیا ہے - معیار امتحان ذرا سخت ہے - اور خاص کر صاحب بولتے اس ڈھنگ سے ہیں - کہ

نا واقف کو ڈر لگتا ہے۔ اطلاعاً عرض کیا گیا ۔

۱۰۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء بندہ شمس الدین از انبالہ

مختصر انڈنٹ

از انبالہ شہر بازار ٹوہریاں ۱۷۔ نومبر ۱۸۹۸ء

لالہ صاحب مہربان دوستان لالہ سنبھو ناتھ جی آڑھتی! بعد رام رام کے واضح ہو۔ کہ تیل کروسین بکس نمبر ۱۲۵۰ کے ایک سو عدد جس طرح ہو سکے۔ نہایت جلد بھیج دیجئے۔ مگر ویسے نہ بھیج دیں۔ جیسے پہلے بھیجے تھے۔ کوئی بکس زنگ خوردہ نہ ہو۔ چار سو روپیہ کی ہنڈوی درشنی لالہ لچھمی چند گیان سنگھ دہلی والوں کی دکان کی اس چٹھی کے ساتھ بھیجی جاتی ہے۔ بعد سکرنے ہنڈوی کے اطلاع دیں۔ اور جو روپیہ باقی نکلے۔ لکھ دیں۔ بھیج دیا جائیگا۔ زیادہ خیریت ۔

راقم نہال چند ٹھاکر داس

جواب خط مع بیجک

(کلکتہ کولو ٹولہ تارا چند (سٹریٹ نمبر ۱۲) ۲۵۔ نومبر ۱۸۹۷ء

کرم فرمائے دوستان لالہ نہال چند و ٹھاکر داس صاحبان سنبھو ناتھ کی رام رام کے بعد عرض ہے۔ چٹھی آئی۔ ایک سو بکس مٹی کے تیل کے نمبری ۱۲۵۰ آج ۱۸۔ نومبر ۱۸۹۷ء مطابق ہنگر بدی نومی سمت ۱۹۵۴ بکرمی کو بذریعہ مال گاڑی انبالہ شہر کو روانہ کر دئیے ہیں۔ بلٹی نمبری ۵۴

محصول ۱۰ بیرنگ خط کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ مال وصول کرکے رسید جلد بھیج دیجئے۔ حساب ذیل میں درج ہے:۔
قیمت سو بکس فی عدد ۲ روپے ۸ آنہ مزدوری از کلکتہ بازار تا گودام ریلوے ۲ روپے دلالی ریلوے دلال ۴ روپے میزان ۲۵۴ روپے ۱۰ آنہ
مبلغ چار سو روپے کی ہنڈوی پہنچ کر بیکر گئی للعہ آپ کے جمع ہیں۔ ان کی بابت جیسا تحریر فرمائیں۔ عمل کیا جائے خدمات لائقہ سے عزت بخشتے رہیں۔ زیادہ رام رام۔

عریضہ سنبھوناتھ دیریم ساگر آڑھتیاں

از سہارنپور بازار مور گنج ۲۰- اپریل ۱۸۹۷ء

لالہ صاحب!

یہاں سب طرح سکھ چین ہے۔ اور آپ کی خیریت سری نارائن جی سے چاہتا ہوں۔ آپ نے لکھا ہے کہ ۱۰- اپریل ۱۸۹۸ء مطابق چیت شدی اشٹمی سمت ۱۹۵۳ بکرمی کو ہنڈوی مبلغ ۵۰ کی منتی بیساکھ بدی یکم سمت ۱۹۵۴ کی لالہ بارو مل صاحب ساہوکار کی بھیجی ہے۔ وہ ہنڈوی اور خط جس میں ہنڈوی تھی ہمارے پاس نہیں پہنچا۔ ہم نے لالہ بارو مل صاحب کو اطلاع دے رہی ہے۔ آپ براہ مہربانی ہنڈوی کی پینٹھ لے کر جلدی بھیجدیں تاکہ روپے کے وصول ہونے میں دیر نہ ہو۔ یہاں نرخ غلہ وغیرہ یہ ہے:۔

گندم سفید	گندم سرخ	بے جو	نخود	چاول قسم اول باسمتی دہرہ	
۱۶ اثار پختہ		۱۸ اثار پختہ	۲۱ اثار پختہ	۶ اثار پختہ	
چاول زیری سہارنپور	گڑ	شکر سرخ	سرسوں	روغن زرد	
۱۰ اثار پختہ	۱۲ اثار پختہ	۹ اثار پختہ	۱۰ اثار پختہ	اثار پختہ	

تیل سرسوں } وہاں کا نرخنامہ تحریر فرمائیں ؛
۵ ثار پختہ } جواہر لال - پنا لال

پنڈت جی مہاراج!

پالاگن کے بعد ارداس[1] ہے کہ بھائی کرپا رام جی کے ہاں متی کاتک سدی دوج ۱۹۵۴ بکرمی سویر سمے ٹھیک صبح کے ۵ بجے لڑکا پیدا ہوا ہے - اور اس کا نام ہر ویرام رکھا ہے - مہربانی فرما کر اس کی جنم پتری بنا کر بھیج دیجئے - آپ کا نیگ جوگ استھان پر بھیجدیا جائیگا - اور جو کام میرے کرنے یوگ[2] ہو لکھ دیجئے ؛

آپ کا سیوک
بنواری لال عرضی نویس انبالہ شہر
کاتک بدی اشٹمی سمت ۱۹۵۴

میرے متر اور پیارے لالہ بنواری لال جی!

سکھی رہو مہاراج - چیٹھی لکھی ہوئی کاتک بدی اشٹمی سمت ۱۹۵۴ کی پہنچی - جنم پتری کاکا جی کی بنا کر بھیجتا ہوں - عمر بڑی ہو - جگ جگ جیوے آپ نسچے رکھیں - میں کسی طرح آپ کے فرمانے سے باہر نہیں - آپ کے گھرانے کا پلا ہوا ہوں - آپ کے ہاں سے سب کچھ کھایا - اب بھی آپ کی کرپا ہے - کچھ چنتا نہ کریں - آگے اشیرباد ؛

مرسلہ - نارائن دت از کانشی جی

---

[1] عرضداشت کا مٹھ مارا ہے + [2] کرنے کے لائق ؛ [3] امیروں کے بچے کو کاکا کہتے ہیں - نواح دہلی کے گنوار چچا کو بھی کاکا کہتے ہیں ؛ نور

نانا صاحب قبلہ وکعبہ من مدظلکم!
آداب کورنش خادمانہ بجا لاکر ملتمس ہوں۔ کہ جناب کی دعا اور خدا کی عنایت سے اس غلام نے پرائمری سکول پاس کر لیا ہے۔ اوپن وظیفے کے دو روپے ماہوار احقر کو ملا کرینگے۔ فدوی کے نمبر اس تحصیل میں پانچویں جماعت کے کل طلبا سے زیادہ رہے۔ والدہ صاحبہ معظمہ جگادھری کے انگریزی مدرسے میں داخل کرانا چاہتی ہیں۔ لیکن آپ کے حکم کا انتظار ہے۔ اگر جناب پسند فرمائیں۔ تو بندہ انگریزی کے لئے جگادھری سکول میں داخل ہو جائے۔ ورنہ مدرسہ بوڑیہ میں ہی اردو مڈل پاس کرے! حکم سے جلد مطلع فرمائیگا۔ براہ بندہ نوازی کمترین کے لئے بانات عنابی یا شتری (کشمشی) یا سیاہ ایک انگرکھے کی اور چار پٹاری انگور۔ شربت کے لئے والدہ صاحبہ کے واسطے اور ایک دوپٹہ اگرئی رنگ کا خالہ صاحبہ کے لئے بھیجدیجیئگا۔ زیادہ آداب

بوڑیہ
۱۰- شوال ۱۳۱۵ھ } الملتمس - جناب کا خادم
کریم الدین احمد انصاری

جواب

مرحبا جیتے رہو صد آفریں

برخوردار سعادت اطوار کریم الدین احمد خدا تم کو ہمیشہ کامیاب رکھے! ادعیہ دافیہ کے بعد معلوم ہو۔ راحت نامہ پہنچا۔ بہت ہی مسرت حاصل ہوئی۔ مبارک ہو کہ تم پاس ہوئے۔ اس وقت میرے پاس وہ لفظ نہیں۔ کہ جس سے اس انبساط کا اظہار ہو سکے۔ جو اس دور

افتادہ کو تمہارے پاس ہونے پر ہوئی۔ اگر تم پاس ہوتے تو تمہاری کمر ٹھوکتا۔ سر پر ہاتھ پھیرتا۔ شاباش دیتا۔ میرے پاس خاطر سے اتنا خیال رکھنا۔ کہ اس اندک کامیابی کے گھمنڈ پر آگے کو محنت سے دست بردار نہ ہو جانا۔ ابھی تم کو بہت کرنا ہے۔ جگادھری سکول میں فوراً داخل ہو جاؤ۔ اور انگریزی کمال شوق سے پڑھو۔ انگریزی زبان کے تلفظ پر بہت زور دینا۔ اور بولنے کا ربط پیدا کرنا بعض لڑکے بولتے شرم کیا کرتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص ایسی شرم کرتا ہے۔ اسے بولنا کبھی نہیں آتا۔ غلطی کرتا انسان کا کام ہے۔ اگر اوّل میں غلطیاں ہونگی۔ تو ایک دن صحیح بھی بولنے لگو گے۔ زیادہ دعا

راقم الحروف
سید اکرام علی بخاری

جموں
۱۴۔ سوال ۱۳۱۵ھ

تایا صاحب قبلہ وکعبہ سلامت

آداب بصد نیاز۔ مزاج مبارک؟ بڑی اماں خرچ کے واسطے فرماتی ہیں۔ عہ جو تشریف لے جاتے وقت مرحمت فرما گئے تھے۔ ان میں سے للعہ کا چھوڑا[1] لے کر کٹوا[2] لیے لیا ہے۔ کیونکہ اگلے سال بتقریب شادی چاولوں کی ضرورت ہوگی۔ اس وقت چاول وقت سے اور گراں ملیں گے۔ یہ چاول روپیہ کے دس سیر پڑ گئے ہیں بلکہ نانی اماں کا ارادہ ہے کہ کھانڈ بھی اکٹھی خرید لیں۔ اور تھوڑی

---

[1] چھوڑا۔ بواؤ مجہول دھان اشالی اکی ایک اعلےٰ قسم ہے۔ مئی مزروعہ ضلع انبالہ میں اچھا ہوتا ہے۔ [2] یعنی چاول نکلوائے ہیں ؛

سی بورا بھی تیار کرا لیں - ابھی چند روز میں چندوسی کے بنجارے کھانڈ لائیں گے - کمترین خالو جاں کو ساتھ لے کر کھانڈ کی بانگی لے آئیگا - اور نانی اماں کو پسند کرا کر جتنی وہ مناسب سمجھیں گی خرید لی جائیگی - اور مچگلا کھانڈ والے سے کچھ بورا کٹوا لی جائیگی - جو پینڈی وغیرہ میں کام آئیگی باقی کھانڈ تنجن و مزعفر وغیرہ میں کارآمد ہوگی خرچ معقول ارسال فرمائیے - تاکہ نانی اماں سونا خرید لیں - بندہ کو یہاں کار و بار بہت رہتے ہیں - کل سبق ناغہ ہو گیا تھا اطلاعاً عرض ہے ؛

بندہ عزیز الدین احمد از دہلی

راحت جان من عزیز الدین احمدؐ !

بعد تمنائے دیدار فرحت آثار مطلب پرواز ہوں - ۶ - صفر ۱۳۱۵ء مطابق ۷ - جولائی ۱۸۹۷ء کو تمہارا ۳ - صفر سن رواں کا لکھا ہوا خط پہنچ کر کاشف حالات ہوا - یہ تمہاری نانی کی عین لیاقت اور دانائی ہے - مگر للعہ کے دھان تھوڑے ہیں - مبلغ دو سو روپے بذریعہ منی آرڈر بھیجتا ہوں - عہ کے دھان (شالی) اگر اس وقت عمدہ مل جائیں - تو اور لے لینا - اور اگر دھان نہ ملیں - تو چاول ہی خرید لینا - بے شک بھائی حبیب الدین ان کاموں میں بہت دسترس رکھتے ہیں - سنا ہے - شبا مل والوں کے ہاں پٹنے کے چاول آیا کرتے ہیں - ان کے ہاں سے دریافت کرا لینا - ورنہ میں اپنے ایک دوست کو تاہن لکھوں گا - کہ وہ وہاں سے بانسمتی کے

چاول بھیج دیں ۔ کھانڈ ابھی ڈیڑھ سال پہلے خریدنی فضول ہے ۔ انشاء اللہ اگلے سال خرید لینگے ۔ ہاں چاول پرانے ہو کر ہمارے کام کے ہو جائینگے ۔ عزیز! سبق کا ناغہ کرنا اچھی بات نہیں ہے ۔ اپنی تائی کو سمجھا دو ۔ تمہاری تعلیم سے انہی کا فائدہ ہے ۔ اگر تم امتحان میں پاس نہ ہوئے ۔ ریاضی ۔ انگریزی اور عربی میں تم نے خاص لیاقت پیدا نہ کی ۔ تو میں بہت ہی ناراض ہونگا میری یہ باتیں مان لو ۔ ورنہ پچھتاؤ گے ٭

۱ ۔ ہر روز کا سبق ہر روز یاد کرتے جاؤ ۔ اور جو کام مدرسے کے استاد دیا کریں ۔ سو کام چھوڑ کر اسے کر لیا کرو ۔ خط دیسی زبان کا اور انگریزی کا ابھی سے درست کرو ٭

۲ ۔ آموختہ ہر روز یاد کرو ۔ اور مطالعہ دیکھا کرو ۔ قواعد عربی محنت سے یاد کرو ٭

۳ ۔ حساب کے سوال کم از کم پانچ نئے ہر روز نکالا کرو ۔ الجبرے کے اجزا (فیکٹرز) پر خاص توجہ دو ٭

۴ ۔ ٹوٹی پھوٹی انگریزی بولا کرو ۔ کندن لال صراف کے ہاں سے کل گیارہ سو کا کندن خرید کر زیورات بننے دے دئے ہیں ۔ گھر تسلی کر دینا ۔ چاندی بعد میں ارسال ہوگی ٭

راقم

آثم نصیر الدین حیدر از رائے بریلی

جناب خالو[1] صاحب قبلہ دام اقبالہ

نہایت ادب سے التماس ہے - کہ بندہ خیریت سے ہے اور جناب کی خیریت چاہتا ہے - برادر عزیز القدر عبد الصمد کی شادی نکاح ۵ ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ کو قرار پائی ہے - جناب جانتے ہیں - کہ شادی کی رونق - محفل کی زیبائش بزرگوں اور اپنوں ہی سے ہوتی ہے - امید ہے - کہ پانچ چھ دن پہلے تشریف لاکر انتظام وغیرہ میں شریک ہو جائیگا - زیادہ سلام و نیاز ٭

نجیب آباد - ۱۳ ذیقعد ۱۳۱۵ھ عارض - بندہ رضی الدین خان

اس کا جواب سالی کے بیٹے کو

برخوردار - سعادت آگین رضی الدین خاں!

دعا - عزیزی عبد الصمد زاد عمرہٗ کی شادی کا رقعہ پہنچا - اللہ تعالیٰ اس شادی کو سب طرح مبارک وہمایوں کرے میں نے رخصت کی درخواست کر دی ہے - انشا اللہ دو چار روز پہلے ہی آؤنگا - مبلغ لـ٥ روپیہ کا منی آرڈر بھیجتا ہوں اپنی خالہ جان کو دے دینا کہ شادی کے لئے جوڑے وغیرہ عمدہ تیار کرا لیں - اگرچہ چھوٹے ہو - لیکن بزرگی بعقل است - سامان مناسب کرنا نہ تو فضول خرچی ہو - اور نہ ایسا ہو - کہ ضروری کام رہ جائیں یا نکمے ہوں - زیادہ سوائے اس کے اور کیا لکھوں - کہ خدائے ذوالجلال والاکرام اس کام

[1] خالو کی جگہ تایا - چچا - خالوا - بھائی - ماموں پھپا وغیرہ الفاظ بدل کر سب کو یہی القاب لکھ سکتے ہیں ٭ نور

کو بخوبی انجام دے۔ ۲۰ ذیقعد ۱۳۱۵ھ علی صاحبہا السلام

مرسلہ
عبد الرحمٰن از لکھنؤ حسین آباد

برخوردار محمد یونس زاد عمر کم!
دعا۔ ظفر الدین حامل رقعہ ہذا میرا شاگرد ہے۔ مڈل پاس ہے۔ انٹرنس تک تعلیم پائی ہے۔ آدمی شریف ہے۔ اگر تمہاری سعی سے بہ لب نان تک پہنچ جائے۔ تو موجب ثواب ہے جہاں تک ہو سکے کوشش کرنا کہ اسے محرری۔ پنسال نویسی پٹوار وغیرہ مل جائے۔ اور سب طرح خیریت ہے۔ اُمید ہے کہ تم خیریت سے ہوگے ؛ والدعا

ایبٹ آباد مرسلہ
۵۔ محرم سنہ رواں حسام الدین مدرس

مخدومی مکرمی جناب نواب صاحب
السلام علیکم۔ مزاج معلےٰ! اس نیازمندی کے گھمنڈ پر جو مجھے جناب کی خدمت میں ہے۔ تصدیعہ افزائی کرتا ہوں۔ کہ جناب حکیم مکرم الدین خان صاحب دہلوی خلف الرشید حکیم قیام الدین خاں صاحب دہلوی بغرض اجرائے مطلب بنارس آتے ہیں۔ حکیم صاحب کا نام نامی جناب نے پہلے بھی سنا ہوگا۔ یہ دہلی کے مشہور خاندان حکیم بقا میں سے ہیں۔ اور حکیم منجھلے صاحب کے پوتے ہیں۔ مجھے اور میرے بزرگوں کو اس خاندان سے قدیمی تعلق ہے۔ ان کی لیاقت کا حال جناب کو تھوڑے دنوں میں معلوم ہو جائیگا۔ علاوہ طبی لیاقت کے عابد زاہد آدمی ہیں۔ بڑے خلیق اور

فیاض ہیں۔ اُمید ہے کہ جناب ان سے مل کر خوش ہونگے اور جو امداد انہیں درکار ہوگی۔اس سے دریغ نہ فرمائیں گے۔ زیادہ حد ادب ؀

بندہ انورالدین ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس دہلی

۱۷۔ ربیع الاول ۱۳۲۶؁ھ

بابِ دُوّم

عریضے۔ رقعے اور اُن کے جواب وغیرہ

والدہ کو

جنّت کہ رضائے مادر آن است

اندر تہ پائے مادر آن است

میری پیاری اماں جان! اللہ آپ کو ہمیشہ ہمارے سر پر سلامت رکھے! بکمال عجز و انکسار سے عرض ہے کہ بندہ خدمت شریفہ سے رخصت ہو کر ۴۔ جنوری ۱۹۰۷؁ء یوم دو شنبہ مطابق ۲۹۔ رجب المرجب ۱۳۱۴؁ھ کو ہوشیار پور پہنچ کر مڈل سکول میں داخل ہو گیا ہے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے بورڈنگ ہوس میں رہنے کا حکم دیا ہے۔ مگر ماموں نثار احمد صاحب کہتے ہیں۔کہ مکان پر ٹھیرو۔ جیسا آپ حکم دیں ویسا کروں کل میری طبیعت کسی قدر ناساز ہو گئی تھی۔ آج کچھ آرام ہے۔ بہرکیف آپ کی دعا کی ضرورت ہے۔ ممانی صاحبہ

بھائی الطاف حسین - عزیز احمد - عظمت اللہ - ثناء اللہ - نانی اماں اور نانی رقیہ بیگم صاحبہ غرض سب صاحب میرے ساتھ بہت محبت سے پیش آئے - اور آپ کو یاد کرتے ہیں - جواب جلد مرحمت ہو ؛ معروضہ ۲ - جنوری ۱۸۹۷ء

بندہ کفش بردار
محمد مختار از ہوشیار پور

والدہ کی طرف سے جواب

نور الابصار محمد مختار زاد عمرکم !

دعائے ترقی علم و ہنر کے بعد واضح ہو - کہ یہاں سب خورد و کلاں اچھی طرح ہیں - اور اس نور چشم کی خیریت کے لئے چشم براہ رہتے ہیں - ہفتے میں دوبار اتوار اور بدھ کو اپنی خیریت کا کارڈ لکھتے رہا کرو - اگر تمہارے ماموں نہ مانیں تو انہیں کا کہنا مان لینا - ان کا ناراض کرنا مناسب نہیں - اگر جیب خرچ کی ضرورت ہو تو فوراً یہاں لکھنا اپنے ماموں کو جیب خرچ کی تکلیف ہرگز نہ دینا اگر ماموں کے ہاں رہو - تو میرے چاند! وہ ضدیں اور ہٹیں جو کھانے پینے کی چیزوں اور کپڑوں وغیرہ کے لئے یہاں کیا کرتے تھے اور مجھے اور اپنی بھابی جان کو تنگ کر دیا کرتے تھے - للہ وہاں نہ کرنا - بس آگے اور کیا لکھوں - جیتے رہو - اور پھلو پھولو ؛

رقیہ فاطمہ بیگم از جہاں خیلاں ضلع ہوشیار پور
تاریخ ۱۹ - خالی کے چاند کی سنہ حال

جواب الجواب

والدہ صاحبہ معظمہ و مکرمہ!

کورنش خادمانہ و غلامانہ کے بعد التماس ہے کہ شفقت نامہ صادر ہؤا۔ جس دن میں نے خط لکھا۔ ماموں جان اسی روز سے تشریف لائے۔ اور میرا تمام اسباب نوکروں سے اٹھوا کر مجھے گھر لے گئے۔ اب میں نہایت آرام سے رہتا ہوں۔ ماموں صاحب نے پہلے ہی دن سائیس کو حکم دیا کہ مختار کو گاڑی میں بٹھلا کر سکول پہنچایا اور سکول سے لایا کرو۔ چنانچہ دو دن تو میں نے ان کے حکم کی تعمیل کی۔ گاڑی میں گیا بھی اور آیا بھی۔ مگر پھر مجھے والد صاحب قبلہ و کعبہ کی نصیحت یاد آ گئی۔ وہ فرمایا کرتے ہیں۔ کہ طالب علم کو مدرسے پیدل اور اپنا بستہ آپ لے کر جانا آنا چاہیئے۔ اس میں ورزش ہوتی رہتی ہے۔ اور محنت کی عادت پڑتی ہے۔ اماں جان! کیا آپ مجھے گدھا سمجھتی ہیں۔ کیا میں نرا بیل ہوں جو اتنی بات کو بھی نہ سمجھوں۔ کہ بیگانے گھر ضد نہیں کیا کرتے۔ لاحول ولا قوۃ آپ اطمینان رکھیں ایسی حرکت مجھ سے صادر نہ ہوگی۔ آج والد صاحب مدظلہ' کی خدمت شریف میں بھی عریضہ لکھا ہے؛

بندہ مختار۔ ۱۲ جنوری سنہ ۱۸۹۷ء

خسر کو

قبلہ و کعبہ من دام ظلکم!

پس از آداب نیاز گزارش ہے۔ بندہ تادم تحریر بخیر

ہے - اور خیریت مزاج مبارک کی ہمیشہ چاہتا ہوں- کمترین یہاں پر کھانے پینے کی طرف سے بہت تنگ ہے - اگر آپ اس خادم کے حال پر رحم فرما کر انہیں یہاں پہنچا دیں تو کمال احسان ہو- اگرچہ میں اس تکلیف کے دینے سے نہایت شرمندہ ہوں - مگر مجبوری کو ایسا عرض کیا گیا رخصت نہیں مل سکتی - اور کسی کو اس قابل نہیں سمجھتا- بہر حال جناب قدم رنجہ فرما کر میرے سر پر بار احسان رکھیں - یا برادر عزیز القدر محمد صالح کو ساتھ بھیج دیں- خالہ صاحبہ کی خدمت میں آداب - محمد مغیث الدین صاحب کی خدمت میں سلام علیک - محمد صالح کو دعا ؛

بندہ شجاع الدین احمد از حیدر آباد دکن
باغ خاص - یکم رجب المرجب ۱۳۱۵ھ

الجواب

برخوردار من !

دعائے ترقی مدارج کے بعد معلوم ہو کہ تمہارا فرحت نامہ آیا - نہایت خوشی حاصل ہوئی - تمہارے گھر کے آدمی مع برخوردار محمد صالح ۲ - جمادی الثانی سنہ حال کو روانہ کر دئے گئے - ان کی اور اپنی خیریت کی جلد اطلاع دو- چونکہ میرے پاؤں میں گھوڑی سے گر کر چوٹ لگ گئی ہے - اس لئے معذور ہوں - ورنہ میں خود آتا- زیادہ بجز تمنائے دیدار اور کیا لکھوں ؛

۱۰- رجب ۱۳۱۵ھ

جواب الجواب

کمترین شجاع الدین کی طرف سے حضرت قبلہ و کعبہ کی خدمت مبارک میں ادائے مراسم نیاز کے بعد عرض ہے۔ کہ عزیز محمد صالح مع زنانہ سواری بخیریت تمام یہاں پہنچ گئے۔ جناب خاطر مبارک کو مطمئن فرمائیں۔ عظمت نامہ ایک دن بعد وصول ہؤا۔ کہیں سارٹر کی غلطی سے احمد پور چلا گیا تھا۔ پائے مبارک پر چوٹ لگ جانے سے نیاز مندوں کے دل پر چوٹ لگی۔ اللہ تعالےٰ شفائے عاجل مرحمت فرمائے۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ بھائی محمد صالح کو اگر جناب اجازت دیں چند روز اپنے پاس رکھوں اور تعلیم کے ہرج[1] کے خیال سے مدرسے میں داخل کر دوں۔ جیسا ارشاد ہو۔ تعمیل کی جائے۔ زیادہ نیاز۔
منتظر جواب شجاع الدین احمد۔
معروضہ ۱۳۔ رجب المرجب ۱۳۱۵ھ

نور چشم راحت جان سلمہ اللہ تعالےٰ

راحت نامہ آیا۔ خیر و عافیت کا مژدہ پہنچایا۔ تمہیں اختیار ہے۔ اگر تمہارا دل چاہتا ہو تو صالح کو ٹھیرا لو۔ مگر اس کی تعلیم کا خیال ضرور رکھنا۔ اور باقی سب طرح خیریت ہے ؛ محمد احسن از شاہجہان پور۔ ۱۶۔ رجب المرجب ۱۳۱۵ھ

والد بزرگوار من!

پس از تسلیم و نیاز ملتمس ہوں۔ کہ بندہ سب طرح خیریت

---

[1] حرج حائے حطی سے بھی ہے دونوں کے معنی قریب ہیں ؛ نور

سے اور نہایت خوش ہے۔ اور مزاج مبارک کی فرحت کا مستدعی ہے۔ ابا جان! یہ نادان نہایت ادب اور کمال عجز سے ایک بات کے عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہے اور اگرچہ لقمان کو لقمہ دینا بے عقلی کی بات ہے۔ مگر بعض بات ایسی ہوتی ہے۔ کہ عرض ہی کرنی پڑتی ہے۔ یہ مثل نہایت ہی مشہور ہے۔ کہ بہن کے گھر بھائی کتا۔ ساس کے گھر جنوائی کتا۔ نہیں معلوم بندگان عالی نے کیونکر دولھا بھائی کو لکھ دیا۔ کہ صالح کو رکھ لو اس میں کچھ شبہ نہیں کہ یہاں میری خاطر تواضع بہت ہوتی ہے اور میرا دِل بھی لگتا ہے شہر با رونق۔ لوگ ملنسار چڑھنے کو سواری۔ سیر اور ہوا خوری کو حضرت نظام دکن خلد اللہ ملکہ کے اعلےٰ درجے کے باغ اور مکانات۔ تعلیم کے لئے اعلےٰ اعلےٰ مدرسے۔ سننے کو داغؔ[1] کے مشاعرے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ آپا جان بہت خوش رہتی ہیں مگر قبلہ من! ہے تو چھوٹا منہ بڑی بات۔ بہن کے اوپر بوجھ ڈالنا اس غلام کے نزدیک تو مناسب نہیں آیندہ جیسی رائے مبارک ہو۔ ۱۳۔ شعبان ۱۳۱۵ھ

بندہ محمد صالح از حیدر آباد دکن

ساس کو۔

خوشدامن صاحبہ مکرمہ محسنہ دام ظلہا!

بعد ادائے مراسم فدویت گزارش ہے۔ کہ یہاں

---

[1] اب داغ کا انتقال ہو گیا ہے ۔ نور۔

سب طرح خیریت ہے۔ اور آپ کی صحت و تندرستی ہمیشہ خدائے پاک سے چاہتا ہوں۔ میں نے ایک خط مخدومی مکرمی شاہ عبد القادر صاحب کی معرفت خدمت مبارک میں ارسال کرکے تشریف آوری کی التجا کی تھی۔ مگر آنجناب رونق افروز نہیں ہوئیں۔ ہم میں باہم کسی قدر ناچاقی ہے۔ آپ براہ بندہ نوازی دو روز کے لئے ضرور تشریف لائیں۔ بڑے بھائی اگر شمس آباد سے تشریف لے آئے ہوں۔ تو ان کی خدمت میں اس خاکسار کی طرف سے آداب و نیاز قبول ہو۔ جواب نہایت جلد مرحمت فرمائیں ؁

معروضہ ۲۸۔ جمادی الاول ۱۳۱۴ھ

آپ کا فرزند محمد یٰسین از دوجانہ

ساس کی طرف سے داماد کو

(از رہتک محلہ سالاراں) ۲ر جمادی الآخرے ۱۳۱۴ھ

راحت وہ دل اندوہگین محمد یٰسین زاد عمرکم

تمنائے دیدار فرحت آثار کے بعد واضح ہو کہ خط تمہارا آیا حال معلوم ہؤا۔ بیٹا! میں آنے کو سو دفعہ آؤں۔ تمہارے سوا میرا اور ہے کون؟ میں نے دنیا میں آکے اس بچی کے سوا اور کچھ دیکھا ہی نہیں۔ مگر لڑائی بھڑائی کے موقع پر آنا میں مناسب نہیں سمجھتی۔ اللہ کے فضل سے دانا ہو۔ اپنے گھر کے انتظام میں دوسرے کو دخل نہ دو۔ نرمی کے وقت نرمی اور گرمی کے وقت گرمی کیا کرو۔ اور دانشمندی سے کام لیا کرو۔ میں اس کی طرفدار

نہیں۔ بلکہ تمہارے منہ در منہ اُسے بھی ایسا دباؤ نگی۔ کہ تم دیکھو گے۔ لیکن میرے پیارے! مار سے وہ کام نہیں نکلتا جو شیریں زبانی اور نرمی سے نکلتا ہے۔ میں نے سنا ہے۔ کہ تم مارنے لگ جاتے ہو۔ مار کبھی مفید نہیں ہوتی۔ بہتر یہ ہے۔ کہ تم اپنی گھر والی کو ہمیشہ کام میں لگائے رکھا کرو۔ موٹا چھوٹا ٹانکا اسے میں نے سکھا دیا تھا۔ تاکید کر کے باریک سلائی سکھاؤ۔ کپڑا لا دیا اپنے انگرکھے پاجامے اور کرتے۔ قمیض اور صدریں کٹوا دیں بچوں کے لئے ململ۔ کامدانی۔ چکن۔ ترپن۔ بیل۔ چھینٹ اور لیس لا دیا کرنا۔ اور کہنا کہ اپنے کپڑے سی کر دکھلاؤ غرض ایسے ایسے کاموں میں لگائے رکھو۔ نہ عورت نکمی رہے۔ اور نہ لڑے۔ اگر تم دانشمند ہو ایسا کام کرو۔ کہ تمہارا گھر نہ بگڑے اور آرام میں خلل نہ واقع ہو۔ میرا نہ آنے سے بڑا منشا یہ ہے۔ کہ اسے یہ نہ ثابت ہو۔ کہ میرا کوئی حمایتی بھی ہے۔ ہاں اتنی بات اور ہے۔ کہ تمہاری والدہ صاحبہ کا مزاج ذرا تلخ ہے۔ ان کو بھی سمجھا دیا کرو۔ راحت جان میرے! تمہاری والدہ کو اس کی محبت کیونکر ہو؟ ان کی تو وہ بالکل غیر ہے۔ اس کا خیال تو تمہیں ہی چاہئے۔ اگر تمہاری والدہ کی بھانجی تمہارے گھر میں ہوتی ۔۔ تو دیکھتے کس طرح رکھتیں۔ زیادہ دعا ؁

راقمہ
تمہاری ساس

دوست کو

میر صاحب عنایت فرمائے نیاز مندان سید محمد رمضان صاحب سلمکم الرحمان! السلام علیکم - مزاج والا؟ وہ جو مور کی بولی کی بابت گفتگو تھی - کوئی کہتا تھا - کہ مور بولتا ہے کہتے ہیں - کوئی بتلاتا چیختا ہے - بولتے ہیں - کسی نے مور کا کوکنا ہی بتلایا تھا - غرض ساری جماعت کی رائے مختلف تھی - مگر مولوی نصیر الدین صاحب نے مور کے لئے جھنگارنا بتلایا تھا - اگرچہ ہم لوگ تو مولوی صاحب کے معتقد تھے - ان کی بات مان گئے - مگر کئی طالب علموں نے سر تسلیم خم نہیں کیا تھا - بعض تو زبان کی تلوار سے مولوی صاحب پر وار کرنے سے باز نہیں رہتے تھے - آج مجھے ایک کتاب کے صفحہ ۱۹۱ پر ذیل کی عبارت ملی - جو آپ کے ملاحظہ کے لئے نقل کرتا ہوں - وہو ہذا :-

"ٹھنڈے ٹھنڈے سوار ہو عرب سرائے پہنچیں - وہاں سے اور بہت سے ملاپ داروں کو جمع کر کے مقبرے میں زنانہ کرا دیا - اور ایک دفعہ ہی چھم چھم کرتی ہوئی جا ترین گویا ہری ہری گھاس پر بیر بہٹیاں سی اتر پڑیں - کوئی بھول بھلیوں میں جا کر بھولی بھالی پھرنے لگی - کسی نے امریوں[1] میں جھولا ڈال "سکھی آئے بدروا جھوم کے"- گانا شروع کر دیا - ننھی ننھی سی بوندیں ہلکی ہلکی پھوار پڑنے

---

[1] کسی نے امریوں میں کسی نے آم کے درخت میں امریاں درخت انبہ ملار راگ جھولا کنٹے ڈالو امریاں دے + نور [2] آم کا درخت ؛

لگی۔ اُدھر مور جھنکارنے لگے۔ ادھر پپیڈکوں نے پنچم کے سروں میں ایک اور درجہ بڑھا کر آواز لگائی۔ کبھی کوئل کی کوک کبھی پپیہا کی پی پی سے عجب سماں بندھا"۔ جن طلبا کو مولوی صاحب کی لیاقت میں کلام ہے۔ انہیں یہ عبارت دکھلا دیجئے۔ اور آپ بھی اس سے فائدہ اٹھایئے

زیادہ شوق ۔ ۱۵ محرم ۱۳۱۵ھ

میں ہوں آپ کا مطیع فرماں کمال الدین کمال

از کوہ شملہ بازار اوپر کا

چھوٹے سالے کو

برادر عزیز من لالہ آسارام!

بہت بہت دعا کے بعد مطالعہ کریں۔ کہ یہاں بہر نوع خیریت ہے۔ تمہاری خیریت و عافیت سری نارائن جی سے چاہتا ہوں۔ مٹھائی کا بوہیا اور ایک جوڑہ کپڑوں کا زنانہ اور ایک جوڑہ چوڑیوں کا جو تم نے بارو نائی کے ہاتھ بھیجا تھا۔ پہنچا۔ چوڑیاں تمہاری بہن کو بہت پسند آئیں۔ ہاں وہ شکایت کرتی ہیں۔ کہ بھائی کیوں نہ آئے۔ حقیقت میں سب کا یہی خیال تھا۔ کہ تم ضرور آؤ گے۔ مگر تم غریبوں کے ہاں کیوں آنے لگے؟ اپنی والدہ صاحبہ کی خدمت میں میری اور گھر کی طرف سے ہاتھ جوڑ کے پاؤں پڑنا کہنا۔ اور اپنا حال ہمیشہ لکھتے رہا کرو۔

کاتک شدی پورنماشی سمت ۱۹۵۵

پنڈت جے نارائن از امرتسر کٹڑہ گیتھیاں

بہنوئی کو

از بلب گڑھ کاتک شُدی پنچمی سمت ۱۹۵۵

میرے مکرم جیجا[1] جی صاحب

جیھوار[2] جی کے بعد عرض ہے۔ کہ آپ کی چیٹھی ہمدست بارد نائی آئی۔ بھائی جی میرا ارادہ تو ضرور تھا۔ کہ اس تہوار پر بولو جی کی خدمت میں حاضر ہوں۔ پرنتو کرنے بھگوان کے کیا ہوئے۔ کہ اُسی دن صاحب انسپکٹر مدرسے میں امتحان کے لئے آ گئے۔ آپ جانتے ہیں۔ سالانہ امتحان جو لڑکا اس میں نہ بیٹھے۔ اس کا ایک سال مارا جاتا ہے۔ ناچار مائی جی نے مجھے مدرسے ہی میں بھیج دیا۔ اور آپ کی کرپا سے میں نے چوتھی جماعت پاس کر لی۔ جائے وھاں رہے کیاری۔ اب کے نہیں پر[3] کو باری۔ مہاراج سکھ چین رکھیں۔ اب کے بھیا دوج پر ضرور ضرور آؤں گا۔ بولو جی کو میری بندگی آپ کی ماتا جی کو پاؤں پڑنا ؛

عجز التیام آتمارام

---

[1] ہندوؤں میں بہنوئی کو جیجا کہتے ہیں ؛

[2] سراؤگیوں کا سلام کہتے ہیں۔ کہ یہ مخفف ہے۔ جے راجچندرجی کا بعضے کہتے ہیں۔ کہ جگ ہار جی کا مخفف ہے۔ یعنی میں جگ کو ہار دیا۔ ترک کر دیا۔ چھوڑ دیا۔ مگر ان وجوہات پر میرا اطمینان نہیں۔ م ؛

[3] پر پارسال آیندہ۔ فارسی میں پار سال گزشتہ کو بھی کہتے ہیں ہندی میں پر گزشتہ اور آیندہ دونوں سالوں کے لئے آتا ہے ؛ نور

عمر میں بڑے سالے کو

بھائی صاحب عنایت فرمائے بندہ منشی محمد عطاء اللہ زاد الطافہ - السلام علیکم! مزاج عالی؟ عرصے سے جناب نے اپنے اور اپنے خاندان کے حالات سے اطلاع نہیں دی دل متفکر ہے - امیدوار ہوں - کہ آیندہ ہمیشہ جمیع حالات سے جلد جلد مطلع فرماتے رہا کیجئے - خدائے پاک نے اپنے حبیب کے صدقے سے میرے حال پر رحم کیا - یعنی ۱۵ر اکتوبر کو نماز صبح کے وقت بساعت نیک میرے گھر میں لڑکا پیدا ہؤا - خالہ صاحبہ کو والدہ ماجدہ کی طرف سے مبارک وبدیں نام مولانا مولوی شاہ عبد الرشید صاحب کی رائے مبارک سے عقیقے کے دن رکھا جائیگا - خالہ صاحبہ کو میری طرف سے بہت آداب عرض کر دینا - اگر مناسب ہو - خالہ صاحبہ بھی کوئی نام تجویز فرمائیں ؎

بندہ عین الدین احمد از سہارنپور - محلہ مفتی

۶ - صفر ۱۳۲۱ھ

جواب (پرانے ڈھنگ کا نمونہ)

نو باوۂ حدیقہ لیاقت میاں عین الدین احمد باغبان حقیقی کی آبیاری سے ہمیشہ تر و تازہ رہئے!

دعائے تازگیٔ نہال آمالی و حصول ثمرۂ مراد کے بعد واضح رائے عزیز ہو کہ گلدستہ خیریت آں گل گلزار لیاقت طراوت بخش جان عزیزاں ہو کر باعث نزہت دلہائے اندوہگین ہؤا - والدہ صاحبہ خط کا مضمون سن کر باغ

باغ باغ ہو گئیں ۔ سب خورد و کلاں کے دل کا کنول کھل گیا
خدا کا شکر ہے ۔ دلی دعا کا پھل مل گیا ۔ اپنوں کی جا
یہی ہے کہ نخلبند بستان جہاں اس روش باغ مراد تمہارا
رنت رنت کو ہرا بھرا رکھے ۔ اور یہ نونہال چمنستانی شرافت
اپنے والد ماجد اور جد امجد کے سائے میں پھلے پھولے اور
عمر طبعی کو پہنچے ۔ آمین ! بجز دعاے ترقی مالی و نسلی آگے
اور کیا لکھا جائے ؟ خالہ صاحبہ کی خدمت میں اس ڈول
سے مبارکباد عرض کیجئے ۔ کہ غنچۂ دل مبارک شگفتہ ہو
جائے ۔ ہاں نام کے رکھنے میں کمال احتیاط کرنا نام کی
تلخی مولود کو تمام عمر بھگتنی پڑتی ہے ۔ اور نام سے ماں
باپ کی لیاقت کا اندازہ ہؤا کرتا ہے ؂

۱۵ ۔ صفر ۱۳۲۱ھ

راقم عطاء اللہ از شرقپور

چھوٹی سالی کو

میری عزیز ! ستارا بیگم عرف رقیہ خانم خدا تمہیں
خوش رکھے ! دعاے دلی کے بعد معلوم ہو ۔ کہ یہاں کا
حال خدائے لایزال کے افضال سے اچھا ہے اور تمہاری
تندرستی کے واسطے سب دست بدعا ہیں ۔ تمہاری ہمشیرہ
تمہیں بہت یاد کرتی ہیں ۔ اپنی خیریت ہفتہ وار نہیں
تو پندرہ دن میں ضرور لکھ دیا کرو ۔ تم خدا کے فضل
سے خود لکھ سکتی ہو ۔ دوسرے کے ہاتھ کی طرف نہیں
تکتی ۔ پھر خط میں اتنی دیر کیوں لگتی ہے ۔ کتاب

تحریر النسا تمہارے واسطے بھیجتا ہوں۔ اسے دیکھ کر خط لکھنے کی مہارت بڑھاؤ۔ سب صغائر و کبائر کو درجہ بدرجہ میری اور اپنی ہمشیرہ کی جانب سے دعا کہنا زیادہ کیا لکھا جائے ⁂

المرسل معین الدین از رہتک ۲۳۔ نومبر ۱۸۹۷ء

جواب

پشت پناہ عزیزاں جناب بھائی صاحب کی خدمت میں رقیہ خانم کی طرف سے عرض ہے۔ کہ اعزاز نامہ مع کتاب تحریر النسا آیا میرا رتبہ بڑھایا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو ہمیشہ سلامت باکرامت رکھے۔ آمین۔ ہمشیرہ صاحبہ کی خدمت مبارک میں نہایت ادب سے سلام نیاز قبول ہو۔ ہمیشہ اسی طرح اپنی اور میری مخدومہ مکرمہ بڑی بہن کی خیریت سے مطلع فرماتے رہا کیجئے۔ شیخ سلامت اللہ کے لڑکے کی شادی عید کے چاند کی بارھویں کی مقرر ہوئی ہے۔ بہت بڑے سامان ہو رہے ہیں۔ عظمت اللہ خاں کے صاحبزادے کی۔ ختنہ پرسوں ہو چکیں۔ نصیباً نے اپنی لڑکی کے ہاں چھوچھک بھیجدی۔ کل ہاشم علی کی چھوٹی لڑکی نے روزہ رکھا تھا۔ ان کے ہاں افطاری بڑی دھوم دھام سے ہوئی۔ مجھے بھی ڈولی بھیج بلائی تھی۔ بھونی دال کباب۔ سوسے۔ تلی مٹر کھجوریں۔ پیڑے۔ بالوشاہی فالسے کا شربت۔ خربوزے کی برف۔ غرض ہمہ نعمت موجود تھی۔ وہاں کے حالات سے مطلع فرمائیے۔ زیادہ آداب بجا لاتی ہوں ⁂ دعا گوئے جناب فدویہ رقیہ خانم از فیض آباد ⁂

بڑی سالی کو

بہن سنتی جی کو پاؤں پڑنے کے پیچھے
ارداس ہے - کہ رام جی کی کرپا اور آپ کی دیا سے مقدمہ فتح ہو گیا - عدالت نے تین ہزار کی ڈگری دے دی اب ارادہ ہے کہ جاری کراؤں - پر سنا جاتا ہے - کہ تاؤ جی رستے پر آ گئے ہیں - شاید فیصلہ ہو جائے - وہاں کے حال سے اطلاع دیں - آپ کی بہن پاؤں پڑنا کہتی ہیں - ننھی اور ننھے کی طرف سے آداب ؛

بھادوں بدی پنچمی سمت ۱۹۵۹ بکرمی
بندہ بندرا بن - از بندرا بن

معزز نوکر کو

منشی صاحب اعتقاد من بعافیت باشند !
شوق ملاقات کے بعد واضح ہو کہ آپ نے اب تک کنکوت وغیرہ کا حالی نہیں لکھا - کس کس مزارع کے ہاں کتنا کتنا کن ہوا - اور ٹھیکہ دار سے بھی ٹھیکے کا روپیہ وصول ہو گیا یا نہیں ؟ مفصل لکھو - چیت بدی چوتھ سمت ۱۹۶۳

---

[1] یہ چند مشکل الفاظ ہیں - جو ساری کتاب میں آتے ہیں استاد طلبا کو سکھلائے - وہ لوگ اندھے ہیں - جو ایسے الفاظ کو روکتے ہیں - انہیں خبر نہیں - کہ ملک کے کاغذات میں کثرت سے رائج ہیں - اگر یہ ضروری الفاظ نہ سکھائے گئے - تو کبھی خط و کتابت پر عبور نہیں ہو سکتا ؛ نور

ماتم پُرسی کا خط بڑے دوست کو

پھول کھِل کر سمجھ بہار اپنی صبا! دکھلا گئے
حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مُرجھا گئے

منبعِ[1] اوصاف مجمع الطاف شیخ الطاف علی زاد الطافکم! سلام سنت الاسلام کے بعد گزارش ہے۔ اگرچہ موت ہر حال میں بڑی معلوم ہوتی ہے۔ سب کے انتقال پر ملال ہوا کرتا ہے۔ خواہ کوئی پیر ہفتاد سالہ ہی کیوں نہ ہو لیکن مخدوم من! ایک شخص ایسا ہے۔ اُس نے دنیا کے سب مزے چکھ لئے ہیں۔ عمر طبعی حاصل کر چکا ہے۔ اور ایک آدمی ایسا ہے۔ کہ جس نے دنیا میں آکر سوائے رو کر کھانا مانگنے کے اور کچھ نہیں کیا۔ وہ نہیں جانتا کہ دنیا کسے کہتے ہیں۔ اور یہاں آنے کی علت غائی کیا ہے اگر وہ یوں ہی نادیدہ کیفیات سدھار جائے۔ تو اس کے دل سے اور خاص کر اس کے والدین سے اور ان بزرگوں سے جنھوں نے اسے چاؤ سے لیا ہے۔ اور نازو نعمت میں پرورش کیا ہے۔ پوچھا چاہیئے اللہ اللہ! پتھر کا دِل بھی موم ہوا جاتا ہے۔ سنگ دل کو بھی رونا آتا ہے

دشمن بھی اپنے دوست سے یارب جُدا نہ ہو
ناآشنا کو بھی الم آشنا نہ ہو

سچ ہے موت بوڑھا بچہ کچھ نہیں دیکھتی۔ مصرع
پیشِ شمشیرِ اجل پیر و جوان چیزے نیست

---

[1] یہ رقعے اس لئے ہیں کہ استاد پڑھائیں۔ مصنفؒ

غرض عقیل کے مرنے پر بہت ہی افسوس ہے۔ اللہ اکبر!
اس کی والدہ نے اپنے جگر گوشہ کو کس طرح غیروں کے
حوالے کر دیا ہوگا۔ کہ اسے جنگل میں سُلا آؤ۔ اس
کے باپ نے اپنی تمام عمر کی کمائی کو کس طرح گورغریباں
میں دبایا ہوگا ؎

عزیزو کیا کہوں رونا میں اپنے چشم گریاں کا
بہیں کتنے ہی دریا گر نچوڑوں پاٹ داماں کا

شان کبریائی یہیں یاد آئی۔ کہ جن کاموں کو ہم محال
خیال کرتے ہیں۔ قدرت ذو الجلال ہم سے وہی کرا دیتی
ہے۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ کوئی اپنے نورعین کو عین محبت
کے زمانے میں یوں مٹی میں چھپا دے۔ مگر موت چھپوا
دیتی ہے ہر چند یہ رنج و محن نہایت کٹھن ہے اور
انسان اسے بھول کر بھی کبھی بھول نہیں سکتا۔ لیکن ؎

ہیں خون فشانیاں عبث اے چشم اشکبار
گر کام دل ز گریہ میسر شود زیار
صد سال مے تواں بہ تمنا گریستن

ناچار صبر ہی کرنا پڑتا ہے۔ آپ کو ہدایت کرنی لقمان
کو لقمہ دینا ہے۔ مگر دنیا کا قاعدہ یہی ہے کہ ایسے موقع
پر یوں ہی عرض کیا جاتا ہے۔ کہ صبر فرمائیے۔ چنانچہ
میں بھی نہایت ادب سے ملتمس ہوں۔ کہ جناب بھی صبر
و تحمل کو کام فرمائیں۔ ایسا نہ ہو۔ طبع مبارک کو نصیب اعدا
کوئی صدمہ پہنچ جائے۔ زیادہ صبر۔ مورخہ ۳۰ محرم الحرام ۱۳۱۵ھ
راقم اطلال کمال خاں از ہوشنگ آباد

ادنے نوکر کو

شیخ اللہ بخش خدمتگار!

بعد ماوجب آنکہ - اس خط کے پہنچتے ہی مع ضروری اسباب کے جس میں برتن اور کپڑے وغیرہ سب ہوں یہاں چلے آؤ - تاکید جانو*

مرسلہ
شجاعت علی انسپکٹر پولیس ہمیرپور
۱۶ - اگست ۱۸۹۷ء

آقا کو اس کا جواب

خداوند نعمت آقائے نامدار دام اقبالکم!

نہایت عجز و انکسار سے التماس ہے کہ نوازشنامہ فیض شمامہ صادر ہوا - کمترین نے اسی دم تیاری کر لی تھی - مگر چھوٹے میاں لاہور سے تشریف لے آئے ان کے دشمنوں کی طبیعت سخت علیل ہے - اس لئے مجھے روک لیا ہے - آیندہ جیسا حکم ہو - تعمیل کی جائے - زیادہ حد ادب

عریضہ نیاز نمکخوار اللہ بخش از انبالہ
۳ - ستمبر ۱۸۹۷ء

بیوی کو

میری مونس و غمگسار سلامت!

اظہار اشتیاق ملاقات کے بعد واضح ہو کہ ڈیڑھ مہینہ کامل کے بعد کل تمہارا کارڈ غم کا دور کرنے والا آیا - خیریت کا مژدہ پہنچایا - بہت اچھا - بی بی صغرے اسکے لئے

گڑیئیں بھی بھیج دونگا - مگر اُن سے کھیلنا اسے خود بتلاتا - ان کے کپڑے قطع کرکے سینا سکھلانا - گڑیوں کے بیاہ کرکے کل رسوم سے جو شادیوں میں بڑی دھوم سے کی جاتی ہیں - ننھی کو آگاہ کرنا - کھانے اس کے ہاتھو سے پکوانا - پلاؤ - زردہ - میٹھے چاول - خشکہ - تھوڑا تھوڑا سب ہو - اور ایک دفعہ نہیں بلکہ کئی دفعہ گڑیوں کے بیاہ کرانا - جان من! اس کھیل سے فائدہ یہی ہے کہ لڑکیاں باتوں باتوں میں خانہ داری کے کل کام سیکھ جائیں کہ دوسرے گھر جاکر ٹھوکریں نہ کھائیں - لیکن ایسا بھی نہ کرنا کہ وہ تمام دن کھیل میں لگی رہے نہیں بلکہ اس کے پڑھنے کا بھی خیال رکھنا - قرآن قریب الختم ہے تمام کرلے تو میاں جی کی آمین کرا دینا - اور دہرانا شروع کرا دینا ایک وقت اردو کے رسالے مثلاً راہ نجات خلاصہ الفقہ (نظم) پند سود مند - مالابُد منہ کا ترجمہ کنز المصلے رسالہ بے نمازاں - نور نامہ بہشتی زیور وغیرہ - سعید سے کہ دینا کہ مدرسے سے آکر پڑھا دیا کرے - چونکہ اب وہ آٹھ سال کی ہو چکی ہے - قرآن دہراتے ہی میاں جی سے پڑھنا بند کرا دینا - سعید اُسے پڑھایا کرے - تم نگرانی کیا کرو اور اس کا سبق سنا کرو اس میں تمہیں بھی بہت فائدہ ہوگا - یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ لڑکی کو آٹھ سال کی عمر کے بعد غیروں سے ہرگز نہ پڑھوانا چاہیئے - اور غیر لڑکے سے تو تعلیم نہ کرانی ہی اولےٰ ہے - خواہ کسی عمر کا ہو - ہاں زنانہ شریف معلمہ سے جب تک چاہو پڑھواؤ - مبلغ سو

روپے بذریعہ منی آرڈر اور چار تھان ململ سرخ بذریعہ ریلوے پارسل بھیجتا ہوں - بلٹی دے کر سعید کو بھیج دینا - لے آئیگا - رسید لکھوا بھیجنا - مرسلہ نصیرالدین ازمیرٹھ کوٹ
۱۲- ذی الحجہ ۱۳۱۴ھ

شوہر کو

صاحب سر تاج من سلامت

شوق تمنائے ملاقات کے بعد واضح خاطر عاطر ہو- کہ اس جگہ خیریت ہے - اور مزاج وہاج کی خیریت کے لئے دست بدعا ہوں - آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا نامہ عین انتظار میں متعلقین کے سر پر سایہ فگن ہؤا - دل سے لگایا آنکھوں سے ملا بچوں کی جان میں جان آ گئی اللہ تعالیٰ اس پشت پناہ خانماں کو ہمیشہ سلامت رکھے - سو روپے اور چار تھان پہنچ گئے - پچاس روپے تو لگے ہاتھ ملکھ لال کی بیوی کی ناک پر رکھ دئیے - سود سر پر چڑھتا تھا - اس قرض سے میرے دل پر بہت بار تھا - بارے باری تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے - کہ اس نے اپنے قدرت سے سبکدوش کر دیا - اس طرف کو قدم رنجہ کب فرمائیگا - شب برات پر انتظار کرتے آنکھیں پتھرا گئیں - ہماری محبت میں تو سر مو فرق نہیں آیا مگر یہ سچ ہے - کہ مرد کسی کے نہیں ہوتے ہاں میں غیر ہوں- بچے تو آپ کے ہیں - انہیں کے حال پر نظر عنایت کیجئے لخت جگر صغرےٰ بیگم نے قرآن ختم کر لیا ہے - آپ کا

حکم سر آنکھوں پر - جو جو کتاب آپ نے اس کے لئے تجویز فرمائی ہے - سب پڑھوا دونگی - گڑیوں کے کھیل بیں بسر و چشم شریک ہوا کرونگی - دل سے سینا پرونا سکھاؤنگی - صغرےٰ کی طرف سے دست بستہ آداب قبول ہو اسم بامسمےٰ سعید سلام نیاز عرض کرتا ہے ؛

۱۴ - ذی الحجہ سنہ حال
عاجزہ نظیر بیگم از الہ آباد
اندرون قلعہ

اِک ملاپدار[1] کو

میری پیاری سلامت رہئے

بعد ماوجب آنکہ - برخورداری سکینہ کے ہاں اللہ پاک نے بچہ دیا ہے - خدا اس کی عمر بڑی کرے - اب چھوچھک دینی ضروری ہے - میں تمہاری صلاح بغیر کچھ نہیں کر سکتی یا تو تم آؤ - یا جس طرح لکھو میں دے دلا دوں - جواب ضرور دینا - دیکھو بہن! کل کلاں[2] کو مجھے الاہنا نہ دینا کہ بیٹی کی چھوچھک میں بات بھی نہ پوچھی تھی - زیادہ خیریت ہے - اللہ سے توقع ہے کہ آپ مع بال بچوں کے خیریت سے ہونگی ؛

راقمہ خدیجہ از اکبر آباد ۱۷ - شوال سنہ ۱۳۱۶ھ

---

[1] یہ خط سوکن کیلئے تھا - ہندوستان میں ایک رشتہ ہے ایک صاحب نے بل صاحب سے بطور طنز کہا کہ نور احمد نے سوکن کے نام بھی خط لکھا ہے وہ انگریز تھے انہیں یہ بات بری لگی بینے ملاپدار کر دیا [2] کلاں تابع مہمل ہے - دہلی میں بولا جاتا ہے ؛ نور

ایک رئیس کی طرف سے ڈپٹی کمشنر کو

صاحب والا مناقب مہربان دوستان سلامت

بعد شوق ملاقات محبت آیات واضح رائے شریف باد - میرے بڑے بھائی جناب سردار نونہال سنگھ صاحب جاگیردار نوشہرہ کا ۱۷ ماہ حال سنہٗ رواں کو انتقال ہو گیا ہے - یہ آن مخلص کو معلوم ہے - کہ سردار صاحب ممدوح لاولد ہیں - ایک بیوہ مسماۃ سردارنی ہرنام کور باقی ہے - ہمارے خاندان کا یہ رواج ہے - کہ بیوہ کو صرف گزارہ ملا کرتا ہے - جائداد سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا - جو مناسب ہو - اس کے واسطے گزارہ تجویز فرمائیں - اور جاگیر اور بسوہ داری کے گاؤں خیرخواہ کے نام منتقل فرمائے جائیں - خدمات لائقہ سے ہمیشہ عزت بخشتے رہیں - زیادہ شوق ؛

راقم وسوندھا سنگھ جاگیردار از نوشہرہ

دہلی کمرہ جنگش ۳ - نومبر ۱۸۹۷ء

برخورداری[1] نورچشمی نفیس خانم ریاض اللہ تمہیں خوش و خرم رکھے - آج میں ایک کتاب دیکھ رہا تھا - اس میں سلطانہ رضیہ بیگم سابق بادشاہ ہندوستان کی ایک حکایت نظر پڑی جو تمہارے واسطے لکھتا ہوں - اور اُمید کرتا ہوں کہ

---

[1] یہ الفاظ سرکاری طور پر مقرر ہیں ؛ نور

[2] رواج ہے کہ برخورداری کا لفظ لڑکی کو لکھا جائے - ورنہ لڑکے کو بھی لکھنا جائز ہے ؛ نور

میری پیاری بیٹی اس کہانی سے کوئی نیک نتیجہ نکالے گی۔
ایک دن سلطانہ رضیہ بیگم صاحبہ دریا کی سیر کر رہی تھیں۔ دیکھتی کیا ہیں؟ کہ ایک عورت اس کا خاوند اور دو بچے ایک طرف بیٹھے ہوئے۔ خوشی خوشی کھانا پکا رہے ہیں۔ ان کے چہروں سے وہ بشاشت اور مسرت ٹپک رہی ہے۔ کہ گویا آج ان کے گھر میں دنیا بھر کی سلطنت آگئی ہے۔ ملکہ نے یہ حال دیکھ کر اپنے ایک جلیس کو حکم دیا۔ کہ دیکھو تو ایسا نہیں کیا پایا ہے؟ جس کی خوشی میں یہ لوگ اس مصیبت کو یوں ہنس ہنس کر ٹال رہے ہیں۔ جب اس نے جا کر دیکھا تو معلوم ہؤا کہ لکڑہارے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ ملکہ کی تشریف آوری سے کچھ خوش نہ ہوئے۔ تو ملکہ نہایت تعجب کرکے آگے بڑھی۔ اور خود پوچھا۔ کہ او عورت کیا تو نہیں جانتی؟ کہ میں بادشاہ وقت ہوں۔ اس نے جواب دیا۔ کہ ہم محتاج نہیں۔ جو تیری عزت کریں۔ قناعت نے ہمیں تجھ سے بہتر کر دیا ہے۔ آج چار پیسے کمائے ہیں۔ اب مل کر کھائیں گے۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر کریں گے۔ اور پاؤں پھیلا کر سو رہیں گے۔ نہ مال ہے جسے چور چرالے۔ نہ اسباب ہے۔ کہ اسے اچکا تکے نہ کہ تیری طرح۔ کہ تجھے زمانے کے تردد اور فکروں سے پلک جھپکانے کی بھی فرصت نہیں ملتی۔ آج ہی تو خدا بے فکر ہو جائے۔ تو یہ سلطنت تیرے ہاتھوں سے نکل جائے۔ اور پھر تجھے امیری۔

کے بعد فقیری اس سے زیادہ ستائے ۔ یہ سن کر ملکہ کا دل بھر آیا ۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے انہیں قدموں گھر لوٹی اور آخر ذرا سی غفلت کی بدولت اپنے ہی امیروں کے ہاتھوں ماری گئی ۔ آگے دعا ۔

ریاض قریشی ۳ - رمضان ۱۳۲۲ھ علی صاحبہا التحیتہ والسلام

از جالندھر　　۵ ر نومبر

میرے ابا جان اللہ آپ کو سلامت رکھے !

فرزندانہ تسلیمات بجا لاکر نہایت ادب سے عرض کرتی ہوں ۔ کہ نوازش نامہ عین انتظار میں آیا آنکھوں سے لگایا ۔ میں تو پہلے ہی سمجھ گئی تھی ۔ کہ کوئی نصیحت کی بات ضرور ہوگی ۔ رضیہ بیگم کی کہانی پڑھ کر بہت عبرت ہوئی ۔ میں اپنے پیارے ابا جان کو یقین دلاتی ہوں کہ دو گھنٹے تک میرے آنسو نہ تھمے ۔ پچھی[1] اماں دیکھ کر دوڑی آئیں ۔ گھبرا گئیں ۔ اور کہنے لگیں ۔ خیر تو ہے ۔ نگوڑا چٹھی والا کیسا خط دے گیا ۔ مجھے ہر چند سمجھایا ۔ مگر میری ہچکی بندھ رہی تھی ۔ اتنے میں دو تین ہمسائیں آگئیں ۔ جتنے منہ اتنی ہی باتیں ۔ لگیں اپنی اپنی ہانکنے انتی کوئی نہیں جو خط دیکھ لے ۔ آخر میں نے اپنے آپ کو سنبھالا ۔ اور بڑی مشکل سے یہ لفظ زبان سے نکالا ۔ کہ گھبرانے کی بات نہیں ۔ ابا جان نے کسی تاریخ کی کتاب میں سے ایک ایسی ہی بات لکھ دی تھی ۔ اس پر بے اختیار رونا آگیا

---

[1] ساس سے مطلب ہے ۔ نور

میرے قبلہ! سچ ہے۔ مال کوئی مال ہی نہیں۔ اس کا بھروسہ کسی حال میں نہیں چاہئے۔ بے شک وہ غریب جو چار پیسے کما کر اپنے بال بچوں میں مگن رہتے ہیں۔ ان امیروں سے لاکھ درجہ اچھے ہیں۔ جنہیں امارت اور ریاست کی فکر سے نہ دن کو چین نہ رات کو آرام نصیب ہے۔ یہ سچ ہے۔ میں پہلے بھاری زیور۔ کپڑے۔ گہنے۔ گوٹے۔ کناری۔ مکان اور مال کو اچھا سمجھتی تھی۔ لیکن اب آپ کی تعلیم کے اثر سے میرے مزاج میں اس قسم کی قناعت آ گئی ہے۔ کہ مجھے کسی شئے کے نہ ہونے کا رنج اور ہونے کی خوشی نہیں ہوتی۔ وہ جو اما جان مثل کہا کرتی تھیں۔ کہ کوئی مال میں مست اور کوئی کھال میں مست۔ پیارے ابا۔ اگر کھال میں مست اس وقت دنیا میں کوئی ہے تو میں ہی ہوں اور اسے فخر سمجھتی ہوں۔ مجھے کسی ہمجولی کے زیور سے حسد نہ کسی کے نئے کپڑے سے جلن ہوتی ہے۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ مجھے بھی اس نے کسی چیز سے تنگ نہیں رکھا۔ ضروری سامان میں کسی رقم کا توڑا نہیں۔ نا شکری نہیں ہوں۔ ابا جان! حسد والیاں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ انہیں اپنا مال دکھلائی نہیں دیتا۔ دوسرے کے پاس چیز دیکھی۔ اور ان کے آگ لگی۔ خدا کا شکر ہے۔ یہ بات اب مجھ میں نہیں۔ میں اللہ کے فضل سے سب طرح خوش ہوں۔ اور آرزو رکھتی ہوں۔ کہ آپ ہمیشہ اسی طرح اپنی صحتوری سے اطلاع دیتے

رہا کریں۔ آپ کے داماد کو بڑے صاحب نے مراد آباد بدل دیا ہے۔ مگر ابھی تنخواہ کا فیصلہ نہیں ہوا۔ شاید انہوں نے آپ کو خط لکھا ہو۔ چچی اماں دعا کہتی ہیں سجو کا آداب۔

بندی نفیس خانم

والد بزرگوار من مدظلکم!

غلامانہ تسلیم کے بعد عرض ہے۔ کہ کل متھا کمبو نے کیکر والا کھیت چھوڑ دیا ہے۔ صاحبا جاٹ آیا تھا۔ کہ مجھے دے دو۔ بٹائی کر لیا کرنا۔ یا چکوتہ ٹھیرا لو۔ میں نے اسے کہہ دیا ہے۔ کہ والد صاحب کی خدمت میں خط لکھوں گا۔ جیسا وہ حکم دینگے۔ ویسا کیا جائیگا۔ بدھو مالی نے بھی کہلا بھیجا تھا۔ کہ میں سب سے زیادہ ٹھیکہ دونگا۔ دسوندھی اور راماں تقادی مانگنے آئے تھے۔ انہیں کیا جواب دیا جائے اور کیا لکھا یا جائے؟ جملہ امور میں صدورِ حکم جلد فرمایا جائے۔ زیادہ حد ادب۔

عریضۂ نیاز کریم الدین از سورنڈہ ۳۰۔ مئی ۱۸۹۷ء

از سیالکوٹ ۱۴۔ اپریل ۱۸۹۰ء

میرے پیارے بیٹے

تمہارا خط آیا۔ یہ تو سچ ہے۔ کہ بدھو مالی دام زیادہ لکھ دے گا۔ مگر پھر اس سے وصول کون کریگا؟ اُس کے دام فریب میں نہ پھنسنا۔ یہ شخص کھوٹا ہے۔ صاحبا آدمی آنٹ کا کھرا ہے یہ کچھ کم بھی دے۔ تو اسے ہی دینا۔ کوئی اور اچھی اسامی زیادہ دے۔ تو اسے دینا اور پٹہ

لکھ دینا قبولیت نامہ یا چکوتہ نامہ لکھا لینا۔ بٹائی میں فضیحتہ سے چکوتہ اچھا۔ دسوندھی کو کوئیں کے واسطے ما۱ صہ اور راماں کو بیلوں کے لئے لسہ دیدینا۔ اور منشی راجبداس عرضی نویس سے دونو کے تمسک لکھا لینا۔ افسوس ہے کہ تم نے گھر کا حال نہیں لکھا۔ ننھی پڑھتی ہے۔ یا نہیں؟ حافظ جی پڑھانے آتے ہیں یا نہیں۔ تمہاری والدہ کی طبیعت اب کیسی ہے۔ جلد لکھو۔ ایک جلد تذکرہ توکلیہ ارسال ہے۔ مطالعہ میں رکھو۔ والدعا

راقم احتشام علی ڈپٹی انسپکٹر پولیس

دوست کو

بنا دشمن کو یار اپنا ہے دعوےٰ گر لیاقت کا
مزا تو جب ہے پیارے مدعی سے مدعا نکلے

مشفق اشفق مکرم اکرم جناب شیخ صاحب!

بعد اشتیاق ملاقات واضح رائے شریف ہو کہ عنایت نامہ پہنچا۔ دوست من! یہ تو سچ ہے۔ کہ یار لوگ لائق آدمیوں کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ ممکن ہے کہ سررشتہ دار صاحب آپ سے حسد کر کے بڑھنے نہ دیتے ہوں۔ مگر یہ جو جناب نے لکھا ہے۔ کہ کوئی اسم لکھ دو۔ جس کے پڑھنے سے افسر تابع فرمان ہو جائے۔ اگرچہ میں اسما کی تاثیر کا تو منکر نہیں۔ مگر افعال کہاں؟ جو زمانۂ ماضی میں تھے۔ ہم لوگوں کا تو یہ حال ہے۔ کہ نہ اکل حلال ہے نہ صدق مقال۔ بڑا اسم یہی ہے کہ اسے حرف گیری کا موقع

نہ دیجئے جو وہ کوئی لفظ آپ کے برخلاف کہ سکے اور آپ کوئی ناقص کلمہ اس کی نسبت کسی سے نہ کہئے ؎

کام وہ کر کہ دشمن بھی رضامند رہے
منہ پہ اچھا نہ کہیگا تو کہیگا دل میں

محنت اور اطاعت دو گرُ ایسے ہیں کہ جابر سے جابر افسر کو بھی چیلا بنا لیتے ہیں۔ جس طرح وہ کہے کیجیئے۔ لالچ کو پاس نہ آنے دیجئے۔ کام پر خود سوار رہیئے۔ نہ کہ کام آپ پر سوار ہو جائے۔ اپنی طرف سے شرعی احتیاطیں پوری کرکے خدا پر بھروسہ رکھئے ع کسب کن پس تکیہ برجبار کن

؎ دوست جب تک ہے خدا کچھ نہیں پروا مونس۔
کیا کرے گا کوئی حاسد مرا دشمن بن کر

مورخہ ۶ رفروری ۱۸۹۷ء۔ آپکا نیازمند عنایت اللہ از رہتک محلہ ڈھری

مرشد کو

خاک پا تری کو جہاں سے ملے میں لاؤں
سرمہ بنا لگاؤں آنکھوں میں سو سو پھیری

پیر روشن ضمیر حضرت شاہ توکل شاہ صاحب وامت برکاتکم پس از تبلیغ مراتب جاں نثاری و تقدیم مراسم خاکساری مخل اوقات گرامی ہوں کہ ارشاد فیض بنیاد کے موافق درود و وظائف کا دورہ رکھتا ہوں۔ مگر نفس سرکش اب تک قابو میں نہیں آیا۔ اور اخلاق ذمیمہ کی اصلاح نہیں ہوئی۔ جناب کسی خاص وقت میں اس بدنصیب کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ آپ کی دعا سے اللہ پاک مجھے ورطۂ ہلاکت سے نکالے اور راہ راست پر لائے۔ زیادہ آداب ؎

آرزو دارم کہ خاک آں قدم طوطیائے چشم سازم دم بدم
کمترین غلاماں عبد اللہ شاہ از لدھیانہ
۴ - شعبان ۱۳۲۰ھ

پنڈت کو

پربل مہاشئے[1]

پرنام[2] - گزارش ہے - کہ پوہ بدی اشٹمی کو میں تھانیسر جاؤنگا - جیو بچار کے لئے وہاں بہت سے پنڈت تشریف لائیں گے - آپ بھی کرپا کرکے ضرور درشن دیں - جتنے صاحبان آپ کے ہاں سے شریک جلسہ ہوسکیں کریں - زیادہ پالاگن

انبالہ
آپ کا درشن ابھلاشی[3]
۸ - دسمبر ۱۸۹۰ء
دیا رام بی - اے

شکل گن ندھان لالہ دیا رام جی کو!

پربھ دیال کی طرف سے پرنیت[4] ہو - میں نے یہاں کے بدھی وان لوگوں کو جیسے پنڈت لکشمی چند اور پرشوتم داس اور بھلاو چندر جی ہیں - جلسے کے لئے آمادہ کر لیا ہے - آپ تسلی رکھیں - میں سب طرح حاضر ہوں - اور جیسے میں معہ ان دوستوں کے ضرور شریک ہوں گا - جتے المقدور اور دوستوں کو بھی لاؤں گا ؏

کرنال - ۱۰ دسمبر ۱۸۹۷ء
آپ کا مترپربھ دیال

بڑے ساڑھو کو

بھائی صاحب محسن بندہ!

تسلیم! کہئے - آموں کی فصل کیسی ہے آپ کے باغ

---

[1] پربل - بڑی طاقت والا مہاشئے بڑا عالم [2] جھکنا - پاؤں پڑنا سلام عاجزی -
[3] خواہشمند [4] معلوم ؏

ہیں بادشاہ پسند پر بھی آم آئے یا نہیں ؟ رفیق کی تعلیم کا حال کیا ہے ؟ مفصل لکھئے ۔ والسلام
مورخہ ۷ رجون ۱۹۰۲ء ۱۲ بجے دن کے
بندہ قمر الدین از پپیلی

چھوٹے ساڑھو کو

میرے عزیز دین دیال ! دس سیر خربوزے کانپوری گنگا رام برہمن کے ہاتھ بھیجتا ہوں ۔ دہلی کے فالسے آلوچے زرد آلو اور شفتالو اور دو بوتل عرق لغنغ اور کسی قدر گھنٹے والی دوکان کا نقل قند ۔ دریبہ کی پیٹھے کی مٹھائی تھوڑا موتی چور ضرور بھیج دیجئے زیادہ دعا۔
نرائن داس از انبالہ شہر[1]

ماموں صاحب مخدوم و مکرم بندہ !
بندہ کے پاس ٹوپی کوئی نہیں رہی ۔ دو ٹرکش کیپ اور ایک بٹن دار ولایتی ٹوپی بذریعہ پارسل کسی آتے جاتے کے ہاتھ مرحمت ہو ۔ سکولز کی تعطیل پر بندہ حاضر خدمت ہوگا ۔ اور بنارس[2] کے خربوزے لاؤں گا۔
معروضہ ۸۔ جولائی ۱۸۹۸ء عریضہ نیاز محمد خاں از ٹونک

چچا صاحب قبلہ !
السلام علیکم ! احقر خدمت مبارک سے رخصت ہو کر ۳ بجے دن کے پاسنجر گاڑی میں سوار ہوا ۔ اور آٹھ بجے صبح کے لاہور پہنچا ۔ اسٹیشن سے تھوڑی دور پر ٹریموے موجود تھی

---

[1] انبالہ سے مراد چھاؤنی انبالہ ہوتی ہے ۔ انبالہ شہر ہے ۔ نور
[2] بنارس ٹونک کے نیچے ایک ندی ہے اس کی ریت میں خربوزے عمدہ ہوتے ہیں۔

انارکلی تک دو پیسے میں اس کا ٹکٹ لیا۔ وہاں سے ایک قلی مل گیا۔ جس نے کالج پہنچا دیا۔ سارے استاد اور پرنسپل نہایت خلق سے پیش آئے۔ میرے دماغ میں وہ لفظ نہیں جن میں ان کے اخلاق وسیع کا ذکر کروں۔ اگر باپ کو بیٹے سے کچھ محبت ہوتی ہے۔ تو اس سے زیادہ نہیں۔ جو ان صاحبان کو اپنے شاگردوں سے ہے میرے خیال میں میرا ۵ روپے ماہوار کا خرچ ہوگا۔ اطلاعاً عرض کیا گیا۔

عریضہ عبد الشکور از لاہور
۱۸۔ جون ۱۸۹۷ء گورنمنٹ کالج بورڈنگ ہوس

جواب

نور دیدہ من

دُعا کے بعد معلوم ہو کہ خط فرحت نمط آیا۔ تمہاری خیریت کا مژدہ پایا بے شک عالی جناب ڈبلیو۔بل صاحب بالقابہ کے اخلاق ایسے ہی سنے جاتے ہیں۔ جو طالب علم کالج سے نکل کر آتے ہیں۔ وہ سب آپ کے گن گاتے ہیں۔ بیٹا ایسے اُستاد کہاں پاتے ہیں؟ یہ تو پنجاب کے لئے گویا رحمت کے فرشتے ہیں۔ جہاں تک ہو سکے۔ صاحب بہادر کو خوش رکھنا۔ سیوہ کرے۔ سو میوہ پائے فرمانبرداری اور محنت کا صلہ تم کو ملا کہ ملا۔ تم ۱۰ روپے لے گئے تھے۔ غالباً خرچ ہو چکے ہونگے۔ ۱۵ روپے کا منی آرڈر اور بھیجتا ہوں۔ رسید بھیج دینا۔ کسی طرح کی تکلیف نہ اٹھانا۔ عمدہ غذا کھانا۔ اگر بورڈنگ ہوس میں فراخ جگہ نہ ملے۔

تو اور کوئی مکان شریفوں کے محلے میں لے لینا - مگر بُرے پڑوس سے بچنا - اور اگر صاحب پرنسپل بورڈنگ ہوس سے الگ رہنے کی اجازت نہ دیں - تو کہیں بھی جانے کی کچھ ضرورت نہیں - کیونکہ بورڈنگ ہوس میں رہنے کے کئی فائدے ہیں ؛

(۱) سپرنٹنڈنٹ کی نگرانی رہتی ہے - بچے بری صحبت سے بچے رہتے ہیں ؛

(۲) تحصیل علم میں ہر قسم کی امداد ملتی ہے - طالب علم وہاں ہوتے ہیں - بعض استاد وہاں رہتے ہیں - جس سے چاہو - پوچھو - علم کا وہاں چرچا رہتا ہے - ہم جنس کی صحبت ہوتی ہے ؛

(۳) محنتی طلبا کو دیکھ کر تحصیل علم کا شوق بڑھتا ہے

(۴) ورزش ہوا خوری وغیرہ ناغہ ہونے نہیں پاتی ؛

(۵) کھانے پینے کی احتیاط رہتی ہے - ڈاکٹر صاحب اکثر آتے ہیں - سپرنٹنڈنٹ دیکھتے ہیں ؛

(۶) خرچ کی کفایت رہتی ہے - برخوردار من! تحصیل علم کے سوا وہاں تمہارا اور کوئی کام نہیں - شب و روز محنت کر کے امتحان پاس کرو - مگر حد سے زیادہ محنت کر کے صحت نہ کھو بیٹھنا - سردی نہ کھانا - رات کو بہت نہ جاگنا - حفظ صحت اور طریق الصحت پڑھ چکے ہو - اِن کی ہدایات کو زیرِ عمل رکھنا - ہوا خوری صبح و شام ضرور کرنا - زیادہ لکھنا زیادہ ہے ؛

آثم عین الدین از ساڈھور

تلمیذ پُر تمیز من زاد عمر کم!
دعائے درازئے عمر و ترقی قدر کے بعد مطالعہ کریں۔
خط آیا۔ خیریت کا مژدہ پہنچایا۔ اس کی عبارت مرجز اور مسجع تھی۔ کوئی فقرہ ایسا نہ تھا۔ جو قافیہ یا وزن سے عاری ہو۔ جو عبارت تمہاری ہو۔ وہ ایسی کیوں نہ ہو۔ الفاظ معنی خیز۔ فقرے مختصر۔ سبحان اللہ! مرزا غالب ہوتے تو دیکھتے کہ عبارتیں ایسی ہوتی ہیں۔ مگر شرع میں شرم نہیں سچی بات کہنی پڑتی ہے۔ تمہارا خط اس انشا کی شان کے شایاں نہیں۔ خوشنویسی کے مختصر قاعدے میرے رسالۂ انوار الاخلاق میں دیکھنا۔ ہاں فارسی قلم بنانے اور اس کے پکڑنے کے متعلق چند ہدایتیں لکھتا ہوں۔ اگر ان پر عملدرآمد کروگے۔ انشاء اللہ تعالےٰ خوش خط ہو جاؤگے۔
اور وہ یہ ہیں اول نیزے کو ہموار تختے پر چھوڑ دو۔ جس پہلو پر ٹھہر جائے۔ اسی طرف سے تراشو۔ وہاں قلم اتنا رکھو جتنی ہاتھ کے انگوٹھے کی پوری ہوتی ہے یا جتنا اسی قلم کا محیط ہو۔ زبان قلم کی نرمی اور سختی متوسط درجے کی ہونی چاہیئے۔ ریشہ بالکل صاف کرکے دونو طرف سے مساوی گاؤ دم سلامی بناؤ۔ اور شگاف اس طرح دو کہ دائیں طرف کی نوک جس کو جلی کہتے ہیں اور جس سے حرف کے سرے وغیرہ باریک حصے بنتے ہیں۔ بائیں نوک سے جسے خفی کہتے ہیں۔ مضبوط اور چوڑی رہے (اگر قلم[1] موٹا ہو۔ تو قط کے پاس پشت کی طرف سے کسی قدر چھیل کر) پشت کی

[1] قلم مذکر اور مونث دونو طرح بولا جاتا ہے ۔ نور

طرف قط لگا دو لکھنے لگو۔ تو انگوٹھے اور وسطٰےؔ سے قلم کو اس طرح پکڑو۔ کہ سبابہ اوپر سے اور بنصر نیچے سے مدد دیتی رہے۔ بعضے استاد فرماتے ہیں کہ انگوٹھے اور سبابہ میں پکڑ کر وسطٰے کے پھول پر رکھو۔ یا وسطٰے اور سبابہ میں پکڑو اور انگوٹھے سے مدد دو۔ اس طرح کہ انگوٹھا اگر الگ ہو جائے۔ تو قلم رگڑ نہ جائے۔ بنصر نیچے لگی رہے بعضے خنصر کو بھی لگائے رکھتے ہیں ؂

قلم بنانے کے واسطے بڑی بات یہ ہے کہ قلم اپنے ہاتھ سے بنایا کرو۔ مشق سے سب کچھ ہو جاتا ہے۔ کثرت سے قلم بناؤ۔

نقل

کسی بادشاہ کے حضور میں شکایت ہوئی۔ کہ فلاں عامل کو قلم بنانی نہیں آتی۔ دربار میں طلبی ہوئی۔ اس نے بھی دشمن کی کارگزاریاں سن لیں۔ چلتے ہوئے پالکی میں بہت سے سرکنڈے اور کئی تیز چاقو رکھ لئے۔ اور قلمیں بنانی شروع کیں۔ کہتے ہیں کہ دہلی تک اتنی مشق ہو گئی کہ صرف ایک تراش میں قلم بنا کر دوسری دفعہ قط لگا دیتا تھا۔ جنھوں نے شکایت کی تھی وہ بھی بڑے استاد تھے۔ مگر چار دفعہ چاقو لگا کر قلم بناتے تھے۔ ایک دفعہ قلم تراشتے اور دو دفعہ دونوں سلامیاں درست کرتے چوتھی بار قط لگاتے۔ جب اس نے دو چاقوؤں میں قلم

لہ وسطٰے بیچ کی انگلی۔ انگلیوں کے بالترتیب نام یہ ہیں۔ خنصر۔ بنصر وسطٰے۔ سبابہ۔ ابہام (نر انگشت) یا انگوٹھا ؂ نور

بنا دیا - تو بہت شرمندہ ہوئے - عزیز من! ایسا کوئی کام نہیں جسے انسان نہ کر سکے - مگر کرنا شرط ہے - خوشخطی کے لئے رسالہ نظم پروین - پنجہ نگارین - سررشتہ تعلیم پنجاب کی اُردو کاپی سلپ بکیں دیکھا کرو ؂
دعا ہے تیرے حق میں اے نونہال خدا علم کا تجھ کو بخشے کمال -

جواب

استادی مخدومی مکرمی مدظلکم!

تسلیم بصد تعظیم - مزاج مقدس؟ نامہ نامی وصحیفہ گرامی آپ کا آیا - معزز و ممتاز فرمایا - اشتیاق قدمبوسی اتنا ہے کہ قلم دو زبان اس کے بیان سے عاجز اور حیران ہے - ایک تو ارشاد فیض بنیاد کی تعمیل اپنی سعادت - دُوسرے میرا خط سنورے ایک پنتھ دو کاج - اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیئے - مشق شروع کر دی - قلم بنانے کا ڈھنگ بھی آ چلا ہے - جو کار اس ناکارہ کے لائق ہو - ضرور عزت بخشیں ؂
ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد ہر کہ خود را دید او محروم شد

مبلغ ؎ روپیہ بھیجتا ہوں - اس عریضے کے اگلے روز منی آرڈر پہنچے گا - خلیفہ جی کو سلام - والدہ صاحبہ کی خدمت میں آداب ۷ شعبان ۱۳۱۴ھ

عریضہ نیاز خاکسار ریاض الدین احمد

سورج بھان صاحب زاد عنایتکم

بھائی صاحب کرمفرمائے برادراں مجمع خوبیہائے بیکراں لالہ

پربھو دیال جی بعد اشتیاق ملاقات محبت آیات واضح رائے شریف ہو کہ خدا کا شکر ہے۔ کہ ہنگام عیش و نشاط اور زمانہ سرور و انبساط آ پہنچا۔ یعنی برخوردار نور الابصار حمیدہ خصال پسندیدہ افعال پیارے لال کی شادی اس کے خسر نے جیٹھ بدی اشٹمی سمت ۱۹۵۰ بکرمی کی مقرر کر کے بھیج دی ہرچند اس نیازمند کا یہ منشا ہے کہ چند شریف سفید پوش سادہ طور پر جا کر لڑکے کے پھیرے پھیر لائیں۔ باغبارٹی[1] آتشبازی اور ناچ وغیرہ تکلفات بالکل نہ ہوں۔ اور ڈولی پر سے روپیہ پیسہ بھی نثار نہ کیا جائے۔ کیونکہ علاوہ فضول خرچی کے ان ہنگاموں سے بسا اوقات بجائے نیک نامی کے بدنامی اور ثواب کی جگہ عذاب بن کے ہوتے پاپ حاصل ہوتا ہے۔ ایک آدھ غریب ہجوم مرداں میں آ کر یا ہاتھی کے پاؤں تلے روندا جا کر مر جاتا ہے۔ خوشی میں رنج کا مزہ آ جاتا ہے۔ بھٹ پڑے وہ سونا۔ جس سے ٹوٹیں کان ٭

مائی ڈیر[2] برادر! کوئی کچھ ہی کیوں نہ کہے۔ مگر ہمارا دل تو گوارا نہیں کرتا۔ کہ وہ مال جو اکثر خون جگر کھا کر اور بعض دفعہ دغا اور فریب سے ایمان گنوا کر ہاتھ آئے

---

[1] اس کو باغ بہاری بھی کہتے ہیں ٭ نور

[2] بعض صاحبوں کا یہ منشا ہے۔ کہ انگریزی الفاظ اردو خطوں میں شامل نہ ہوں۔ مگر انگریزی خواں کثرت سے ایسے الفاظ لکھنے لگے ہیں۔ لالہ کندن لال صاحب بی۔ اے اسسٹنٹ انسپکٹر دہلی نے مجھے تاکید کر کے بعض الفاظ داخل کرائے۔ مائی۔ میرا ڈیر۔ پیارا۔ برادر۔ بھائی

یوں پھونکا اور لٹایا جائے۔ میرا تو یہ منشا ہے۔ کہ بہت ہی گاڑیاں بھی نہ لے جاؤں۔ مگر نائی نے چھٹی دے کر یہ بات زبانی سنائی۔ کہ شہر کے سارے بھائی اور ان کے ہمراہی اور آپ کے ملنے والے سب بارات میں آئیں۔ کم از کم ۱۰۵ گاڑیاں ہوں۔ ہم نے نائی کے کہنے کو سرسری سمجھا۔ مگر اچھے روز سمدھی کا اپنی قلم کا لکھا ہوا رقعہ آیا۔ اس میں دو باتیں اس سے بھی سوا تھیں۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ میں ہمیشہ اپنے بھائی بندوں کو فضول خرچیوں سے بچنے کی تاکید کرتا رہتا ہوں ایک آدھ غریب بھائی سے سادے طور پر شادی کرا بھی دی ہے۔ اگر آپ ہی ان بدعتوں کا مرتکب ہو جاؤں تو لوگ مجھے کیسا جانیں گے۔ اور آیندہ میری بات کو کیا مانیں گے؟ وہی مثل ہو جائیگی۔ کہ خود را فضیحت دیگراں را نصیحت۔ یہ امتحان کا موقع ہے۔ جب اپنی مہذب سوسائٹی کا خیال آتا ہے۔ تو میرا ارادہ اور پکا ہو جاتا ہے۔ مگر جس وقت عام لوگوں کو دیکھتا ہوں۔ ناک کٹنے سے بھی ڈرتا ہوں۔ ادھر بیٹی والے کا خیال ہے۔ اس نازک وقت میں میری دستگیری فرض ہے۔ تشریف لائیے۔ میں بحث و مباحثے کے موقع پر آپ کو آگے کروں گا۔ اور اگر اور کچھ صلاح ہو تو تحریر فرمائیے۔ مگر پھر ریفارمری اور اصلاح کا نام نہ لینا۔ شادی میں صرف ڈیڑھ مہینے کا عرصہ ہے۔ اور سب کچھ باقی ہے ؛ فقط

راقم چرنجی لال از بوڑیہ ضلع انبالہ
جی شیخ صاحب !
نامۂ نامی آیا - سر بلند فرمایا - ہر ضرب المثل کی وجہ دریافت کرنی اور وہ قصہ لکھنا جس سے اس کا ماخذ سمجھ میں آ جائے - اور ثبوت پایا جائے - مشکل ہے - مگر آپ کے فرمان پر جان قربان - جہاں تک ہو سکیگا کوشش کرونگا اس وقت ایک لطیفہ یاد آتا ہے - سو لکھتا ہوں ایک روز ڈپٹی کالے رائے صاحب نے ایک زمیندار کا مقدمہ حق بجانب طے کیا - زمیندار بہت خوش ہؤا - اور کہا ڈپٹی جی ! تیرا ناؤں کالے رائے کس شسرے نے دھر دیا - تو تو دھولے رائے ہے - ڈپٹی صاحب ہنس پڑے اور گنوار کو رخصت کیا - مثل سچ ہے گنوار سے خدا تعریف بھی نہ کرائے - زیادہ تسلیم ؏

راقم مشتاق احمد از انبالہ[1]
معروضہ ۱۵ - مارچ ۱۸۹۰ء

ڈیر تائب[2]
توبہ ! آپ کا غنچہ مراد کیا ہؤا - کسی بدقسمت کی مراد کا غنچہ ٹھیرا - جو کھلنے میں ہی نہیں آتا - ہماری آنکھیں تو آپ

---

[1] آپ سلطان پور ضلع سہارنپور کے باشندے تھے - انبالہ کا پہلا بند وبست آپ نے ہی کیا تھا ؏

[2] یہ رقعہ منشی عبدالقادر صاحب مرحوم مہتمم و مالک رسالہ غنچہ مراد شملہ کے نام اس وقت لکھا گیا تھا - جب اشتہار کے بعد رسالہ کے نکلنے میں دیر ہو گئی تھی ؏

کے غنچے کی راہ تکتے تکتے نرگس کی طرح پتھرا گئیں۔ چشم حاسد کا چراغ گل۔ ہم غنچہ کے اس نظر سے منتظر نہیں کہ کھلتے ہی اس کی پنکھڑی کر دیں۔ اور کبھی کبھی کے غبار نکالیں۔ نہیں ہم آپ کے لٹریچر کو دیکھنا چاہتے ہیں ؛ والسلام

بندہ نور احمد نور

مائی ڈیر میر صاحب!

گرمی کا حال کیا پوچھتے ہو؟ اب کے تو جیٹھ ایسی جون بدل کر آیا ہے۔ کہ جوں جوں جون کے دن گزرتے جاتے ہیں۔ آفتاب کی حدت۔ گرمی کی شدت بڑھتی ہی جاتی ہے۔ افسوس ممبران کمیٹی کے کان پر جوں بھی نہیں چلتی گلی کوچوں میں ہر جگہ میلا پڑا ہے۔ چھڑکاؤ کی طرف سے تو بالکل صفائی ہی ہے۔ اور لُو تو[1] ایسی بلا ہے کہ جس کا کچھ انتظام ہی نہیں ہو سکتا۔ نہ دن کو کل ہے۔ نہ رات کو آرام۔ دنیا کے کام بند ہو چلے۔ ہیضہ کی چھیڑ چھاڑ شروع ہے۔ بازار میں ککڑی کھیرا بکنا بند ہو گیا۔ محتاط لوگ مکانوں میں گندھک جلاتے ہیں۔ سفیدیاں کراتے ہیں۔ بازوں پر کافور باندھنے لگے۔ کھانے سے پہلے کُلیاں کر کے منہ انگلی سے صاف کرتے ہیں۔ کھانا صاف اور خوب پکا ہوا کھاتے ہیں۔ نہ بہت کھاتے ہیں۔ نہ کم۔ سرکہ اور پیاز کا استعمال زیادہ ہے۔ رات کو معدہ گرم رکھتے ہیں۔ کہتے ہیں اس مرض سے ڈرنا ہرگز نہیں چاہیئے۔ رمضان آپہنچا۔ اب کا رمضان بھی اسم با مسمے ہے۔ دیکھیئے کون کون مرد میدان پورے

---

[1] لُو بواو مجہول۔ امر لُو بواو معروف۔ ہوائے گرم ؛ نور

اُترتے ہیں اور کون رہتے ہیں دو بوتل کیوڑا اور ایک گلاب کا شیشہ بھیج دیجئے اور ثواب لیجئے۔ عبدہ رضا از فیروز پور پنجاب ۴ رمضان ۲۹ھ

سردار صاحب!

بندگی! بھادوں بدی چودس سمت ۱۹۵۳ کو آپ پندرہ گز ٹین سکھ۔ ۴ گز والا اور ۹ گز ململ ایک روپے کی لے گئے تھے۔ اور یہ وعدہ فرما گئے تھے۔ کہ جاتے ہی روپے با ملکی بھیج دینگے۔ لیکن آج ایک سال کا عرصہ ہونے کو آیا نہ روپے آئے۔ نہ غلہ۔ قدیم لحاظ کی رسم نے تقاضا بھی نہ کرنے دیا۔ آج ناچار ہو کر تکلیف دی گئی مہربانی فرما کر مبلغ للعہ اصل اور ۹ ماہ کا بیاج فی روپیہ ۳ پائی ماہوار کے حساب سے ۱۰ر ۹ پہ کل ۱۲ر۔ ۹ پ۔ بہت جلد مرحمت فرمائیں۔ ۳ ماہ کا بیاج نہیں لیا گیا۔ کیونکہ ۳ ماہ کے اندر روپیہ آجاتا ہے تو بیاج نہیں لگایا جاتا۔ کار و خدمت لائقہ سے عزت بخشیں۔ ساون بدی ۱۴ سمت ۵۴ مول چند بزاز چھاؤنی بھاگسو

عزیزی ظہور! سلمکم الغفور!

نور مہجور دور افتادہ کی طرف سے دعائے موفور کے بعد مطلب کا ظہور ہو۔ خط ضرور آیا۔ اور دل کا سرور۔ آنکھوں کا نور بڑھایا تھا۔ لیکن مجھ بے شعور سے کہیں گم ہو گیا۔ تمہارا پتہ یاد سے کافور ہوا۔ مثل مشہور ہے۔ پیری و صد عیب۔ میرے قواء میں فتور آچلا۔ جواب سے مجبور رہا دوسرے خط پر یہ پرچہ لکھتا ہوں۔ اگر منظور خدا ہے پہنچ جائیگا۔ میری طبیعت علیل اور کسیل رہتی ہے۔ بہرحال

شاکر مشکور ہوں - ارسال خط سے جلد جلد مسرور کیا کرو جواب ضرور دونگا - دل تمہاری طرف مجرور ہے - ایسے خیالات کو اپنی خاطر عزیز میں خطور نہ کرنے دیا کرو - خدائے غیور رازق مطلق ہے - صبور رہو - اللہ پاک تمہارے دامن تمنا کو مرادوں سے بھرپور کرے - ریاض اور نواب کا سلام ٭

بندہ - نور

رقعۂ ضیافت

مکرم بندہ جناب　　　صاحب زاد عنایتکم !

بعد سلام سنت اسلام مشہود ضمیر منیر ہو - کہ ۱۴ - ماہ شعبان سنہ رواں کو برخوردار سعادت اطوار عبد الستار سلمہ الغفار کی شادئے نکاح قرار پائی ہے - ۱۷ کو ہمارے یہاں رسم ولیمہ ہے - آپ کے اخلاق حسنہ سے امید ہے کہ ۱۴ کو برات میں شامل ہونگے - اور ۱۷ ماہ شعبان یوم یکشنبہ کو ۱۰ بجے صبح کے غریب خانہ پر تشریف لاکر ماحضر تناول فرمائیگا .. مورخہ - شعبان المبارک ۱۳۲۵ھ

بندہ عبد الغفار - سوداگر لدھیانہ - بازار چوڑا

کرپا ندھان جناب صاحب

آداب - میرے پوتر سندر لال کا بیاہ بیساکھ شدی پورنماشی کا ٹھیرا ہے - کرپا کرکے بیساکھ شدی چودس کو ۱۱ بجے دن کے اس ادھین کے مکان پر براجمان ہو کر بھوجن پاویں - بیساکھ شدی دسمی سمت ۵۶ بندہ دھرمداس

جناب سردار صاحب عنایت فرمائے دوستان زاد اشفاقکم !

آداب بصد نیاز۔ بل مبلغ ماللعہ روپے کا ارسال کرکے امیدوار ہوں۔ کہ روپیہ جلد مرحمت فرمائیے گا۔ اور کار بار لائقہ سے عزت بخشئے ۔ ۳۔ جنوری ۱۸۹۸ء

بندہ عبد الحکیم سوداگر کمپ انبالہ

بل

از دوکان عبد الحکیم سوداگر کمپ انبالہ

مورخہ ۳۔ جنوری ۱۸۹۸ء

بخدمت جناب سردار جھنڈا سنگھ صاحب رئیس ملانہ ضلع انبالہ۔

تاریخ	نام شے	تعداد	فی شے	کل قیمت
۴ دسمبر ۱۸۹۷ء	کرسی	۲ عدد	عہ ۸ر	صہ
۱۴ " ۱۸۹۸ء	قلم انگریزی	۵ عدد	ا ر	۵ ر
۴ جنوری ۱۸۹۹ء	گاڑی کہنہ	یک منزل	۱۵	۱۵ ر
۵ " "	جراب ریشمی	۵ جوڑی	عہ ر جوڑی	صہ ر
۷ " "	شمشیر	یک قبضہ	ما ر	ما ر
۹ " "	بوٹ	یک جفت	صہ ر فی جفت	صہ ر

میزان کل ماللعہ ۱۵۴ ۴ر

العبد

عبد الحکیم سوداگر بقلم خود

باب سوم

درخواستیں۔ عرضیاں اور وثائق وغیرہ

فصل ۱۔ درخواستیں

غریب پرور سلامت

جناب عالی!

کمترین نے امتحان ورنیکلر مڈل سکول پاس کر لیا ہے۔ چنانچہ نقل سرٹیفکیٹ درخواست ہذا کے ساتھ منسلک ہے براہ غربا پروری فدوی کو مدرسہ پٹوار میں داخل فرمایا جائے۔ واجب جان کر عرض کیا گیا ہے آفتاب دولت و اقبال تاباں رہے۔

عرضے فدوی عبد المجید ساکن انبالہ شہر محلہ قاضی واڑہ معروضہ ۲۳ جولائی ۱۸۹۸ء

جناب عالی

فدوی امتحان مڈل و پٹوار ہر دو کا پاس کر چکا ہے اور تحصیل جگادھری میں عملہ پوری پٹوار خالی ہے امید وار ہوں کہ کمترین کی پرورش کی جاوے۔ مکرر یہ ہے کہ کمترین زمیندار ہے۔ معروضہ ۱۴۔ جنوری سنہ ۱۸۹۸ء

عرضے [illegible] اللہ بخش ولد [illegible] ساکن [illegible] جگادھری

بحضور فیض گنجور عالیجناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع انبالہ

جناب عالی!

فدوی نے اینگلو ورنیکلر مڈل کا امتحان جنوری ۱۸۹۷ء میں پاس کر لیا تھا۔ چنانچہ نقل سرٹیفکیٹ ہمرشتہ درخواست ہذا ہے۔ تحصیل انبالہ کے محرر جوڈیشل کی اسامی خالی ہے۔ براہ بندہ نوازی فدوی کو یا تو یہ اسامی مرحمت فرمائی جائے یا اسکے انتظام میں کوئی اور اسامی عطا کیجائے زیادہ حد آداب مورخہ ۷ جنوری ۱۸۹۸ء

عرضی [illegible]

بحضور عالی صاحب مہتمم مدارس ضلع انبالہ

جناب عالی

فدوی اردو مڈل پاس ہے اور امتحان میں فارسی لی تھی۔ ۳۱ مئی ۱۸۹۹ء کو طالب علم نورمل سکول میں داخل ہونگے امیدوار ہوں بندہ کو بعطائے وظیفہ نورمل سکول دہلی میں داخل فرمایا جاوے زیادہ حد ادب۔ ۳ فروری ۱۸۹۸ء

عرضی [illegible] انبالہ

بحضور فیض گنجور صاحب ایگزیکٹو انجنیر بہادر نہر جمنے غربی

جناب عالی

فدوی کو اپنی زمین واقع موضع ناہر[1] پور تحصیل جگادھری نہر جمنے غربی سے آبپاشی کرنی ہے۔ براہ غربا پروری ایک ڈار سینچنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔ عوضانہ حسب قاعدہ فدوی دینے کو تیار ہے۔ زیادہ حد آداب

عرضی [illegible]

[1] ناہر ہندی میں شیر کو کہتے ہیں ناہر سنگھ نام ہوتا ہے غالباً ناہر سنگھ کا آباد کیا ہوا ناہر پور ہے یا ناہر خاں کا ہوگا

جناب عالی

جو کہ کالکا لین میں فدوی کے ۵ بگہ ۴ بسوہ اراضی پیمائش بندوبست حال نمبر خسرہ ۲۰ واقع موضع مبارک پور تحصیل انبالہ آگئی ہے۔ مگر اب تک عوضانہ مرحمت نہیں ہوا۔ امید وار ہوں کہ براہ غربا پروری رقم عوضانہ مرحمت فرمائی جاوے ؞

معروضہ ۱۶ جنوری ۱۸۹۷ء

بحضور صاحب پریزیڈنٹ میونسپل کمشنر انبالہ شہر

درخواست زیر دفعہ ۱۵ میونسپل ایکٹ پنجاب ۱۸۹۷ء

جناب عالی!

کمترین کے مکان کا چبوترہ[1] قدیم سے کچا ہے۔ کمترین اسے پکا بنانا چاہتا ہے۔ امید وار ہوں کہ بعد ملاحظہ پکا بنانے کی اجازت مرحمت فرمائی جاوے۔ اور نقشہ چبوترہ مذکورہ کا اسکیلی[2] ہمراہ درخواست ہذا ہے۔

معروضہ ۱۶ - مئی ۱۸۹۵ء

[illegible]

---

[1] یاد رہے کہ چبوترہ تو فارسی لفظ ہے۔ اور چوترہ ہندی ؞ نور

[2] اگر اسکیلی نقشہ تم سے نہ بنے تو کسی مستری سے بنوا لو۔ اور اکثر بغیر اسکیلی بھی شامل کر دیتے ہیں۔ اگر چھ ہفتے تک کمیٹی ایسی درخواست کا جواب نہ دے۔ تو قانوناً بلا استمزاج کمیٹی بنا لینا جائز ہے ؞ نور

عذر داریان[۱]

کریم بخش ولد حمایت علی شیخ دیناپور بنام بسنتا مل ولد بسایا مل مہاجنے تحصیل و ضلع انبالہ مدعی ڈگریدار کا سانہ مدعا علیہم مدیون

دعوے ضد

غریب پرور سلامت

جناب عالی

مقدمہ مندرجہ عنوان میں کشن سنگھ چپڑاسی دیوانی نے فدو کی ایک بار بھینس قرق کر لی ہے۔ امید وار ہوں کہ بعد تحقیقات واگذار فرمائی جاوے واجب تھا عرض کیا۔ معروضہ $\frac{۱۰}{۱۹۵۷}$

میں سائل اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک مجھ کو علم ہے مضمون درست ہے کریارام بقلم خود[۲]

جناب عالی!

کھیت نمبر خسرہ ۲۱۴ واقعہ بھوگپور تحصیل جگادھری کو پٹواری نے آبپاشی لکھ دیا ہے۔ حالانکہ فدوی نے اس میں آبپاشی نہیں کی امید وار ہوں کہ بعد تحقیقات آبیانہ معاف فرمایا جائے۔ زیادہ حد ادب

---

[۱] اگر یہ عذر داری منظور ہو گئی تو بھینس چھٹ جائیگی ورنہ ایک ماہ کے بعد مدت اشتہار گزرنے پر نیلام ہو جائیگی اگر حویلی وغیرہ نیلام ہوتی ہے تو سند نیلام عدالت سے ملتی ہے۔ ہائیکورٹ کے حکم سے سرکاری کاغذات میں تاریخ سنہ انگریزی ہندسوں میں لکھا جانے لگا ہے

[۲] اگر کریارام خود لکھنے والا ہے تو بقلم خود لکھ دیگا اور اگر عرضی نویس لکھیگا تو احتیاطاً کریارام کے بائیں انگوٹھے کا نشان بھی کرا دیگا اور اتنی عبارت اور لکھدیگا تا حد علم و یقین میرے درخواست ہذا کے مراد سائل کی حاصل ہے اور مضامین سائل کو سمجھا دئے گئے۔

العبد عبد اللہ عرضی نویس اجرت عہ

فصل ۲ - وثائق - بیعنامے - تمسک - رسیدیں وغیرہ

بیعنامہ[1]

منکہ کرپا رام ذات برہمنے گوڑ ساکنے نصیر پور تحصیل و ضلع انبالہ کا ہوں جو ایک قطعہ حویلی مشرق دیہہ مملوکہ و مقبوضہ میری محدود محدود ذیل تعمیر پختہ واقع محلہ برہمناں بلا شراکت غیرے میرے قبضہ میں ہے اب میں اپنی رضا و رغبت سے حویلی مذکور بدست نتھا مل ولد ہنکاری مل نقال ساکنے نصیر پورہ مذکور بعوض مبلغ پانسو روپیہ چہرہ شاہی بیع کرکے دخل مشتری کا کرا دیا اور زر بیعہ میں تفصیل گرفتہ ذریعہ رسید ۱۰ نومبر ۱۹۰۸ء محرر ۲۵ مسماۃ روپیہ بروبرو رجسٹرار صاحب لے تمام وصول پائے کچھ باقی نہیں رہا۔ اگر بر تقدیر کوئی شخص میری وارثوں یا حدیلوں میں سے دعویدار ہوگا تو اسکی جوابدہی معہ خرچہ عدالت میرے ذمہ ہوگی۔ لہٰذا یہ بیعنامہ لکھ دیا کہ سند رہے حدود حویلی مذکور یہ ہیں:۔

شرقے	غربے	شمالے
مکان کریم بخش ولد اللہ بخش جمعدار	شارع عام	مکان بندرابن برہمن

جنوبے

شارع عام و صدر دروازہ حویلی ہذا و بدررو

نقشہ حویلی مبیعہ پیمائشی شرقاً و غرباً ۱۵ گز جنوباً شمالاً ۷ گز } ۱۰۵ مربع گز کسر

اس طرف پرنالے مکان مبیعہ ہذا جاری ہیں

شمال ۷ گز — ۱۵ گز — جنوب ۱۵ گز

[illegible]

[illegible]

[illegible]

---

[1] اگر سو روپیہ سے کم کا ہو تو بلا رجسٹری جائز ہے ورنہ نہیں وثائق کے اشٹام کے لئے قانون اشٹام دیکھو واضح ہو کہ بیع زبانی بھی جائز ہے [2] بعضے مقر کا علیہ بھی وثیقوں میں درج کر دیتے ہیں مثلاً گندم رنگ فراخ پیشانی ریش سیاہ منہ پر چیچک کے داغ سینے پر پھوڑے کا نشان عمر [3] سال قد ۵ فٹ ۲ انچ اب بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا نشان لازمی ہے۔ بلکہ پانچوں انگلیوں کا کرا دینا مناسب ہے نوٹ بیعنامہ کو قبالہ بھی کہتے ہیں۔ بیچنے والا بائع۔ خریدنے والا مشتری۔ خریداری کی چیز مبیعہ قیمت ثمن وغیرہ کہلاتی ہے ایک شخص نے انگوٹھا کاٹ ڈالا تھا۔ اسواسطے۔ پانچوں انگلیوں کے نشان کر دیے جاتے ہیں۔

وصیت[۱] نامہ

منکہ صبح الدین ولد خیر الدین سید ساکنے کماروں تحصیل و ضلع انبالہ کا ہوں جو اب اپنی عمر طبعی کو پہنچ چکا ہوں - زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں اسلئے اب کہ ہوش وحواس بہت درست ہیں - وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میری جائداد[۲] غیر منقولہ میں سے کھیت نمبر خسرہ ۳۰۵۴۲۷ تعدادی پانسو بیگھہ پختہ پیمائش بند وبست حال واقع آبادی کماروں انجمن حمایت اسلام لاہور کو دیئے جاویں - اسکی آمدنی سے انجمن مذکورہ وہ کام کرے جن کے انجمن کو مسلمانوں کے فائدے کے لئے زیادہ ضرورت ہو اور مبلغ تین ہزار روپیہ نقد کی تھیلیاں ہیں نے اسوقت انجمن مذکور کی ملکیت کردی ہیں کہ انجمن موصوف اس روپیہ کو صرف دینیات کے تعلیم میں صرف کرے - باقی میری کل جائداد منقولہ وغیر منقولہ حسب قاعدہ شرع محمدی ورثا میں تقسیم ہوگی - یہ چند کلمے بطریق وصیت نامہ کے لکھدیئے ہیں کہ سند ہوں -

مورخہ ۲۰ شعبان ۱۳۰۳ھ ہجری نبوی صلعم

(نوٹ) وصیت نامہ کا عمدہ طریق یہ ہے کہ موصی کو جو کچھ لکھنا ہو لکھ کر لفافے میں بند کرکے رجسٹرار کے حوالہ کردیتا ہے - رجسٹرار اسکو احتیاط سے سرکاری صندوق میں رکھتا ہے اور جب موصی مرجاتا ہے تو اس لفافے کو کھول کر اسکی رجسٹری کردیتا ہے - وصیت نامہ سادے کاغذ پر جائز ہے اگر رجسٹری کرالیے تو اچھا ہے اور موصی کے وفات کے چار ماہ تک بھی ہوسکتی ہے - نور

گواہ شد [illegible]

گواہ شد [illegible]

گواہ شد [illegible]

گواہ شد [illegible]

---

[۱] مرتے وقت نصیحت اور ہدایت کرنے کو وصیت کہتے ہیں - بعض آدمی وصیت میں لکھدیتے ہیں کہ میں بیمار رہوں اس پر بعد میں اعتراض اٹھتا ہے کہ بیمار کی وصیت ناجائز ہے اور شرعی طور پر بھی ایسی وصیت قابل اعتراض ہے [۲] جسکو اٹھا کر دوسری جگہ لیجا سکیں اسے منقولہ جسے نہ لیجا سکیں اسے غیر منقولہ کہتے ہیں [۳] وصیت کرنے والا اگر انگوٹھے کے نشان کا قاعدہ یہ ہے کہ انگوٹھے کو پوری پر سیاہی لگا کر ایک تین کے خانہ میں رکھ کر جو چاروں طرف سے زیادتی کو روک سکے آہستہ سے کاغذ پر لگادو - نور

تمسک [له]

منکہ حسین بخش ولد سردار علی ذات سید ساکنے انبالہ شہر کا ہوں
جو اب میں نے مبلغ ساٹھ (۶۰) روپے سکہ چہرہ شاہی نصف جن کے
مبلغ تیس (۳۰) روپے ہوتے ہیں لالہ کنہیا رام رلدے ولد ہزبج رائے
قوم بقال ساکنے انبالہ شہر سے بشرح فی روپیہ پاؤ آنہ ماہوار سود پر
میرے فرزند علی کی شادی کے واسطے قرض لئے ہیں - لہذا اقرار کرتا ہوں
اور لکھ دیتا ہوں کہ مبلغ مذکور عرصہ ایک سال میں معہ سود ادا کر دونگا
کچھ عذر وحیلہ نہ کرونگا - اگر اقرار گزر جائے تو ساہو کو اختیار
ہوگا کہ بذریعہ نالش میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ سے وصول
کرے اور یہ بھی اقرار ہے کہ جو کچھ وصول ہوگا وہ تمسک کی پشت
پر درج کر دونگا - بغیر درج کرائے کے دعوے وصول مہر کا غلط ہوگا
تمسک لکھ دیا کہ کام آئے ﴿

گواہ شد ... لال ذات ... ساکنے انبالہ شہر

گواہ شد ... دیال ذات کھتری ساکنے انبالہ شہر

المرقوم ۱۵ فروری سنہ ۱۸۹۱ء

بقلم خود نہال چند کاتب

العبـــد

حسین بخش چشم کشادہ دو ابرو اور داڑھی میں کوئی کوئی
بال سفید رنگ سیاہ اوسط اندام قد ۵ فٹ ۲ انچہ
دائیں پنڈلی پر پھوڑے کا نشان چھاتی پر اسرا عمر تخمیناً
۴۰ سال

نشان ابہام دست چپ

له فی صدی ایک روپیہ کا اشٹام لگتا ہے - محاکمہ اقرار نامہ وغیرہ
اسی طرح لکھتے ہیں ﴿ نور

کفالت نامہ

انبالہ کا ہوئے

منکہ ناصر علی ولد منیر علی ذات ارائیں سرسہ والا ساکن موضع دھینی تحصیل
جوا بینے نے مبلغ پانسو روپے عہ نصف جنکے ڈھائی سو پچاس روپے
ہوتے ہیں لالہ ہری رام ولد گلزاری قوم تنیا اگروال ساکن جگادھری
سے واسطے تیار کرانے کام کھاتہ جمنی غربی بطور قرض لئے۔ اب
اقرار کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ مبلغ مذکور معہ سود ۸ آنہ روپیہ
ماہوار جس وقت کہ سرکار سے تخمینہ کا روپیہ مل جائیگا لالہ مذکور کو ادا
کو دونگا اور جبتک ادا نہ ہو ایک قطعہ حویلی مملوکہ و مقبوضہ میری
واقعہ قصبہ جگادھری محلہ لوہاران محدودہ بحدود ذیل جس کا
نقشہ ذیل میں درج ہے آڑ اور مکفول رہیگی۔ جب تک یہ روپیہ
ادا نہ ہوئے کسی جگہ حویلی مذکور کو آڑ یا رہن نہیں کرونگا۔ اور یہ بھی ظاہر
کئے دیتا ہوں کہ اس وقت حویلی مذکور کسی جگہ بیع یا آڑ یا مکفول
نہیں ہے اگر اقرار پر روپیہ ادا نہ ہو تو مدعی کو اختیار ہے کہ حویلی مذکور
کو نیلام کرکے اپنا روپیہ وصول کرے۔ یہ چند کلمے بطریق کفالت
نامہ کے لکھدئے کہ سند رہے۔ نقشہ حویلی مذکور یہ ہے :

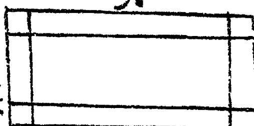
مورخہ 8-3-ک

حد شرقی
مکان محمد علی کوتوال

حد غربی
مکان جگل بھینے بنیا

حد جنوبی
شارع عام

حد شمالی
مکان ہرچند عرضی نویس



پیمائش شرقاً غرباً ۱۰ گز
و جنوباً شمالاً ۲۰ گز

بقلم عبد الرحمن عرضی نویس جگادھری

گواہ شد — خدا بخش ساکن دھینی بقلم خود

العبد — ناصر علی ولد منیر علی نشان انگشت

گواہ شد — نشان انگشت

۱؎ کبھی گائے بھینس وغیرہ بھی مکفول کر دیتے ہیں ؎

کمبو ضامنے
نہالہ ولد ٹھا کر یا

ضمانت نامہ[1]

ما یا نکہ زائنے داس ولد چرن داس قوم بنیا سراوگی اصل مقروض و ساکنان بلاسپور تحصیل جگادھری ضلع انبالہ کا ہوں مبلغ ۷۵۰ (سات سو پچاس روپے) آدھر جسکے مبلغ ۳۷۵ سکہ چہرہ شاہی ہوتے ہیں مجھ زائنے داس نے از لالہ مہتاب رائے ولد نائز مل رائے تجارت کے بطور قرضہ یکمشت لے لئے ہیں۔ لہذا اقرار کرتا ہوں کہ روپیہ مذکور معہ سود ایک روپیہ سینکڑہ ماہوار تاریخ تحریر تمسک ہذا سے عرصہ دو سال میں بالکل ادا کر دونگا۔ اور میں نہالا ضامنے اقرار کرتا ہوں کہ اگر اصل مقروض اور اس کی جائیداد سے روپے وصول نہ ہوں تو دلانے کو اختیار ہے کہ مجھ ضامن سے اور میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ سے بذریعہ نالش وصول کرے۔ ہم کو نو اصل مقروض اور ضامنے کو کسی قسم کا عذر نہ ہوگا۔ لہذا یہ چند کلمے بطریق تمسک و ضمانت نامے کے لکھدئے ہیں کہ سند رہیں اور وقت پر کام آئیں ۔

مورخہ ۲ جون ۲۶ء

گواہ شد

جواہر مل بقلم در ہندی
بائیں انگوٹھے کا نشان

بقلم اللہ بخش کاتب

(حاشیہ) اسامی لالہ جواہر مل در ہندی — انگوٹھے کا نشان
دستخط زائنے داس ولد چرن داس — دستخط ہندی نشان انگشت
نہالا ولد ٹھاکر دام در ہندی — انگوٹھے کا نشان انگشت بیچ

---

[1] واضح ہو کہ اگر آدمی کی ضمانت دی جائے۔ تو ضمانت نامہ کہلاتا ہے۔ اور اگر مکان یا کسی اور شے کی ضمانت دی جائے تو رہن نامہ یا کفالت نامہ ہوتا ہے اور کفالت نامہ اور رہن نامہ میں یہ فرق ہے کہ اگر پہلے مرہون پر مرتہن کا قبضہ کرایا جائے۔ تو رہن نامہ اور قبضہ نہ دیا جائے تو کفالت نامہ ہے

رعیت نامہ (یہ کاغذ پرکھا جائیگا رجسٹری لازمی ہے)

منکہ بدری داس ولد کرم چند ذات کھتری ساکنے روپڑ ضلع انبالہ کا ہوں جو اپنے نے ایک قطعہ حویلی معمر بہ تعمیر خام واقع محلہ سیداں قصبہ روپڑ غرب رویہ مملوکہ سید شمس الدین ولد حفیظ الدین سید ساکنے روپڑ مالک حویلی مذکور سے بتقرر پانچ روپیہ سالکرایہ از ابتدا ۶ اگست ۱۸۹۸ء کرایہ پر لیکر بطور رعیت سکونت اختیار کی ہے لہذا اقرار کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ کرایہ سالانہ ادا کرتا رہونگا اور جب مالک چاہیگا اسوقت خالی کرونگا۔ یہ رعیت نامہ لکھدیا کہ سند رہے المرقوم ۶ اگست ۱۸۹۸ء

گواہ شد — بقلم دیویداس
سنار ٹھیکہ دار — وثیقہ نویس

العبد بدری داس بقلم خود
نشان انگشت

اقرار نامہ

ضلع انبالہ کا ہوں

منکہ ضیاء الدین ولد غلام محی الدین قوم شیخ ساکنے مصطفےٰ آباد تحصیل جگادھری جو اپنے تیار ریل سڑک پراڑہ سادھورہ کا ٹھیکہ پانچہزار روپے میں نصف جنکے اڑھائی ہزار روپے سکہ چہرہ شاہی ہوتے ہیں ڈسٹرکٹ بورڈ انبالہ سے لیا ہے۔ لہذا اقرار کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ اپریل مذکور ۳۱ مئی ۱۸۹۹ء تک حسب نقشہ منسلکہ کاغذات ہذا پختہ سرخ اینٹ اور چونہ چنائی سے تیار کرونگا۔ اگر میعاد کے اندر طیار نہ کرسکوں گا تو عـــہ روپیہ تاوان ڈسٹرکٹ بورڈ انبالہ کو دونگا اور یہ روپیہ بعد تیاری کام بشرط پسند اورسیر حکام دونگا۔ لہذا یہ اقرار نامہ لکھدیا ہے کہ سند رہے اور کام آئے ؂

العبد

ضیاء الدین بقلم خود نشان انگشت مورخہ ۳/۹۹

گواہ شد رمضان علی ولد کرم علی بقلم خود ساکن مصطفےٰ آباد
گواہ شد فتح بخش ولد رحیم بخش ساکن مصطفےٰ آباد نشان انگشت

کرایہ نامہ

منکہ کالورام ولد ولیناتھ قوم کاچھی ساکنے دہلی بازار سرکی والہ کاہوں جو کہ ایک قطعہ دوکان تینے ورجہ کی معہ تعمیر پختہ واقع بازار سرکی والہ شہر دہلی غرب رویہ مملوکہ ومقبوضہ بشارت علی ولد تہور علی سید ساکنے دہلی محلہ تراہہ بیرم خاں بشارت علی مذکور سے تبقرر ۳ روپے ماہوار کرایہ پر ۱۱ ماہ کے لئے یکم جون ۱۸۹۹ء سے کرایہ پر لی ہے اقرار کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ کرایہ مقررہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا اور جسقدر روپیہ وصول دونگا - اس کرایہ نامہ کی پشت پر درج کرا دونگا - ورنہ دعویٰ وصول دہر کا غلط ہوگا - لیکن شرط یہ ہے کہ اگر مالک مذکور خالی کرانا چاہیگا - تو ایک ماہ پہلے مجھے تحریری نوٹس دینا ہوگا - یہ کرایہ نامہ لکھدیا کہ سند رہے۔

مورخہ 28 $\frac{5}{98}$ بقلم کریم بخش عرضی نویس

اقرار نامہ

منکہ اکرم ولد فضل قوم شیخ ساکنے نرائینے گڑھ ضلع انبالہ کا ہوں - جو کہ میں نے بذریعہ ٹھیکہ مدرسہ کے از سر نو تعمیر کرنے کا ٹھیکہ مبلغ ہزار روپیہ میں لیا ہے لہذا اقرار کرتا ہوں کہ ان پرانی اینٹوں سے جو پہلے مدرسہ کے موجود ہیں مکان مدرسہ حسب نقشہ منسلکہ اقرار نامہ ہذا حسب ہدایات مستری سرکار تیار کر دونگا - مگر لکڑ کل سا کی لگیگی اور ٹیپ تمام مکان میں سفید چونہ کی ہوگی اور روپیہ بعد تیاری اور بعد مستری و اورسیر ضلع - ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس لونگا - یہ اقرار نامہ لکھدیا کہ سند ہوئے - مورخہ 3 $\frac{9}{20}$

قبولیت نامہ

جگادھری ضلع انبالہ کا ہے

منکہ رمضان ولد اکبر ذات شیخ صدیقی ساکنے موضع جوڑہ شیخاں تحصیل
چونکہ ہیں نے لل ۴۵ بیگھہ خام اراضی نمبر خسرہ 15 6 6 41 8 واقعہ رقبہ
جوڑہ شیخاں مذکور پر جوہڑ خاں ازاں دینے محمد ولد کبیر علی شیخ مالک اراضی
مذکور و چار سال کے لئے ابتدائے اساڑھ سمت ۱۹۳۱ لغایت یکم اساڑھ
سمت 35 مقرر آٹھ آنہ بیگھہ خام فصلانہ چکوتہ فصلانہ ادا کرونگا
چکوتہ کی یا تو رسید لے لیا کرونگا یا پشت کاغذ ہذا پر درج کردیا
کرونگا۔ اسلئے یہ چند کلمہ بطور قبولیت نامہ لکھدئے کہ سند
رہیں ۔ مورخہ جیٹھ بدی یکم سمت ۱۹۵۷

اودھو لال عرضی نویس

گواہ شد رام سرن پٹواری ۱۹ بقلم خود

العبد رمضان مقر نشان انگوٹھا

گواہ شد جاس براز ازخود

پٹہ

انبالہ کا ہے

منکہ دینے محمد ولد کبیر علی شیخ ساکنے جوڑہ شیخاں تحصیل جگادھری ضلع
جگادھری ہیں نے اپنی اراضی نمبر خسرہ 15 41 664 تعدادی لل ۴۵ بیگھہ
خام بیپائش بندوبست حال واقعہ رقبہ شیخاں ہے جوہڑ خاں مسمی
رمضان ولد اکبر ذات شیخ ساکنے جوڑہ شیخاں مذکور کو بتقرر آٹھ
آنہ بیگھہ چکوتہ فصلانہ کاشت کرنے کے لئے یکم اساڑھ
سمت ۸۱ یکم اساڑھ سمت 85 تک چار سال کے واسطے دی
ہے ۔ لہذا یہ پٹہ لکھدیتا ہوں کہ سند رہے ۔

مورخہ جیٹھ بدی یکم سمت ۱۹۵۱ ب

گواہ شد

رام سرن پٹواری بقلم خود ۱۹

گواہ شد فرمان نمبردار ازخود

العبد دینے محمد نشان انگوٹھا

گواہ شد شریف خاں افغان بقلم خود

تقرر ثالثان

منکہ جھنڈو لال ولد کھڈہ لال قوم کھتری ساکنے رہتک کا ہوں جو کہ متقر اور مسمی جواہر لال ولد ہیرا لال قوم بنیا کے درمیان بابت شرکت کوٹھی کے تنازعہ ہے اور جناب منصف صاحب درجہ اول کے عدالت میں مقدمہ دائر ہے ان کے فیصلہ کیلئے میں نے اپنی طرف سے قاضی نوازش حسین صاحب ساکنے رہتک کو منصف مقرر کر دیا ہے اور جواہر لال نے اپنی جانب سے منشی کنہیا لال کو منصف مقرر کر دیا ہے اور مولوی محمد یٰسین نمبردار کو فریقین نے سرپنچ مقرر کر لیا ہے۔ منشی کنہیا لال کو مقر بھی پسند کرتا ہے اور قاضی صاحب کو فریق ثانی پسند کرتا ہے لہذا اقرار ہے جو فیصلہ ثالث کر دینگے وہ منظور و مقبول ہوگا۔ بصورت اختلاف فیصلہ کثرت رائے سے قبول ہوگا۔ ۴ دسمبر ۱۸۸۸ء

العبد العبد

جواہر لال ولد ہیرا لال درہندی کھنڈو لال ولد کھنڈو لال درہندی

شراکت نامہ

ہیں ما یانکہ جمنا داس ولد شب چرن۔ محمد بخش ولد مہر بخش شیخ ساکنان انبالہ جو کہ ہم نے کارخانہ پریس انبالہ شہر میں کھولا ہے۔ اس میں ہمارا نصفا نصف کا حصہ ہے۔ مجھ جمنا داس نے ایک ہزار روپیہ اس کارخانہ کے جاری کرنے میں لگایا ہے۔ مجھ محمد بخش کے جان محنت ہے خسارہ منافع میں برابر حصہ تو نوہ ہے۔ سات سال فریقین میں سے کسی کو کارخانہ توڑنے کا اختیار نہ ہوگا۔ اگر زیادہ روپے کی ضرورت ہوگی میں جمنا داس لگا دونگا اور آمدنی کا روپیہ بھی جمنا داس کے پاس جمع ہوا کریگا۔ ہر قسم کی نگرانی نوکروں کے کام لینا سالانہ روپیہ وصول کرنا اور پھرنا مجھ محمد بخش کے ذمے ہوگا اور یہ شراکت نامہ لکھ دیا ہے۔ کہ سند رہے۔ ۱۷ نومبر ۱۹۶۵ء

[illegible]

ہبہ نامہ

منکہ نیاز نبی ولد کریم علی ذات ارائیں ملتانی ساکنہ شہر انبالہ کا ہوں
جو ا میرے کوئی نرینہ اولاد نہیں صرف ایک لڑکی ہے مسمات ظہورن ۔
اور اس کے ایک لڑکا ہے مسمی کریم الدین اور کریم الدین کو میں نے
اپنے پاس رکھ کر بیٹوں کی طرح پرورش کیا ہے ۔ اب میں نے بدرستی
ہوش و حواس اپنی مندرجہ ذیل جائیداد بحق کریم الدین مذکور
ہبہ کر دی ۔ اور اس کا قبضہ کروا دیا ہے ۔ لہذا یہ ہبہ
نامہ لکھدیا ا سند رہے مکان سکنی غرب در محلہ کمبویاں شہر
انبالہ اور کھیت نمبر خسرہ ۵۱۶ واقعہ پٹی ارائیاں
بقلم خود ہر چند عرائض نویس شہر انبالہ

گواہ شد ۔ عبداللہ ولد [illegible] ساکن انبالہ [illegible]
گواہ شد ۔ [illegible] ولد [illegible]
گواہ شد ۔ [illegible] بقلم خود

طلاق نامہ

منکہ عبد الرحیم ولد کرم چند شیخ نومسلم
جو ا میری زوجہ مسماۃ وسو دختر نبت بلوچ لاہا ساکنہ مصطفےٰ آباد
کا چال چلن شرع شریف محمدی کے خلاف ہے ۔ اسلئے میں نے
اسے تین طلاق روبرو گواہان حاشیہ دیدی ہے ۔ اسے
اختیار ہے ۔ خود کسی سے نکاح کرلے ۔ میرا کوئی کسی قسم کا
دعوےٰ نہیں ہے ۔ عللہ بطور خرچ مدت عدت اس کے حوالے
کئے گئے ۔ یہ طلاق نامہ لکھ دیا ۔

مورخہ ۱۴ اگست سنہ ۹۳ء

گواہ شد ۔ قاضی نصیر الدین بقلم خود
گواہ شد ۔ عبد الرحیم بقلم خود [illegible]
العبد ۔ [illegible] بقلم خود

۱؎ شریعت اسلام میں متبنےٰ نہیں ہو سکتا ۔ ہندو صاحبان ایسے موقعہ پر متبنےٰ کر دیا کرتے ہیں ۔ مگر رواجاً مسلمانوں کے ہاں بھی جائز ہے ۔

بعدالت منشی محمد باقر صاحب بی۔ اے منصف درجہ اول

فیصلہ ثالثی

جواہر لال ولد ہیرا لال بنیا رہتک بنام جھنڈا ولد کھنڈا لال کھتری رہتک

مدعی مدعا علیہ

دعوے ولا پانے چھ سو روپے
بابت اصل منافع بابت
دوکان مشترکہ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں فریقین نے ہم منصفان اور سرپنچ کو فیصلہ کے واسطے ثالث مقرر کیا تھا۔ ہم نے فریقین کا ثبوت لیا۔ دوکان کے کاغذات دیکھے۔ مال موجودہ کا ملاحظہ کیا۔ اور بعد کامل تحقیق اور غور کے یہ فیصلہ دیا کہ جواہر لال کو جھنڈو لال چار سو روپیہ نقد ادا کرے۔ اور دوکان کا کل مال جھنڈو لال کے پاس رہے کل قرضہ جو دوکان کے ذمہ ہے وہ جھنڈو لال ادا کرے اور جو دوکان کو یافتنی ہے وہ بھی جھنڈو لال وصول کرے گا۔ لہذا یہ فیصلہ ثالثی لکھ دیا۔ کہ سند رہے۔

مورخہ $16 \frac{4}{1888}$

العبد
قاضی نوازش علی منصف
بقلم خود

العبد
کنہیا لال منصف
بقلم خود

العبد
محمد یٰسین سرپنچ بقلم خود۔

نوٹس

(بذریعہ ڈاک رجسٹری شدہ خط)

جناب شیخ کریم بخش صاحب!

آپ کے تمسک کے میعاد ختم ہوتے میں ایک مہینہ رہ گیا ہے۔ مگر آپ نے آجتک ایک کوڑی ادا نہیں کی۔ اسواسطے یہ نوٹس بھیجکر لکھا جاتا ہے کہ اگر تو آپ آج سے آٹھ دن کے اندر حساب بیباق کرکے اصل اور سود بیباق کر دیں ورنہ آٹھ دن کے بعد آپکے خلاف نالش کرادی جاویگی۔ اس وقت آپ خرچہ عدالت کے بعد ہمارے خرچ کے ذمے وار ہونگے۔ فقط ۲ ماہ۔ اپریل 1808ء

العبــــــــــد

جانکی داس ولد نرائن داس بنیا ساکنے کھرڑ

روبکار با جلاس[1] صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع انبالہ واقع ۱۰ اپریل 1895ء

چونکہ یہ ضروری ہے کہ ضلع ہذا میں کوئی مدرس غیر سند یافتہ نہ رہے۔ لہذا حکم ہوا کہ

روبکار ہذا بخدمت صاحب پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی جگادھری بھیجکر لکھا جائے۔ جملہ مدرسین ایم۔ بی سکول جگادھری کی ایک فہرست طیار کرائیے۔ اگر کوئی مدرس غیر سند یافتہ ہو۔ اس کے پنشن یا انعام کی بابت تجویز فرمائیے۔ فہرست مذکور صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ دہلی کی خدمت میں بھیجدی جائے[2]؛

دستخط۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر

---

[1] اکثر اجلاس لکھا جاتا ہے۔ مگر لغت کی رو سے غلط ہے۔ جلوس چاہیئے۔ لیکن چونکہ عالم اور عوام دونوں اجلاس لکھتے ہیں۔ اسلئے اردو میں صحیح ہوگیا۔ [2] اگر زیادہ معزز عہدہ دار ہو تو گزارش کی جائے یا اطلاع دی جائے لکھ دیتے ہیں؛ نور

ڈاکٹ

ہیڈ ماسٹر صاحب ایم بی سکول انبالہ شہر کی جانب سے صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ دہلی کی خدمت میں

نمبری ۱۱۲ مورخہ ۲۱ دسمبر سنہ ۱۸۹۷ء

سندات مدرسان سکول ہذا بروقت امتحان سالانہ صاحب انسپکٹر ساتھ لے گئے تھے مگر آجتک واپس نہیں آئیے۔ براہ کرم واپس مرحمت فرما جاویں۔

لچھمنداس ہیڈ ماسٹر ایم بی سکول انبالہ شہر

منشی صاحب دستخط

پروانہ

بنام تحصیلدار صاحب جگادھری

چونکہ ۲ فروری سنہ ۸۸ء کو آپ کے علاقہ میں چھپرہ پڑاؤ پر پلٹن گورکھا نمبری مقیم ہوگی۔ لہذا قلم ہے اسامان رسد یعنی پرال۔ دانہ۔ گھاس۔ آٹا لکڑی۔ انڈا۔ گوشت وغیرہ کا انتظام کر کے رپورٹ بھیجدیجئے ۔

المرقوم یکم فروری سنہ 1888ء

اطلاع نامہ

نیا درمل بنیا انبالہ مدعی بنام خدا بخش نمبردار انبالہ مدعا علیہ

دعوے دلا پانے لے بروئے تمسک

اطلاعنامہ بنام

نیا درمل مدعی

چونکہ مقدمہ ہذا میں بوجہ تشریف آوری نواب مستطاب لفٹنٹ گورنر بہادر بالقابہ عدالت کو تاریخ بدلنی پڑی بعد اطلاع دیجاتی ہے کہ بجائے ۱۰ اپریل سنہ ۹۹ء کے ۱۵ اپریل سنہ ۹۹ء مقرر ہوئی ہے۔ اس تاریخ پر حاضر عدالت ہوکر پیروی کرو۔ مورخہ ۸ اپریل سنہ 1899ء

مختلف رسیدیں

منکہ نظیر خاں ولد کریم خاں افغان ساکنے موضع بیبال تحصیل وضلع انبالہ کا ہوں جو ہم منے نے مبلغ چار سو روپے بابت آٹھ سو سولہ میں سیاہ سختہ بھوسہ صاحب کمسٹریٹ افسر چھاؤنی انبالہ سے وصول پائے۔ لہذا یہ چند کلمے بطریق رسید لکھدئے ہیں تاکہ سند رہیں اور وقت ضرورت کام آئیں۔ تحریر ۹ جون سنہ ۱۸۹۶ء

گواہ شد   العبد   گواہ شد

کرم چند بنیا درہندر   نظیر خاں مقر از مہر نشان انگشت   نرائن داس حمبردار بقلم خود

باعث تحریر آنکہ

مبلغ عہ بابت وظیفہ اکتوبر سنہ 1893ء جناب ہیڈ ماسٹر صاحب ایم بی سکول بوڑیہ سے وصول پائے۔ لہذا یہ رسید لکھدی تا سند رہے۔ معروضہ ۱۹ نومبر سنہ ۹۹ء

العبد

عبد الغفور خاں وظیفہ خوار طالب علم جماعت دوم مڈل بوڑیہ

مشفقی مہربان عبد الحکیم صاحب سوداگر بمبئی انبالہ

آداب! مبلغ صہ ۲۵ (پچیس روپے) مرسلہ آنجناب پہنچ گئے۔ یہ رقعہ بطور رسید ارسال خدمت ہے۔ یہ بھی واضح رائے شریف ہو کہ یہ پچیس روپے میں ایک مہینے تک ادا کر دوں گا۔ فقط محررہ مارچ سنہ ۹۹ء

بندہ نیاز نبی ہیڈ کونسٹبل انبالہ شہر محررہ نومبر سنہ ۹۹ء

میرے محسن لالہ پیارے لعل صاحب

تسلیم! مبلغ سولہ روپے کہ نصف جنکے آٹھ روپے ہوتے ہیں۔ مجھے آج گھر بھیجنے کے لئے درکار ہیں براہ کرم حامد ہذا کو دیدیں اور یہ رقعہ اپنے پاس رہنے دیں۔

مورخہ ۳ جنوری سنہ ۹۹ء   [محمد بخش مدرس پرائمری بلاسپور]

۱؎ بیس روپے سے زیادہ کی رسید پر ایک آنہ کا ٹکٹ لگانا پڑتا ہے اور ٹکٹ پر مقر دستخط کر دیتا ہے نور

بیباقی حساب کی رسید یعنی فارغ خطی

باعث تحریر آنکہ

جو ہم میں نے بیرہ یوم تک لالہ ہزاری مل صاحب کے مکان کی تعمیر پر بزمرہ معماراں کام کیا اور آج حساب کرکے میرے چھ روپے آٹھ آنے برآمد ہوئے ہیں وہ میں نے وصول پائے ۔ باقی وقتاً فوقتاً چلے لیتا رہا ہوں ۔ اب میرا کچھ باقی نہیں رہا ۔ لہذا یہ رسید لکھدی ہے کہ سند رہے ۔ ۲ مارچ ۹۶ء

گواہ شد   العبد   گواہ شد

نند رام بقال   حسینے بخش معمار نشان انگشت   کریم بخش شیخ بقلم خود

دہندہ   دست چپ ساکن انبالہ شہر

باعث تحریر آنکہ

ایک قطعہ سند امتحان پرائمری سکول ہیڈ ماسٹر صاحب ایم بی سکول پانی پت سے وصول پائی ۔ یہ رسید لکھدی ہے ۔ ۳ ۱/۱۲

درشنی ہنڈی

کرمفرمائے بندہ لالہ درگا پرشاد صاحب ساہوکار جگادھری

بعد رام رام کے واضح ہو کہ ایک قطعہ ہنڈی[1] درشنی مبلغ تین سو (۳۰۰) روپیہ کے آدھے جسکے ایک سو پچاس (۱۵۰) روپے ہوتے ہیں آپ پر کی گئی ہے ۔ یہاں امرتسر میں لالہ نہار چند دھرم چند ساہوکاران کے پاس روپیہ شاہ جوگ دیکھتے سارہ ہیں ۔ ۴ نومبر ۱۸۹۷ء

العبد

جانکی داس کرم چند ساہوکاران امرتسر

[1] ہنڈی ہنڈی کے کاغذ پر لکھتے ہیں جو ایک آنے کو آتا ہے یا ارکا ٹکٹ لگا دیتے ہیں

ہنڈی میعادی

مشفقی مولوی نور احمد صاحب مدرس انبالہ

بعد شوق ملاقات کے واضح ہو کہ ایک قطعہ ہنڈی مبلغ یکصد آٹھ روپیہ نصفی جن کے نصف چون روپے آپ کے اوپر کی گئی ہے۔ آپ لاہور میں پاس لالہ شاہ دیال گوردھن داس صاحب دو پیہ بعد تینتیس یوم شاہ جوگ دے دینا۔

دستخط گلاب سنگھ اینڈ سنز ۱۱ مارچ ۹۸ء

پشت پر یوں لکھ دیتے ہیں:-

مقام انبالہ بخدمت مولوی نور احمد صاحب مدرس گورنمنٹ سکول انبالہ

مبلغ یکصد آٹھ نصف جن کے چون روپے
۱۰۸/-

نوٹ - کبھی کبھی اپنے آپ پر بھی ہنڈی کر لیا کرتے ہیں:-

لالہ کرم چند ساہوکار انبالہ!

بندگی! ایک قطعہ ہنڈی تعدادی دو صد روپیہ جن کے نصف ایک سو روپے ہوتے ہیں ۶۳ دن کی اپنے اوپر کی گئی ہے۔ رکھی نبانہ میں لالہ نہال چند و ٹھاکر داس صاحب ساہوکار کے پاس - اب گذرنے

لہ گلاب سنگھ کے ہاں کی اصلی ہنڈی کی نقل ہے۔

میناد ۱۰ روپیہ شاہ جوگ شہر انبالہ میں دیدیجئے ؁
مورخہ ۵ رمئی ۱۸۹۶ء   العبد
رام چند ساہوکار انبالہ شہر بقلم خود
انبالہ - بنام رام چند ساہوکار انبالہ شہر
دس روپیہ نصفی پانچ

اطلاعیابی اطلاعنامہ

جانب سے

حکم حضور سے اطلاع پائی تاریخ مقررہ پر حاضر عدالت ہونگا - ۲ دسمبر ۱۸۹۶ء
العبد
پڑھنے والا نہ سکنے بہا پور نشان انگشت

وصول یابی سمن

جانب سے

ایک قطعہ سمن وصول پایا - ۲۵ اکتوبر ۱۸۹۶ء کو حاضر عدالت ہونگا ۲۲/۹/۹۶

گواہ شد   گواہ شد   العبد
سیتا رام نمبر دار از مہر   امر سنگھ نمبر دار از مہر   احمد بخش مدعا علیہ

اطلاعیابی گواہ و وصولی خوراک

جانب سے

ایک قطعہ سمن شہادت مع مبلغ عہ روپیہ خوراک وصول پایا - تاریخ پر حاضر عدالت ہونگا - معروضہ ۱۸ جنوری ۱۸۹۶ء

گواہ شد   العبد   گواہ شد
امر سنگھ نمبردار   کریم بخش نشان انگشت   اللہ دتہ نمبردار

عذر گواہ

جناب عالی

کمترین نے جالاب لے رکھا ہے۔ لہذا مجبور ہے عرض ہے کہ تاریخ تبدیل فرمائی جائے۔ تا کہ فدوی حاضر ہو سکے۔ ۶ فروری ۱۸۹۵ء

گواہ شد	العبد	گواہ شد
بشن سنگھ نمبر دار ازمہر	خیر الدین ممبر کمیٹی انبالہ	نہال چند گواہ نشان انگشت

رپورٹ چپراسی

جناب عالی!

مدعا علیہ دیہہ میں موجود نہیں۔ سمن نے اسکے مکان پر روبروئے گواہان ذیل کے چسپاں کر دیا ہے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
الہ بخش نمبر ولد	مادھو رام چپراسی دیوانی	محمد الدین ذیلدار

معروضہ ۱۵-۱ اپریل ۱۸۹۵ء (مہر) (مہر)

جناب عالی

مدعا علیہ کو ایک قطعہ سمن دیا گیا۔ اور اسکے وصولیابی کرائی گئی ہے۔ رپورٹ گزارش ہے۔

۱۵۔ جنوری ۱۸۹۵ء

العبد

جمال خاں چپراسی دیوانی

جنابعالی!

اشتہار نیلام مال مقروضہ پرچسپاں کرکے جھنڈا خاکروب سے
منادی کرائی گئی ۲۰ مارچ ۱۹۰۵ء

گواہ شد العبد گواہ شد

دھیان سنگھ ذیلدار ازمہر امیرالدین چپڑاسی ازمہر دھنا چوکیدار ازمہر

سپردی نامہ

احمد بخش ولد پیر بخش ڈگری کار بنام نجیب الدین ولد منیر علی مدیون
دعوے مبلغ للعہ

سنکہ کریم خاں ولد رحیم بخش نمبردار موضع بھوگ پور تحصیل چگادھری
کا ہوں۔ جو اُمقدمہ مندرجہ عنوان میں حسب تفصیل فہرست منسلکہ مال
نجیب الدین مدیون کا قرق ہو کر سپرد ہوا ہے۔ بدیں اقرار کرتا ہوں
کہ جب سرکار چاہیگی پیش کرونگا۔ یہ چند کلمے بطریق سپردنامہ
لکھ دیئے کہ سند رہیں اور وقت ضرورت کام آئیں ۔

15 $\frac{11}{96}$

گواہ شد العبد گواہ شد

سادھو بنیا ساکنہ کریم خاں نمبردار دیہہ دھومر
بھوگپور درہندر ازمہر نشان نمبردار دیہہ
انگشت ازمہر
دست چپ

مختار نامہ عام

انبالہ کا ہے

منکہ رسول خان ولد اکرام خان قوم پٹھان ساکن بوڑیہ تحصیل جگادھری ضلع جو امیرے اکثر مقدمات تحصیل و منصفی جگادھری و ضلع انبالہ و سہارنپور و کرنال و لاہور میں دائر رہتے ہیں اور اکثر معاملات عدالت سے متعلق پیش آتے ہیں - اور میں بذات خاص پیروی نہیں کرسکتا - اسلئے میں اپنی طرف سے اپنے ملازم حیدر علی ولد الطاف حسین سید ساکن جگادھری کو مختار عام مقرر کرکے اقرار کرتا ہوں کہ محضر نامبردہ ساختہ پرداختہ مثل ذات خاص کے منظور و قبول ہوگا اور نامبردہ کو اختیار ہے کہ اپنی طرف سے کوئی وکیل یا مختار مقرر کرے یا کوئی دعوے دائر کرے - سوال گذارے یا درخواست دے یا کسی مقدمہ مرجوعہ کا فیصلہ کرے یا ثالث مقرر کرے یا دست برداری دے - یا کوئی رقم وصول کرے یا میری طرف سے کوئی وثیقہ تصدیق کرائے یا کوئی دستاویز مدخولہ عدالت یا دفتر سے برآمد کرے - غرض سب قسم کا اختیار ہے - یہ چند کلمے بطریق مختار نامہ عام لکھدئے - کہ سند رہیں ؏

گواہ شد شیر علی نمبردار (مہر)

گواہ شد بنسی داس پٹواری (بقلم خود)

مورخہ ۱۴ اپریل ۱۸۹۳ء

العبد

رسول خاں بقلم خود نشان انگشت

لہ اس کی رجسٹری لازمی ہے اور ۵ کے کاغذ پر لکھا جائیگا - اور ہر نئے مقدمے میں اس کی نقل داخل کرنی پڑیگی ؏

مختار نامہ خاص[1]

دیر بخش ولد کرم علی ذات ارائیں موضع بلاسپور تحصیل جگادھری ضلع انبالہ مدعی — بنام نند لعل ولد کرم چند ذات اچارج بلاسپور مدعا علیہ

دعوے حق شفعہ سب بیگھہ خام اراضی

نمبر ۱۱/۷ خسرہ بندوبست حال

جناب عالی!

مقدمہ مندرجہ عنوان میں منشی رام چند وارکرم سنگھ ذات جٹ ساکن بوڑیہ کو اپنا مختار خاص مقرر کرکے اقرار کرتا ہوں - کہ ساختہ پرداختہ نامبردہ کا مثل ذات خاص منظور و قبول ہوگا - اور نامبردہ کو یہ بھی اختیار ہے کہ اپنی طرف سے کسی وکیل یا مختار کو پیروی مقدمہ کے لیئے مقرر کرے یا راضی نامہ کرے یا مقدمہ ثالثوں کے سپرد کرے یا کورٹ رقم وصولی کرے یا کوئی دستاویز میری طرف سے برآمد کرالے - یہ مختار نامہ لکھ دیا ہے کہ سند رہے ٭

معروضہ کم اپریل ۱۸۹۳ء

العبد

نند لعل ولد کرم چند مدعا علیہ
نشان انگشت چپ

گواہ شد نور الدین نقلم خود

[signature]

---

[1] عموماً ۸/ یا کبھی ۱۰/ کے کاغذ پر لکھا جاتا ہے ٭ نور

نمونہ عرض ارسال بابت لگان اراضی

عرض ارسال موضع کونا کسی تحصیل جگادھری ضلع انبالہ مدخلہ برآمدہ نمبردار

حصہ اول

۶	۵	۴	۳	۲	۱
میزان	پوست	بعد منہائی حصہ پٹواری	فیس داخل خارج	فیس پٹواری	مالی۔ نوکل ریٹ

حصہ دوم

۱۱	۱۰	۹	۸	۷
طلبانہ	تتمہ فیس پٹواری	تتمہ لوکل ریٹ	تتمہ مال	لوکل ریٹ مفروضہ

۱۴	۱۳	۱۲
اصل تقاوی بیج سہ	سوائے تقاوی ترقی حیثیت	اصل تقاوی حیثیت

۱۷	۱۶	۱۵
لوکل ریٹ خوش حیثیتی	خوش حیثیتی	آبیانہ نہر

۱۹	۱۸
میزان	فیس پٹواری خوش حیثیتی

میزان کل

دستخط پٹواری

یہ ضروری نہیں کہ یہ سب مدیں ہوں جتنی مدیں ہوں اتنی لکھ دینی چاہئیں اور کاغذات پٹواری سے روپے بھر دینے چاہئیں ؎

باب چہارم

فصل ۱

مختلف عرضیاں اور درخواستیں

غریب پرور سلامت

جنابعالی - فدوی بھوسہ کا بہت اچھا انتظام کرسکتا ہے۔ ایک ہزار من بھوسہ تو فدوی کے گھر کا ہے اور جسقدر درکار ہو فدوی آس پاس کے گاؤں سے بھوسہ یہ کمترین بہم پہنچا سکتا ہے۔ اسلئے عرضی ہذا گذران کر امیدوار ہوں کہ اگر ٹھیکہ بھوسے کا اس کمترین کو ٹھیکہ دیا جائے اور اقرارنامہ حسب ضابطہ فدوی دے سکتا ہے ؀

عرضی فدوی بھیکن خان نمبردار
موضع [illegible]
[illegible]
۶ جون ۱۸۹۶ء

جنابعالی

میرے گاؤں میں اکبر ولد نذر زمیندار کے ہاں ایک گائے بہت خوشرنگ کی ہے اور دس سیر پختہ دودھ ہر وقت میں دیتی ہے۔ تلے بچھیا ہے حضور نے چلتے وقت حکم دیا تھا کہ باولوگ کے واسطے کوئی گائے تلاش کرنا۔ اسلئے عرض کیا گیا ہے۔ اگر حضور حکم دیں تو کمترین اس

گاڑی کو خریدنے یا حضور خدا بخش خاں بہر کو بھیجدیں / وہ بھی پسند کرلے امید ہے لعہ ۹۰ کو طے ہو جائیگی - ایک ہفتہ تک فدوی اسے کٹیرا رکھیگا ؛

عرضی

معروضہ 3 جون سنہ ۹۹

افضل خاں سوار

غریب پرور سلامت

جنابعالی! اب حضور نئے رنگروٹ بھرتی فرمائینگے - امیدوار ہوں / کمترین کے دونوں بھائیوں قطب الدین خاں اور ہاشم علیخاں کی پرورش کا حضور کو خیال ہوگا - کمترین کے رخصت ابھی باقی ہے / اور نیز جو جو کام کرنے تھے وہ بھی پڑے رہے ہیں - اسلئے فدوی خود تو حاضر ہو نہیں سکتا درخواست ارسال حضور کرکے مستدعی ہے / میرے بھائیوں کو ضرور بھرتی فرمادیں اور یہ حضور کو معلوم ہے - گھوڑی فدوی کے گھر موجود ہے - حضور کو اپنا مربی سمجھ کر عرض کیا گیا - معروضہ ۱۷ جنوری سنہ 1893

قائم علی ولد حشمت علی قوم شیخ ساکنے شرقپور ضلع لاہور مستغیث

بنام تھو ولد فتو کیماں ورحیماں پسران تھو ذات گوجر ساکنے عالیوال مستغیث علیہ

زیر دفعہ 323 تعزیرات ہند

جنابعالی! فدوی حسب اجازت میونسپل کمیٹی اپنے مکان کے آگے چبوترہ بناتا تھا - کہ ملزم نمبر ۱ نے آکر بامداد ملزم نمبر ۲ و ۳ فدوی کو نہایت مارا اور دانت مستغیث کے ٹوٹ گئے - امیدوار ہوں / بعد تحقیقات ملزمان کو سزا قرار واقعی دیجاوے ؛

مورخہ ۶ ستمبر سنہ ۹۹

فصل ۔ ۲

غریب پرور سلامت!

جنابعالی! کوٹھی کچہری جو جدید بننیگی اور جس کا تخمینہ ۱۰۰۰ روپیہ کا ہے۔ اس کام کو فدوی حسب نقشہ بنا دیگا۔ اور ۵۰۰ روپیہ اس کام کے کرنے کے لئے حاضر ہے۔ نصف روپیہ سرکار سے پیشگی مرحمت فرمایا جائے نصف حسب ضابطہ بعد اختتام کام عطا فرمایا جائے۔ امیدوار ہوں ۸/ اقرارنامہ باضابطہ تصدیق کرائے جانے کے بعد یہ کام فدوی کو دیا جائے نقول سندات رکردگی ہمرشتہ درخواست ہذا ہیں۔ معروضہ ۹ مئی ۹۸ء

[illegible]

مستغیث اس ولد راجبداس قوم تبار بنام سعادت علی ولد ہاشم علی قوم ساکنے احمد پور تحصیل نرائن گڑھ ضلع انبالہ مدعی

ارائیں ساکنے علی پور تحصیل ضلع لاہور مدعا علیہ

دعوے دلاپانے مبلغ ۱۰۰ روپیہ
اصل و سود بروئے تمسک

جنابعالی! مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :۔

۱۔ مدعا علیہ نے مبلغ ۸ سو روپیہ کا تمسک بشرح سود ۸ روپیہ سیکڑہ ماہوار یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو بمقام علی پور لکھکر ایک سال میں ادا کرنیکا وعدہ کیا تھا۔

۲۔ آج باوجود گذرنے ۵ سال کے مدعا علیہ نے کچھ ادا نہیں کیا۔

۳۔ یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو ادائیگی روپیہ سے جواب دیدیا۔

۴۔ مدعی مستدعی ہے بار ڈگری مار اصل اور ۱۰۰ سود بحق مدعی بنام مدعا علیہ صادر فرمائی جائے۔ دوم یہ بھی حکم صادر فرمایا جاوے کہ تا تاریخ ڈگری سے

وصول روپیہ تک ایک روپیہ سینکڑہ ماہوار سود دیا کرے
تاحد علم مدعی کا مضمون عرضی ہذا صحیح ہے ۔ العبد
متھرا داس

تاحد علم ویقین میرے عرضی ہذا سے مراد سائل کی حاصل ہے
مضامین اسے سمجھا دئے گئے ۔ العبد
رام چند عرضی نویس (مہر)

بحضور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر انبالہ دام اقبالہٗ

جناب عالی

اس کمترین رعایائے سرکار دولتمدار نے ۱۸۹۸ء کی جنوری میں امتحان مڈل پاس کر لیا ہے۔ لیکن آگے تعلیم جاری رکھنے کی وسعت نہیں رکھتا۔ اس ضلع سے ایک وظیفہ ویٹرنری کالج لاہور میں ڈسٹرکٹ بورڈ میں دیا جاتا ہے براہ کرم وہ وظیفہ جو اس وقت خالی ہے فدوی کو مرحمت فرمایا جاوے تا علاج بیطاری کا کام سیکھ کر خدمت سرکار فیض مذکور بجالائے۔ معروضہ یکم اپریل ۱۸۹۹ء

عرضی کمترین سجاد حسین
ولد الطاف حسین
ساکن انبالہ شہر

غریب پرور سلامت

جناب عالی! اس کمترین نے مڈل کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ آگے پڑھنے کی طاقت نہیں۔ براہ بندہ نوازی کمترین کو اسامی محرری وغیرہ مرحمت فرمائی جاوے۔ اگر اس وقت کوئی اسامی خالی نہ ہو تو فدوی کا نام زمرہ امیدواران میں درج فرمایا جاوے اور دفتر میں کام کرنے کی اجازت بخشی جاوے۔ معروضہ ۱ ۶/۳ ۹

عرضی کمترین [illegible]

فصل ۳۔ خطوط
ہم جماعت کو

میرے مہربان لالہ جانکی سروپ صاحب!

اشتیاق ملاقات احاطۂ تحریر و بیان نہیں ہو سکتا۔ ناچار مطالب ہی سے مطلب رکھتا ہوں۔ جس وقت آپ تشریف لے گئے۔ مطالعہ کا مزہ لیا۔ کبھی پرمیشر گواہ ہے بہت ہی یاد آتے ہو۔ ایسے گئے کہ پھر خبر ہی نہیں لی۔ گویا کبھی واقفیت ہی نہ تھی۔ سچ ہے ؎

مسافر سے کرتا ہے کوئی بھی پریت ۔ شدہ ہے کہ جوگی ہوئے کس کے میت

مہینہ ہونے کو آیا خیریت علاوہ۔ بھائی جان! مہربانی فرما کر اپنی کل کیفیت لکھئے ہم جماعت کون کون ہیں؟ طالب علم کیسے شوقین ہیں؟ کوئی آپ کا ہم پلہ بھی ہے؟ رسالہ معیار الحساب اگر آپکے کام میں نہ ہو تو بھیج دیجئے لالہ جی کی خدمت فیضدرجت میں دست بستہ نمسکار عرض کر دینا۔ یہ بھی عرض کرنا کہ انکی تبدیلی کا نہایت افسوس ہے۔ کاش! ہم اور آپ اکٹھے مڈل پاس کر لیتے۔ مگر یہ بے مہر آسمان ایسا کہاں؟ جو دوستوں کو اکٹھا رہنے دے ؎

یہ دو دل کو یکجا بٹھاتا نہیں ۔ کسی کا ملاپ اس کو بھاتا نہیں

جو سوال آپ سے حل نہ ہو وہ یہاں بھیج دیا کیجئے اور جو بات میرے سمجھ میں نہیں آئیگی۔ اسکے لئے آپ کو تکلیف دونگا۔ اور اگر کوئی استاد اور عمدہ بات بتلائیں۔ اس سے مطلع فرمائیے۔ میں بھی آپ کو لکھا کرونگا میں سب طرح خوش ہوں۔ امید ہے کہ آپ بھی خوش و خورم ہوں گے جواب جلد عنایت فرمائیے ۔

۳ر جنوری ۱۸۹۶ء

راقم آپ کا داس
ٹھاکر داس متعلم جماعت سوم
مڈل سکول شاہ آباد

جواب

چلا یاں تک تپ غم میں دل غمناک سینے میں
اگر ڈھونڈھو کوڑ دل کو نہ پاؤ خاک سینے میں

دوست محبت اساس لالہ ٹھاکر داس صاحب!

تسلیم! نامہ لیاقت شمامہ پہنچا۔ اس مہجور کی آنکھوں کو نور دل کو سرور حاصل ہوا۔ لالہ صاحب خدا جانتا ہے ہر ایک پل آپ کا خیال رہتا ہے صبح ہی بستہ لے موجود ہونا اور اکثر مجھے سوتے ہوئے جگانا۔ آپ پڑھنا مجھ سے پڑھوانا۔ یہ ایسی باتیں نہیں جو میں بھول جاؤں۔ بھائی صاحب! آپ کا سا ہم جماعت ملنا بہت مشکل ہے۔

وہ جو لطف ہم پہ تھا بیشتر وہ کرم جو تھا میرے حال پر
مجھے سب ہے یاد ذرا ذرا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

مولوی صاحب جو فرمایا کرتے تھے کہ محب صادق کا ملنا بہت کٹھن ہے۔ سچ ہے۔ یہاں مڈل کی تیسری جماعت میں سات طالبعلم ہیں۔ خاصے محنتی ہیں۔ بھلا میں کیا ہوں؟ توبہ توبہ میری نسبت آپ کا حسن ظن مدت سے ہے۔ سچ ہے اکثر آدمی اپنی ذات پر خیال کرتا ہے جیسا کہ خود ہوتا ہے ویسا ہی دوسرے کو سمجھتا ہے۔ ورنہ میں آپ کو اپنے دائم معیار الحساب بذریعہ پیکٹ پوسٹ بھیجتا ہوں۔ وہ تو گوشے کشادہ رہیں۔ اسلئے کہ آنہ میں ۱۰ تولہ تک جا سکتا ہے۔ وصول ہو جاوے۔ تو اس ہدیہ سے عزت بخشیے۔ لالہ جی آپ کو

بہت بہت دعا کہتے ہیں - چچا جی کو میرا سلام نیاز پہنچا دیجئے -
تبادلہ خیالات اور تجربات کے بتلانے کی صلاح بہت مناسب ہے
میں اس پر ضرور عمل کرونگا - آپ نے یہ نہ لکھا کہ امتحان
مڈل کے لئے انبالہ کونسی تاریخ آئیگا ہمارے ماسٹر صاحب نے
تو منشی الہ بخش صاحب ناظر کا مکان تجویز کرلیا ہے فرماتے ہیں کہ
ہم تین دن پہلے انبالہ شہر جا ٹھیرینگے - تاکہ ضروری سامان آسانی
سے خرید لیا جاوے - آپ اپنے ارادہ اور قیامگاہ سے اطلاع دیجئے
اور یہ بھی لکھئے کہ آپ کب تشریف لائینگے ؟

کھرڑ ضلع انبالہ مکان شنکر لال ڈپٹی انسپکٹر
۱۰ - نومبر ۱۸۹۷ء

آپکا فرمانبردار
جوتی سروپ

لالہ صاحب مخدوم و مکرم بندہ زاد الطافکم !

بشارت نامہ لیاقت شمامہ پہنچکر باعث ہزار ہزار خرمی ہوا - صاحبزادے کی شادی مبارک ہو سرائر مبارکباد آپکی ہمت کہ آپ اپنا قول و فعل برابر کرنا چاہتے ہیں بھائی صاحب! آپ کا اپنا خیال بہت ٹھیک ہے بیشک آپ کو نمونہ بنکر دکھلانا چاہئے - اگر آپ ایسے سرکردہ ان رسومات کی بیخکنی نہ کرینگے تو پھر کون کریگا ؟ وہ گئی دنیا کے لوگ ان کا کچھ خیال نہ کرنا چاہئے جو خدا کے نزدیک اچھا ہو اور جسے اپنی عقل سلیم تسلیم کرے اگر اُنکے سمدھی[1] صاحب بڑے لائق آدمی ہیں آپ ان کی طرف سے اطمینان رکھئے اور اگر وہ گمراہ ہوں تو ہمیں اُنکے ساتھ نہ ہونا چاہئے ہیں آٹھ روز میں خدمت شریف میں پہنچ جاؤنگا - یہ آپکا حسن ظن جو مجھے اس قابل سمجھتے ہوا ہیں کسی کے خیالات کی اصلاح کر دوں آپ اپنے ارادے میں مستقل رہئے - اور اگر نام آوری کا خیال ہے

[1] اصل میں سم بندھی تھا ۔ م

تو سچی نیکی میں بڑی نامداری ہے۔ جس قدر روپیہ ڈوم ڈھاڑیوں کے دستبرد سے بچے۔ علیگڈھ کالج میں بھیجدینا کہ ثواب بھی پاؤ۔ اور نام بھی ہو۔ زیادہ اشتیاق ملاقات کے سوا اور کیا عرض کروں۔
معروضہ ۱۷ ستمبر ۹۹ء

راقم الحروف جے نرائن از کالپی

خان مہربان سلامت رہیں!
کیا لکھوں قلم پکڑا نہیں جاتا۔ انگلیاں ٹھٹھر گئیں۔ انگوٹھا اکڑ گیا انگیٹھی بھی سامنے ہے۔ مگر لکھا نہیں جاتا۔ ایک حرف لکھتا ہوں۔ دو دفعہ ہاتھ سینکتا ہوں۔ سورج نے ایسی سرد مہری اختیار کی ہے کہ چار روز سے صورت نہیں دکھلائی۔ تمام شہر خطہ زمہریر ہو گیا انشا کے شعر کا نقشہ جم رہا ہے۔
اس قدر سردی پڑی ہر اک شارہ جم گیا۔ کاسۂ چرخ بریں سارے کا سارا جم گیا
اب کے تو ہمارے شہر کی سردی نے کشمیر کی سردی کا بازار بھی سرد کر دیا ہے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ کل ۳۰ جنوری ۱۹۰۵ء کی رات کو یخ جم گیا۔ شاہ جی کے تالاب۔ سعادت علیخاں کی نہر کا پانی صبح کو بلور معلوم ہوتا تھا۔ رات کو مٹکے بالٹیاں۔ بدھنیاں سب جم گئیں۔ الٰہی توبہ! سخت ہوا چلتی ہے۔ بندگان خدا بہت تکلیف میں ہیں خدائے کریم رحم کرے۔ خدا کیواسطے مقدمہ نہ چھیڑ دینا۔ جس طرح ہو اسامی سے فیصلہ کر لیجیئے میرے نزدیک تو نصف پر بھی قناعت کر جائے تو بہتر ہے۔ اول اگر ڈگری بھی ہو جائے تو بعد وضع خرچ نصف بھی نہیں ملتا۔ پھر مقدمہ کی ذلت گواہوں اور اہلکاروں کی خوشامدیں۔ رشوت اور نذرانہ۔ سفر لعدو سردی کی تکلیف خدا کی پناہ! والسلام۔ ۳۱ جنوری ۱۹۰۵ء

بندہ خلیل احمد دہلی۔ کوچہ پنڈت

غریب پرور سلامت!

جناب کے حضور کے والد ماجد جناب اے ڈائس صاحب بہادر متوفی سابق کلکٹر سہارنپور کے باموہبت میں اس خاکسار ذرہ بےمقدار کے جد امجد شیخ عبد اللطیف جمعدار تحصیل ۱۸۵۷ء میں جبکہ لورسہ فوج نے علم بغاوت بلند کیا۔ تعینات تھے اور حضور بنفس نفیس اس وقت دس سال کے عمر کے ہونہار بااقبال بچے تھے۔ ۵ مئی ۱۸۵۷ء کو ۵ بجے شام کے باغیوں کا بنگلے کو گھیرنا اور دادا صاحب کا ایک قلیل جماعت بقدر چپڑاسیوں اور برقندازوں کے ساتھ باغیوں کا مقابلہ کرنا اور بازو پر زخم شدید کھاتا مگر ان لوگوں کو بھگا دینا یہ سب باتیں اس عالیجاہ کو یاد ہوں گی۔ کیونکہ آں والا جاہ اسوقت مع والدہ صاحبہ معظمہ مکرمہ اعز بڑی میم صاحبہ بنگلہ میں صاحب ممدوح الشان کے پاس موجود تھیں اور اس قسم کے صد ہا خدمتیں اس جو دادا صاحب مرحوم مغفور نے کی تھیں اور اخیر غدر تک میدان نمک حلالی میں ثابت قدم رہ کر جو جو کار ہائے نمایاں ان سے صادر ہوئے وہ ان خداوند نعمت اور خصوصاً بڑی میم صاحبہ کو سب یاد ہوں گے اس میں شک نہیں۔ دادا صاحب کے گورنمنٹ نے بڑی صاحب سفارش سے پوری قدر کی۔ دس ہزار روپے نقد انعام مرحمت فرمائے ۱۲۰ ماہوار تا حین حیات پنشن مقرر فرمائے اور دادا صاحب مرحوم و مغفور کو تحصیل کا جمعدار مقرر فرمایا۔ عالیجاہا! والد صاحب قبلہ کا عرصہ تین سال کا ہوا ہے پہلے انتقال ہو گیا تھا۔ آج ایک ہفتہ گزرا دادا صاحب عبد اللطیف صاحب نے بھی اس جہان فانی میں بزمگاہ جاودانی کو رحلت فرمائی پنشن چونکہ میعادی تھی۔ بند ہو گئی۔ جو روپیہ سرکار دولتمدار سے نقد عنایت ہوا وہ پہلے ہی شادیوں اور مکان کے تعمیر پر صرف ہو گیا تھا۔ اب بہ نمک پرور

با اخلاص معہ والدہ صاحبہ محترمہ اور چھوٹے بھائیوں اور جنابِ جدہ صاحبہ
معظمہ کے نان شبینہ کو بھی محتاج اور سوائے حضور کے ذات والا شان
کے اور کوئی وسیلہ اور ذریعہ نہیں ـ لہذا نہایت ادب و عجز سے
گذارش ہے اگر ہندوستان خاصکر پنجاب میں کسی صاحب کے نام جنکی
حضور سے واقفیت یا موانست یا تعلق یا رشتہ داری ہو فدوی
کیلئے سفارشی چٹھی تحریر فرمائیں ایک چٹھی تو اس کمترین کے مخلصان
کے پاس ارسال فرمائیں ـ تا اگر یہ ناچیز لب نان تک پہنچکر حضور کے
جان و مال کا دعا گو رہے آفتاب دولت و اقبال تابان رہے ۔
۲ ـ جنوری ۹۵ء

عرضی
فدوی الٰہی بخش بن شیخ نبی بخش
جمعدار مرحوم ـ آباد شہر
محلہ پتا بانس

فصل ۴

ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات

فضل العلمائے جناب مولوی بدر الاسلام صاحب دام ظلکم!
تسلیمات معتقدانہ کے بعد عرض پرداز خدمت عالی ہوں اگر یہاں ایزد
ذوالجلال کی عنایت سے سب طرح خیریت ہے اور جناب کے عنصر لطیف و
جسم لطیف کی صحت اور تندرستی کا علی الدوام خواہاں رہتا ہوں ـ آج حسن

اتفاق سے فرد بمقدار نے جناب کے مصنفہ کتاب جوبلی نامہ دیکھا واقعی کتاب کیا کتاب ہی ہے اصل یہ ہے کہ حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند خلد اللہ ملکہا کی شان والا شان میں جو کچھ مدحت سرائی کیجاوے سو تھوڑی ہے۔ ان کی ذات والا صفات میں اس قادر مطلق اور واہب برحق نے ایسے ہی اوصاف رکھے ہیں۔ اب وہ اللہ کے فضل سے چالیس کروڑ بندگان خدا کی مالک ہیں۔ بایہ کہئے کہ دنیا بھر کے چوتھا ئے کے دسیوں کی شہنشاہ ہیں اور قانون کی پابند ہیں تاریخ عالم کے کسی صفحہ پر کوئی شد ایسی نہیں کہ ایک تابع قانون بادشاہ کی سلطنت ایسی فراغ ہوئی ہو۔ اب تو ان کو انصاف اور رحم کرنا ضروریات سے ہے۔ لیکن تاریخ میں ایک عجیب وغریب حکایت لکھی ہے

حکایت۔ ایک ہونہار نیک سیرت لڑکی نے اپنے ولی سے ایک روپیہ لیا۔ اور دل بہلانے کے لئے بازار سے کھلونے بھی خرید لئے نہایت فرحت اور انبساط کے ساتھ واپس آرہی تھی کہ ایک محتاج نظر پڑا بھوک کے مارے بیتاب گرا پڑا تھا۔ مگر کون سنتا ہے فغان درویش؟ لیکن ہاں وہ لوگ جنہیں اللہ جلشانہ نے چشم بینا دل عطا کیا ہے۔ خردسال بچے نے اپنے دل میں کہا کہ میں کھلونوں سے کھیلوں اور ایک خدا کا بندہ بھوکا مرے۔ گھبرائی ہوئی دوکاندار کے پاس آئی۔ کھلونے پھیر دئے روپیہ لے کر اس بیکس کو دے دیا۔ آپ جانتے ہیں وہ کون مخدومہ معظمہ لڑکی تھیں یہی تو تھیں ہماری حاکم مہربان شہنشاہ گیتی ستان والیہ گیاں ملکۂ زمان حضور ملکہ معظمہ وکٹوریا قیصرہ ہندوستان ملکہ انگلستان جنکے تخت نشینی کو ماشاء اللہ آج ساٹھ سال ہو گئے۔ خدا نے ڈائمنڈ جوبلی دکھلائی۔ یہ حضور کے انصاف ہی کی برکت ہے۔ جو اتنی سلطنت پائی۔ جس پر آفتاب عالمتاب غروب ہی نہیں ہوتا۔ غالباً یہ حضور کی رحمدلی ہی کا صلہ ہے ؛

لکھا ہے جب شہنشاہ جہاں شاہ جہانگیر کا انتقال ہوا تو شاہی ہرکارہ ایک اشرفی فی کوس اجرت لیکر بیس دن کے مقتضر ہونے پر حیدر آباد پہنچا تھا جس پر اسے بہت انعام و اکرام ملے تھے ۔

جس وقت ہماری سرکار ذو الاقتدار نے اولاً کلکتہ سے بمبئی تک ڈاک کا انتظام کیا تو چٹھی کا محصول ایک روپیہ تولہ ٹھیرا تھا۔ اور بہت ہی دلپذیر تصور کیا جاتا تھا۔ اللہ اکبر! اب ایک ٹکے کا کارڈ بمبئی اور پشاور جہاں چاہو جاتا ہے۔ تقریباً چالیس کروڑ چٹھیاں ہندوستان کے ڈاک خانوں کے ذریعے سے سالانہ پہنچائی جاتی ہیں ۔

جزائر انگلستان کی آبادی حضرت ملکہ کے زمانے میں ڈیڑھ گنی ہو گئی اور قلمرو کے رقبہ میں ۲۷۵۰ مربع میل زیادہ ہوئے سلطنت کینیڈا کی آبادی پانچ گنی ہو گئی ہے ۱۸۳۷ء میں برٹش انڈیا کا رقبہ پانچ لاکھ ساٹھ ہزار مربع میل تھا۔ اب دس لاکھ اکسٹھ ہزار مربع میل ہے۔ آبادی ایک کروڑ تھی۔ اب تیس کروڑ ہے ۱۸۴۷ء میں خاص ہند کی تجارت انیس کروڑ روپے کی تھی۔ مگر ۱۸۹۴ء میں دو ارب روپے کی ہے۔ اسی طرح اگر موجودہ ہندوستان کا انگریزی سلطنت کے آنے سے پہلے کی حکومت سے مقابلہ کیا جائے تو زمین و آسمان کا فرق ہے۔ نہ سڑک تھی نہ ریل تھی قدم قدم پر بدمعاش دست انداز کرتے تھے۔ ایک بچہ ہزار روپیہ لے کر ہمالہ کی جڑ سے راس کماری تک پیدل چلے کسی کی مجال نہیں جو آنکھ اٹھاوے۔ یا یوں کہے کہ تیرے منہ میں کے دانت ہیں؟ جان کی حفاظت مذہب کی آزادی جو اس راج میں ہے شاید کبھی نصیب ہوئی ہو ۔

عریضہ نیاز احمد حسن احمد از مقام شرقپور
المرقوم ۱۵۔ نومبر ۱۸۹۷ء

تتمہ نمبر ۱

القاب و آداب

پیر یا گرو کو	پیر روشن ضمیر حضرت شاہ صاحب دام فیوضکم! بجا آوری مراتب عقیدت کے بعد عرض ہے ؛
"	دھرم مورت گیان صورت گرو مہاراج ڈنڈوت[1]!
اُستاد	اُستادی مخدومی جناب مولوی صاحب مدظلکم! بعد ادائے آداب شاگردانہ عرض رساں ہوں ؛
"	شکل گن ندھیان جناب پنڈت جی صاحب! پرنام - آپ کا بڑا ادھین سیوک رام چیرا پرارتھنا کرتا ہے ؛
باپ کو	قبلہ وکعبہ من دام ظلکم! تسلیمات فرزندانہ و غلامانہ بجا لا کر ملتمس ہوں
"	سری مہاراج پتا جی کو مجھ پتر رام نرائن کی بہت کرکے پاؤں[2] پرنام ؛
دادا کو	دادا صاحب مکرم معظم مطاع ومحترم مدظلہ العالی! کورنش خادمانہ کے بعد نہایت ادب سے عرض پرداز ہوں ؛

[1] نام [2] پاؤں پرنام - پرنام - نمسکار - نمستے یہ لفظ صرف ہندو صاحبان کے لئے ہیں - ان کے معنی ہیں - سجدہ - جھکنا - اہل اسلام کے یہاں یہ جائز نہیں ؛

نانا کو	جناب نانا صاحب مخدوم و مکرم بندہ دام اقبالہٗ آداب نیاز فرزندانہ کے بعد گزارش ہے ۔ نانا جی مہاراج پرمیشر پرماتما آپ کو ہمیشہ سلامت رکھے ۔ نمسکار !
چچا کو	چچا صاحب قبلہ دام عنایتکم ! آداب بصد نیاز ۔ پرم دیال چچا جی صاحب ! آداب
تایا کو	تایا صاحب قبلہ و کعبۂ من مدظلکم ! ادائے آداب تسلیمات کے بعد عرض ہے ۔ تاؤ جی مہاراج کی خدمت میں بندہ کی طرف سے آداب پہنچے ! حال یہ ہے ۔
ماموں کو	جناب ماموں صاحب مکرم معظم سلامت ! تسلیم فدویانہ کے عرض ہے ۔
بڑا بھائی بڑا سالا بڑا بہنوئی کوئی رشتے میں بڑا ایسا رشتہ دار	بھائی صاحب معدن الطاف سلامت ! السلام علیکم ۔ مزاج والا ؟ میرے بڑے بھائی جی صاحب سلامت ! نمسکار ! بھائی جی کرپا ساگر ۔ نمستے ؟
خاوند کو	کنبے کی پناہ ہمیشہ سلامت رہیے ! اشتیاق ملاقات اتنا ہے کہ بیان نہیں ہو سکتا ۔ ناچار ۔ مطلب عرض ہے ۔
"	
والدہ کو	والدہ صاحبہ ۔ مخدومہ مکرمہ دام مجدہا !

یا اُستاد کی بیوی	غلامانہ کورنش کے بعد نہایت ادب سے عرض ہے ماتا جی اس ادھین کی طرف سے بہت ادب کے ساتھ پاؤں چھونا[۱] عرض حال یہ ہے ؎
	دادی صاحبہ معظمہ مکرمہ مدّظلہا! تسلیمات خادمانہ کے بعد عرض ہے ؎ دادی جی کے چرنوں میں سیس[۲] نوا کر پرار تھنا ہے ؎
نانی کو	نانی صاحبہ محسنہ مکرمہ مدّظلہا! آداب و تسلیمات کے بعد معروض خدمت ہے نانی جی کی خدمت میں بندہ کر پا رام کی طرف سے بہت بہت نمسکار کے عرض ہے ؎
پھپھی کو	پھپھی صاحبہ مخدومہ مکرمہ سلامت ؎ تسلیم و تعظیم کے بعد گزارش ہے ؎ پھوپھی جی کی خدمت میں آداب کے بعد عرض ہے
خالہ کو	خالہ صاحبہ معظمہ مکرمہ سلامت ؎ سلام و نیاز کے بعد عرض ہے ؎ ماؤسی جی کو مجھ بھانجے کی طرف سے بہت پاؤں پڑنا
ممانی کو	ممانی صاحبہ کرم فرمائے خرداں سلامت ما آداب کے بعد عرض ہے ممانی جی آپ کا سایہ ہمارے سر پر سدا رہے!

[۱] یہ الفاظ مسلمان بچوں کو نہ یاد کرنے چاہئیں نہ لکھنے چاہئیں ؎ نور

[۲] اسی طرح نانی جی وغیرہ کے لفظ بدل کر یہی القاب لکھ دو ؎ نور

بڑی بہن کو

ہمشیرہ صاحبہ مخدومہ مکرمہ بندہ سلامت !
آداب نیاز کے بعد عرض ہے ؎
بڑی بہن کے چرنوں میں ہاتھ لگا کر عرض ہے ؎

بڑی سالی اور بڑے سالے کی بیوی کو۔

خواہر من سلامت !
سلام نیاز کے بعد عرض ہے ؎
بہن جی کو پرنام

چھوٹوں کے القاب و آداب

بیٹا پوتا نواسا

(۱) برخوردار نور چشم راحت جان طول عمرہٗ !
(۲) لخت جگر سلمہ اللہ تعالےٰ !
بعد دعاے درازی عمر مطالعہ کریں ؎

"

میرے پیارے بیٹے پرمیشر پرماتما تم کو سلامت رکھے ؎

"

ہونہار پودے مکھن لال جی کو معلوم ہو کہ

چھوٹا بھائی یا چھوٹا سالا اور بہنوئی

برادر عزیز وافر تمیز سلامت !
دعائے ترقئے مدارج کے بعد معلوم ہو ؎
پیارے بہنوئی رام چندر کو کرم چندر کی طرف سے پرتیت ہو ؎

چھوٹا بھتیجا بھانجا

برخوردار سعادت اطوار سلامت !
دُعا کے بعد مطالعہ کریں !

شاگرد

تلمیذ باتمیز من سلامت !
شاگرد رشید ہنر زاد قدرہٗ !
دعاے ترقئے علم و تعلم کے بعد واضح ہو ؎

مرید یا چیلا	برادر دینی محب یقینی زاد شوقکم! السّلام علیکم سرآمدۂ سعادتمندانِ با اخلاص دعاے ترقیِ مراتب سلوک کے بعد معلوم ہو ؛ میرے دھرم کے پوتر رکھی کیش جی معلوم کریں

زنانہ القاب و آداب

بیٹی	برخورداری نورچشمی زاد عمرہا ؛ دعاے دِل کے بعد معلوم ہو ؛
پوتی اور نواسی	راحت جان بی بی صغرا خانم سلامت! ادعیۂ واقیہ کے بعد معلوم ہو ؛
چھوٹی بہن سالی یا چھوٹے سالے کی بیوی کو	ہمشیرہ عزیزہ زاد عمرہا ؛ دعاے ترقیٔ عمر و صحت کے بعد واضح ہو کہ
بیوی کو	محرم راز مونس غمگسار سلامت یا اہلخانہ یا تمیز سلامت شوق ملاقات محبت آیات کے بعد واضح ہو کہ ؛
زنانہ اہل حرفہ وغیرہ	مکرمہ من! ما وجب کے بعد واضح ہو کہ ؛

برابر والوں کو

دوست کو	مشفق مہربان کرمفرمائے دوستان زاد عنایتکم! اشتیاق ملاقات کے بعد واضح رائے شریف ہو میرے مترا رام رام!

؎ یہ الفاظ قاعدہ اور لغت کی رو سے زنانوں کے لئے مخصوص نہیں مگر ہندوستان کے نشیوں کا عرصہ سے رواج ہے۔ کہ زنانوں کو لکھتے ہیں ان میں یاے تانیث نہیں بلکہ یائے متکلم ہے ؛ نور

دوست کو	مکرم بندہ شیخ صاحب زاد عنایتہ ؛
لالہ	لالہ صاحب مخزن جود سلامت !
راؤ	رائے صاحب عنایت فرمائے بندہ !
میرزا۔ میر[1]	مرزا صاحب کرمفرمائے بندہ ! میر صاحب ! مشفق بندہ !
	پنڈت جی صاحب ! رائے[2] صاحب ! منشی صاحب مخلص من ۔ میاں صاحب ! سلام نیاز کے بعد عرض ہے ۔ بعد شوق مافوق عرض یہ ہے ؛
	ذات یا قوم کا لفظ معہ صاحب لکھ کر آگے کوئی فقرہ مثلاً مہربان من ! یا نوازش فرمائے دوستان وغیرہ لکھ دیتے ہیں ۔ القاب ہو جاتا ہے ؛
حکیم یا ڈاکٹر	حکیم صاحب معدن حکمت مخزن شرافت زاد عنایتہم بجا آوری مراتب عقیدت کے بعد عرض ہے ؛
ماسٹر	ماسٹر صاحب علم و ہنر کی کان لیاقت اور علمیت کی جان سلامت !
مرزا میر	خان صاحب مہربان من ! چودھری صاحب ! مکرم بندہ !

[1] اوّل سید پھر گندھی پھر ڈوم ۔ بعضے ڈوم کو میر جی کہتے ہیں ؛ نور

[2] بعض جگہ کالستھ کو لالہ اور بعض جگہ رائے کہتے ہیں ؛ نور

تتمہ نمبر ۲

مستند شعرا کے اشعار جو حصول مطالب کے لئے رقعات کے عنوان یا تن ہیں درج کرنے کو کار آمد ہونگے - ان کو زبانی یاد کر لو ؂

شکایت مکتوب الیہ وغیرہ

بس سمندر ! دیکھ لی ہم نے تیری دریا دلی
تشنہ لب رکھا صدف کو. بوند پانی کی نہ دی
لے کے ہیں اوڑھوں لپیٹوں یا بچھاؤں کیا کروں
روکھی پھیکی ایسی سوکھی مہربانی آپ کی ؟
یارب وہ نہ سمجھے ہیں نہ سمجھینگے مری بات
دے اور دل اُن کو جو نہ دے مجھ کو زباں اور
رہی نہ طاقت گفتار اور اگر ہو بھی
تو کس امید پہ کہئے کہ آرزو کیا ہے ؟
گزرتی ہے جو دِل پہ مبتلا کے مبتلا جانے
جو ہووے درد وہ دردِ دلِ بیمار کیا جانے
مہر کی تجھ سے توقع تھی ستمگر نکلا
موم سمجھے تھے تیرے دل کو سو پتھر نکلا
ہم نے مانا کہ تغافل نہ کروگے لیکن
خاک ہو جائینگے ہم تم کو خبر ہونے تک
سنبھالو اک ذرا اپنی زبان کو
ہمارے منہ میں بھی آخر زبان ہے

ہم بھی تسلیم کی خو ڈالیں گے بے نیازی تری عادت ہی سہی
رقعے کا جواب کیوں نہ بھیجا تم نے صاحب حرکت یہ کی ہے بیجا تم نے
ہر ایک بات پہ کہتے ہو کہ تم کو کیا ہے تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے
بھوک گئے بھوجن ملے جاڑے گئے قبائے
کھیت چلے پانی پڑے نبنوں دیو بہائے
کہوں جو حال تو کہتے ہو مدعا کہئے
تمہیں کہو کہ جو تم یوں کہو تو کیا کہئے
ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں کاش پوچھو کہ ماجرا کیا ہے
قرینوں سے نہ رکھ امید بہبودی کی اے جرأت
نکالا ہے کہیں خار کف پا؟ ناخن پا نے
میرے زخموں پہ نمک چھڑکا جگہ پانی کی
اب بھی قاتل نہ ہوا تیرا کلیجہ ٹھنڈا
تجھ سا ممدوح اور مجھ سا مدح گو
قہر ہے جس پر پریشان اس قدر
ع ذرا سی بات میں رنجیدہ ہو گئے صاحب

بے قدری

تو نے کچھ قدر میرے آہ نہ جانی افسوس
قدر دانی سے کوئی بات نہ مانی افسوس
ع کوئی سنتا ہی نہیں میری کہانی افسوس

دنیا کی بے وفائی اور بے ثباتی۔عبرت

دنیا یہ عجب سرائے فانی دیکھی ہر چیز یہاں کی آنی جانی دیکھی
آکر جو نہ جائے وہ بڑھاپا دیکھا جاکر جو نہ آئے وہ جوانی دیکھی

عدم سے زندگی لائی تھی پھسلا کہ دنیا ہے جگہ سیر و فضا کی
جنازہ دیکھتے ہی دل یہ بولا [1] دغا کی رے دغا کی رے دغا کی

یہ چمن [2] یوں ہی رہیگا اور ہزاروں جانور
اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اڑ جائیں گے
کہ انسان کو ہے لازم کس حقیقت پر بھلا
بعد مرنے کے پھریگا اک جہاں بالائے سر۔

قطعہ

چمن کے تخت پر جس دم شہ گل کا تجمل تھا
ہزاروں بلبلوں کی فوج تھی اور شور تھا غل تھا
خزاں [3] کے دن جو دیکھا کچھ نہ تھا جز خار گلشن میں
بتاتا باغباں رو رو یہاں غنچہ یہاں گل تھا

چھوڑ جا دنیا میں اے منعم کچھ اپنا تو نشاں
یا سرا یا چاہ یا مسجد بنا یا پل بنا

بلبل تیری تلاش میں صیاد ہے مدام
بیٹھی ہے کیا چمن میں تو گل سے لگائے دل

نوشیرواں کے در پہ تھا لکھا باآب زر
اس منزل غریب کے ساکن کہاں گئے؟

کسی کا کندہ نگینہ پہ نام ہوتا ہے
کسی کی عمر کا لبریز جام ہوتا ہے
عجب سرا ہے یہ دنیا کہ جس میں شام و سحر
کسی کا کوچ کسی کا مقام ہوتا ہے

---

[1] بقول بعض دغا کی رے ارے ظالم دغا کی ۔ [2] بعضے کہتے ہیں "یہ چمن یوں ہی رہیگا باغباں اور جانور"۔ [3] خزاں بالفتح خا ہے کسرۂ خا غلط ہے۔ یعنی زیر نہیں۔ نور

عجب ناداں ہیں وہ جن کو ہے عجب تاج سلطانی
فلک بال ہما کو پل میں سونپے ہے مگس رانی
نہیں معلوم اس نے خاک میں کیا کیا ملایا ہے
کہ چشم نقش پا سے تا عدم نکلی نہ حیرانی
غافل! تجھے کیا خواہش دنیائے دنی ہے
پیوند اسی خاک کا درویش و غنی ہے
جو قاقم و سنجاب پہنتے تھے ہمیشہ
سوتے ہیں نہ خاک گلے میں کفنی ہے
یہ عشرت و عیش و کامرانی کب تک عشرت بھی سہی تو پھر جوانی کب تک
گو یہ بھی ہو قیام دولت ہے محال دولت بھی ہوئی تو زندگانی کب تک

استدعا

قطع کیجئے نہ تعلق ہم سے کچھ نہیں تو عداوت ہی سہی
آؤ نہ آؤ پاس بیٹھو نہ بیٹھئے ہونا مگر غریب پہ دل سے خفا نہیں

شکایت زمانہ و آسمان ۔ بدقسمتی اور یاس وحرمان و حسرت و مصیبت ۔ عجز و تمنّا

اب لبوں تک بھی نہیں آتا کبھی الفت کا نام
اگلے مکتوبوں میں کچھ رسم کتابت ہو تو ہو
لاکھ بار ڈبکی لگی جو ہوتی لگو نہ بات
ساگر[1] کو کیا دوش ہے ہین[2] ہمارے بھاگ

---

[1] سمندر ۔ [2] کمزور ۔ عاجز ۔ ہین کے آخر میں نون ہندی لیپی ڑاں موقوف ہے ۔ اس کے وسط میں ہائے معروف ہے ۔ نور

قسمت سے ہی لاچار ہوں اے ذوق ! وگرنہ
ہر فن میں ہوں میں طاق مجھے کیا نہیں آتا
غالب تمہیں کہو کہ ملیگا جواب کیا مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے
تم جانو تم کو غیر سے رسم و راہ ہو مجھ کو جو پوچھتے رہو تو کیا گناہ ہو
کیا پوچھتے ہو ہمدم ! اس جسم ناتواں کی
رگ رگ میں نیشِ غم ہے کہئے کہاں کہاں کی
نہ سامان ان کے رہنے کا نہ کچھ اُمید طالع سے
دلِ بیتاب کو کس منہ سے کہئے تو تحمل کر
کوئی امید بر نہیں آتی کوئی صورت نظر نہیں آتی
ہو چکیں غالب بلائیں سب تمام اِک مرگ ناگہانی اور ہے
لوگوں کو ہے خورشید جہانتاب کا دھوکا
ہر روز دکھاتا ہوں میں اک داغِ نہاں اور
منحصر مرنے پہ ہو جس کی امید نا امیدی اس کی دیکھا چاہئے

قطعہ

جلایا گھر عدو کا اور نہ کاخِ آسمان پھونکا
ہمیں کو چپکے چپکے تو نے اے سوز نہاں پھونکا
پڑی محفل میں ہل چل اٹھ چلو یہ کیا قیامت ہے
یہ کیسا صور تو نے نالۂ آتش فشاں پھونکا
ستم دیکھو تو فصل گل میں صیادوں نے بلبل کے
کسی کے پر جلائے اور کسی کا آشیاں پھونکا
جا کے گلزار سے صیاد پھر آیا اُلٹا
کیا نصیبہ ہے ترا بلبل شیدا اُلٹا
یہ حسرت رہ گئی کس کس مزے سے زندگی کرتے

اگر ہوتا چمن اپنا گل اپنا باغباں اپنا
مرمٹا جان گئی رنج اسیری کے سے
پائے بلبل نے یہ پھل جامئے گلشن بن کر
نسیم دہلوی اب ناتوانی سے یہ عالم ہے
کوئی ہم کو اٹھاتا ہے کوئی ہم کو بٹھاتا ہے
منقار سے ہزار مشقت سے پر کھلے
یارب نہ یہ خبر میرے صیاد پر کھلے
ع زمین سخت ہے آسمان دور ہے ع دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہوگیا
ع خاک اڑانے لگے جب کر چلے برباد مجھے
حسرت پہ اس مسافر بے کس پہ رونیے
رووے جو بیٹھ کر سر منزل کے سامنے
وہ گیا جان گئی دونوں یہاں سے کھسک
منتیں کس کی کروں پاؤں پڑوں کس کس کے
دل سینے میں بیتاب ہے جان آئی ہے لب پر
اب جان کو روئے کوئی یا دل کو سنبھالے
مضمحل ہو گئے قوے غالب وہ عناصر میں اعتدال کہاں
یار اغیار ہو گئے واللہ کیا زمانے کا انقلاب ہوا؟
فکر نے غالب نکما کر دیا ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے
بہنا کچھ اپنی چشم کا دستور ہوگیا دی تھی خدا نے آنکھ سو ناسور ہوگیا
سینہ و دل حسرتوں سے چھا گیا بس ہجوم یاس دم گھبرا گیا
بس میرے اللہ جی گھبرا گیا یہ مرض میرا کلیجہ کھا گیا
جسے میں یاد کرتا ہوں شب و روز
خدا جانے اسے بھی یاد ہوں میں

یہ کہ کر مر گئی بلبل قفس میں ۔ کہ یارب! بندہ نہ ہو بندے کے بس میں
حیران ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں
بلبلو! تم کو مبارک رہے گلگشت چمن
ذبح کرنے کو لئے جاتا ہے صیاد مجھے

دعا اور شاباش

تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے دن ہوں پچاس ہزار
ع مرحبا جیتے رہو صد آفرین
پیٹھ جیسے دکھاتا ہے مجھ کو یوں ہی منہ بھی دکھا خدا حافظ
جس جگہ جائے تو امان اللہ گھر میں بر ہیں سدا خدا حافظ
در و دیوار پہ حسرت سے نظر کرتے ہیں
رخصت اے اہل وطن! ہم تو سفر کرتے ہیں
گردش تقدیر و بخت نارسا لایا یہاں
اے عزیز! اب یاد رکھو ہم کہاں اور تم کہاں
گزرتی ہیں بڑی تکلیف سے راتیں جدائی کی
ملیں گی تم سے پھر ہم دیکھئے وہ دن کب آتا ہے
جب سے ہم تیرے آستاں سے گئے
ہم نے جانا کہ دو جہاں سے گئے
مشفقا! واسطے اللہ کے جاتے جاتے
خوب ہوتا جو ذرا آنکھ ملاتے جاتے

لفافے پر لکھنے کو

یہ چاہتا ہے شوق کہ قاصد! بجائے مہر
آنکھ اپنی ہو لفافۂ خط پر لگی ہوئی

تعزیت نامے پر لکھنے کو

مرض مرگ سے عاجز ہے خدائی ساری
صد فلاطوں کو یہاں ہاتھ ہی ملتے دیکھا
ہوا خون دل کیوں نہ پیر فلک کا ملے خاک میں نوجواں کیسے کیسے
تاب لائے ہی بنیگی غالب! واقعہ سخت ہے اور جان عزیز
ع۔ خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

عزیزوں بغیر بے قراری

شمع اور برق و شرر بھی ہم نے دیکھے پر کوئی
بے قراری میں نہ پایا اس دل بیتاب سا
دل ہے مضطر یا خدا جانے یہ آلت ہے کوئی
تلملاتا ہے پڑا پہلو میں اک سیماب سا
خیال خواب کہاں؟ سوز غم سے جلتے ہیں
تمام رات پڑے کروٹیں بدلتے ہیں
ع جو مرتیں تو چھٹیں آہ اس عذاب سے ہم
مرہی جاتا شب فرقت میں میں اے رنج مگر
یوں کہیں گے کہ یہ تکلیف اُٹھائی نہ گئی
کوئی کچھ پوچھے تو منہ دیکھ کے چپ رہ جاتا
نہ تکلم نہ اشارت نہ حکایت نہ سخن

رسید خط

ہاتھ کا اس کے خط لکھا لایا تیرے قاصد میں ہاتھ کے صدقے
اس کو بھی ہم ہزار مغتنم سمجھتے ہیں
آتے ہیں ان کے خط جو شکایت بھرے ہوئے
آج کیوں ہچکیاں آتی ہیں دلِ ناشاد مجھے

شاید اس شوخ نے بھولے سے کیا یاد مجھے

شوق

دیکھئے کمبخت قاصد اب تلک آیا نہیں
دوستو! کوئی بھی آتا ہو اُدھر سے دیکھنا

نصیحت

اچھا نہیں ہر وقت اسیروں کو ستانا
پڑ جائے کہیں آہ نہ صیاد ہماری

رضا بقضا

غافل! مقام رشک نہیں جائے شکر ہے
سَو سے بُرا تو ایک سے بہتر بنا دیا
درد فرقت سے کبھی آہ نہ آئی لب تک
آگ کے ساتھ دھوئیں کو بھی دبا کر رکھا

شکر

بھر گیا ہے گل امید سے دامن اپنا
باغباں تجھ کو مبارک رہے گلشن اپنا
جس کو تو چاہتا ہے دیتا ہے۔ کیا تری شان کبریائی ہے

متفرق

قارون کا خزانہ ہو تو عزت۔ نہیں ملتی
دولت سے کمینے کو شرافت نہیں ملتی
کم مایہ کمال اپنا جتا دیتا ہے اکثر
جو ظرف کہ خالی ہے صدا دیتا ہے اکثر
کون سی کی نہ دوا کون سی مانگی نہ دعا
ہم نے کیا کیا نہ کیا؟ اپنے سنبھلنے کے لئے

غالب بُرا نہ مان جو دشمن بُرا کہیں
ایسا بھی کوئی ہے سب اچھا کہیں جسے

اس کو بھولا نہ چاہئے کہنا صبح جو جائے اور آئے شام

راز مخفی دل ظاہر نہ کسی سے کرنا
ہاتھ سے بات گئی اس کا پھر آنا مشکل

بشر کو چاہئے ملتا رہے سب سے زمانے میں
کسی دن کام یہ صاحب سلامت آ ہی جاتی ہے

آہ و فغاں ہے نالہ و فریاد بلبلو!
یہ گل کھلائے باغ میں بادِ صبا کے ہیں

بشر کا دل ہے آئینہ جہاں میں دوسرے دل کا
اسی دل سے ملیں گے ہم بھی جو جس دل سے ملتے ہیں

ٹونا ٹمن[1] اے سکھی! بھول کرو مت کوئے
پیا کہے سو کیجئے سہج پیا بس ہوئے

آنے میں کوئی عذر ہے گر آپ کو یہاں
خط تو لکھا کرو مہِ تاباں! کبھی کبھی

بے پروائی اور بے تعلقی

گر خدا کہتا کہ اے معروف! جو چاہے سو مانگ
مانگنے کے نام سے بندہ تو نفرت مانگتا

توڑ بیٹھے جب کہ ہم جام و سبو پھر ہم کو کیا
آسمان سے بادۂ گلفام گو برسا کئے

---

[1] ٹونا ٹمن میں ٹمن تابع مہمل ہے۔ ایک قسم کا فعل یا عمل جو کسی کام کے ہو جانے یا نہ ہونے کے لئے عورتیں کیا کرتی ہیں۔ مثلاً چاہتی ہیں۔ کہ بارش نہ ہو تو پانی میں تیل ڈال دیتی ہیں۔ اس طرح شوہر کے تابع کرنے کے لئے بہت سے عمل کئے جاتے ہیں۔ ج م

بلبل نے آشیانہ چمن سے اُٹھا لیا
اس کی بلا سے بوم بسے یا ہما رہے
ہم نے تو اپنا آپ گریباں کیا ہے چاک
آپ ہی سیا سیا نہ سیا پھر کسی کو کیا؟
احسان ناخدا کے اٹھائے میری بلا
کشتی خدا پہ چھوڑ دوں لنگر کو توڑ دوں

ہمت

سرِ شمع ساں کٹائیے اور دم نہ ماریئے
منزل ہزار سخت ہو ہمت نہ ہاریئے
ع ہمت بن قیمت نہیں کیا چیل کیا باز
نگینے کے سوا کوئی بھی ایسا کام کرتا ہے
کہ ہو نام اور کا روشن اور اپنی روسیاہی ہو

فارسی قطعہ

آدمیت نہ بنطق نہ بریش و نہ بجاں
طوطیاں نطق بزاں ریش و خراں جاں دارند
ہمت و پُر دلی و پختہ مزاجی اخلاق
شیوۂ اہل کمال است کہ مرداں دارند

وطن کی محبت

کہتے ہیں کہ ہے دکن میں آج کل قدر سخن
ذوق جائے کون پر دلی کی گلیاں چھوڑ کر

قطعہ

حب وطن از ملک سلیمان خوشتر۔ خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بہ مصر بادشاہی میکرد۔ میگفت گدا بودن کنعان خوشتر

تتمہ نمبر ۳

سوالات

نوٹ - اوّل کے دس خطوں کے لفافے بھی لکھو ؎

تم گویا اس وقت پانچویں جماعت کا امتحان دے رہے ہو
اس کا حال اپنے سرپرست[1] کو ایک خط میں لکھو ؎

۲ - اپنے باپ کو پانچویں جماعت کے پاس کرنے کا حال لکھو۔ مڈل کی پہلی کے لئے کتابیں۔فیس۔ داخلہ اور گھر کے لئے خرچ منگاؤ ؎

۳ - اپنے چچا کو ورنیکلر سکول کی پانچویں جماعت پاس کرنے کا حال لکھو۔ اور رائے لو۔ کہ اب انگریزی پڑھوں یا اُردو کا مڈل پاس کروں ؎

۴ - اپنے ہم جماعت کو خط نہ لکھنے کی شکایت لکھو۔ اور اس کے جانے کے بعد تم نے جس قدر پڑھ لیا ہے۔ اس کا حال لکھو۔ اور اس کا حال پوچھو۔ کہ تم نے کیا کیا پڑھا ہے۔ اور کون کون استاد ہیں ؎

۵ - اپنے بڑے بھائی کو لکھو۔ کہ تمہارے ہاں لڑکا پیدا ہؤا ہے۔ اس کا کیا نام رکھیں ؎

۶ - فرض کرو۔ کہ تمہارے بھائی پر لالہ گلاب رائے نے سمار کی نالش کر دی ہے۔ اور تمسّن مکان پر لگا دیا ہے یہ حال اور مقدمے کی تاریخ اور اپنی خیریت بھائی کو لکھو

[1] باپ بھائی یا کسی رشتہ دار سے غرض ہے۔ جو پرورش کرتے ہوں ؎

۷ - اپنے تایا کو لکھو فلاں تاریخ کو صاحب انسپکٹر بہادر مدارس نے ہمارے گاؤں کا مدرسہ دیکھا ہے - اور رائے بک میں آپ کا ذکر بھی لکھا ہے - کہ ذیلدار صاحب اس اس طرح مدد دیتے ہیں ؛

۸ - اپنے والد کو لکھو کہ اب فصل کا موسم ہے اور اناج کے واسطے روپیہ منگاؤ - اور یہ بھی بتلاؤ - کہ آج کل ریلی برادرز کی خریداری بند ہے - اور نرخ غلہ بھی لکھ دو ؛

۹ - چچا صاحب کو بارش کے اچھا ہونے کا حال لکھو اور دریافت کرو - کہ آپ کی زمینوں میں کیا کیا بویا جائے ؛

۱۰ - ماموں کو لکھو - کہ میری رخصت صاحب پریزیڈنٹ نے نامنظور کر دی ہے - لیکن آج میں پھر درخواست دونگا - اگر منظور ہو گئی - تو ضرور شامل شادی ہو جاؤنگا - اور لکھو - کہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۵ء کی سی سردی کبھی نہ پڑی تھی ؛

۱۱ - اپنے چھوٹے بھائی کو ایسا خط لکھو - جس سے اُسے پڑھنے کا شوق ہو جائے - اور کھیلنا چھوڑ دے ؛

۱۲ - والدہ صاحبہ کی خدمت میں ۔۔۔ روپے کا منی آرڈر بھیج کر لکھو کہ اس کی رسید جلدی بھیج دیں - اور روپے خرچ میں لائیں ؛

۱۳ - ایک پردہ نشین نے پس پردہ کھڑی ہو کر تم سے التجا کی کہ اس کے شوہر کو چٹھی لکھ دو - اور یہ حالات بتلائے - خرچ سے نہایت تنگ ہوں - چھوٹا بچہ بیمار

ہے۔ کوئی ایسا شخص نہیں جو سودا وغیرہ بازار سے
لائے۔ جو جنس وہ دے گئے تھے۔ سب خرچ ہوئی
یا تو خود آؤ۔ اور اگر کوئی ایسا ہی سبب ہو۔ کہ
نہ آسکو۔ تو خرچ جلدی بھیج دو۔ اس سب حال
کو دردناک پیرائے میں لکھ دو عورت مکتوب الیہ کا
نام نہیں بتلائیگی۔ تم اس کا لفافہ کس طرح لکھوگے ؀
۱۴۔ اپنے گاؤں کے نمبردار کے نام خط لکھو۔ کہ وہ
تمہاری مفلسی کی تصدیق تمہارے پاس بھیج دیں۔
تاکہ تم اسے پیش کرکے اپنی فیس معاف کراؤ۔
یہ بھی لکھ دو۔ کہ جو کام شہر کے لائق ہو لکھو ؀
۱۵۔ اپنے گاؤں کے پٹواری کو لکھو۔ کہ تمہاری زمین
کی فرد بھیج دے اور جو اس کا حق ہو۔ وہ تمہارے
گھر سے لے لے ؀
۱۶۔ ایک عرضی ہیڈ ماسٹر صاحب کو لکھو۔ کہ میں کاشتکار
ہوں۔ فیس نہ لگائیں۔ اور یہ بھی بتا دو۔ کہ اگرچہ
تمہارے والد دکان کرتے ہیں۔ مگر کاشتکاری کی
آمدنی زیادہ ہے ؀
۱۷۔ عدد جو تم گھر سے لائے تھے۔ ان کے خرچ کی
تفصیل لکھ کر والدہ صاحبہ سے اور خرچ منگاؤ ؀
۱۸۔ ایک لڑکے نے پرائمری سکول کا امتحان پاس کر لیا
اس کا باپ بہت خوش ہوا۔ اس کو شاباش لکھتا
ہے۔ اور گھڑی اس کے واسطے بھیجتا ہے۔ اس
کی طرف سے بیٹے کو خط لکھا دو ؀

۱۹- ایک دوست کا باپ مر گیا - اُسے تعزیت نامہ لکھو ؛

۲۰- ایک ہم جماعت کا بھائی پیدا ہؤا ہے - اس کی مبارک باد لکھو ؛

۲۱- ایک ہم جماعت جو دوسرے شہر میں ہے - اور تم سے پہلے پاس ہو گیا - کیونکہ اس کا سالانہ امتحان ہو چکا اُسے مبارک باد لکھو - اور اپنی بیم و رجا کی حالت بیان کرو ؛

۲۳- ایک استاد جو تمہارے مدرسے میں مدرس تھا - بدل گیا - اس کے جانے پر تم کو رنج و ملال ہؤا - اُس کا حال لکھو - اور نئے استاد کی لیاقت وغیرہ کے صحیح حالات لکھو - مگر ایسی طرح کہ اگر تمہارا خط رستے میں کھل جائے - تو کوئی بات تم پر نہ آئے ؛

۲۴- اپنے ماموں کو لکھو - کہ بندہ اتوار کو آٹا وغیرہ لینے کے لئے آئیگا - گھی اور آٹا تیار رکھیں - کیونکہ جو کچھ میرے پاس تھا - صرف ہو گیا - اپنے بورڈنگ کی صحت اور آب و ہوا کا حال لکھو ؛

۲۵- دادا صاحب کو اپنے چھوٹے بھائی کے کہیں چلے جانے کا حال لکھو - اور استدعا کرو - کہ اگر وہاں گیا ہو تو اطلاع دیں اور تمہارے والد کو اگرچہ تم نے خط لکھ دیا ہے - دادا صاحب سے عرض کرو - وہ بھی لکھ دیں - اور ہیڈ ماسٹر کے تلاش کرانے کا حال بھی لکھو ؛

۲۶۔ ساس کی طرف سے داماد کے نام خط لکھو۔ کہ تم
نے اپنی خیریت اور اپنے بال بچوں کے حال سے
اطلاع نہیں دی۔ دل بہت ہی بے چین ہے۔
بہت جلد خیریت کا حال لکھو۔

۲۷۔ داماد کی طرف سے اوپر کے خط کا جواب لکھو۔
اور لکھو کہ منجھلا لڑکا بیمار ہے۔

۲۸۔ اپنے سالے کو جو عمر میں تم سے بڑا ہے۔ اس
کی ترقئے تنخواہ پر مبارک باد لکھو۔

۲۹۔ ایک شخص کی جانب سے اس کے بیٹے کو خط لکھو۔
جس میں علم کے فائدے بیان کرو۔ اور پڑھنے کی تاکید لکھو۔

۳۰۔ ایک شخص کی جانب سے اس کے بھتیجے کے نام خط لکھو
کہ فضول مقدمہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ جہاں تک ہو
سکے۔ صلح کر لو۔ مقدمہ بازی کے نقصان بیان کرو۔

۳۱۔ نواسے کے نام خط لکھو۔ راقم خرچ سے بہت تنگ
ہے۔ کچھ خرچ منگاؤ۔

۳۲۔ نمبردار کے نام اپنی طرف سے خط لکھو۔ کہ بورا۔ گرم
مصالحہ وغیرہ جو تم نے منگایا تھا۔ وہ بدست حامل
ہذا ارسال ہے۔ اور عدر کی تفصیل جو اس نے
دیئے تھے۔ لکھو۔

۳۳۔ بیٹے کے نام باپ کی طرف سے خط لکھ کر پوچھو۔ کہ
تم بورڈنگ ہوس میں رہتے ہو یا شہر میں خوراک
وغیرہ کا کیا انتظام ہے؟ اور تعلیم کا ٹائم ٹیبل منگاؤ۔

لہ دُہتا۔ دھیوتا بھی کہتے ہیں۔ نور

۳۴- اوپر کے خط کا جواب لکھو۔ اس میں مدرسے کے حالات بھی بیان کرو ۔

۳۵- چھوٹے سالے کے نام خط لکھو۔ کہ تمہاری بہن تم کو بلاتی ہے۔ آکر مل جاؤ۔ اور اپنی ساس کو سلام لکھو ۔

۳۶- ایک عرضی ہیڈ ماسٹر کے نام لکھو۔ کہ اس آدمی کے ہاتھ جو آتا ہے۔ میری سند جو مدرسے میں رکھی ہے۔ بھیج دیجئے ۔

۳۷- ایک درخواست لکھو۔ کہ تمہارے چھوٹے بھائی کی فیس معاف کی جائے ۔

۳۸- ایک عرضی دس یوم کی رخصت کے لئے لکھو ۔

۳۹- صاحب افسر مال کو درخواست لکھو۔ کہ تم کو نارمل سکول میں داخل ہونے کے لئے منتخب کیا جائے ۔

۴۰- دادا کی طرف سے پوتے کو خط لکھو۔ جس دن سے گئے ہو۔ خط نہیں لکھا۔ کیا حال ہے؟ اور تمہارے والد فلاں تاریخ کو لکھنؤ گئے۔ کیونکہ وہاں دربار ہوی ہے

۴۱- پھپھی صاحبہ کی خدمت میں خط لکھو۔ کہ آپ کا خط پہنچا۔ ۵ؔ بطور امداد شادی بھیجتا ہوں۔ اور اگر موقع ہوا۔ تو میں بھی آؤنگا۔ خیریت کا حال پوچھو ۔

۴۲- اپنے چھوٹے بھائی کو خط لکھو۔ کہ سرکاری قسط کا روپیہ داخل کر دو۔ اگر سب روپیہ گھر میں نہ ہو۔ تو گیہوں کو فروخت کر دینا۔ اور والدہ صاحبہ کو سمجھا دینا۔ کہ گیہوں کو کوٹھوں میں بھروادیں۔ اور داؤد خانی کو استعمال میں لائیں ۔

۴۳- پھپا کو یہ حال لکھو۔ کہ سالانہ امتحان ہونے والا ہے
مگر آنکھیں دکھتی ہیں۔ آپ کے پاس جو ایک گھر ہے
کا نسخہ۔ اور آشوب چشم کا ضماد ہے۔ جلدی بھیج
دیجئے۔ اور اپنی حیرانی اور پریشانی کا حال اور
جو جو خیالات تمہارے دل میں اب کی دفعہ بیماری
سے گزرے ہیں۔ سب لکھو ؛

۴۴- اپنے بڑے سالے کو اپنی تعلیم کا حال۔ استادوں
کی محنت اور اپنا راتوں کو پڑھنا کل کیفیت لکھو ؛

۴۵- اپنے ایک دوست کو اپنے ہاں کے موسم کا حال لکھو۔
بارش کیسی ہے؟ ہوا کیسی چلتی ہے؟ لوگوں کی صحت
کیسی ہے؟ سردی کا کیا حال ہے؟

۴۶- ایک کتب فروش کے نام خط لکھ کر پانچویں جماعت کی
کتابیں منگواؤ۔ اور لکھو۔ دی۔ پی[1] پیکٹ ان رجسٹرڈ بھیجدے ؛

۴۷- پنڈت دوست کو سپرنٹنڈنٹ ضلع کے آنے کا حال لکھو ؛

۴۸- ایک مغل کو خط لکھو۔ تمہارے ہاں کا محرم اور دسہرہ
خیریت سے گزر گیا۔ اور وہاں کا حال پوچھو۔ یہ
خط دو صفحے سے کم نہ ہو ؛

۴۹- لالہ صاحب سے مشورہ طلب کرو۔ کہ میرے پاس تین
سو روپے ہیں۔ میں ان سے کونسی تجارت کروں۔
اور غلہ کی تجارت کیسی ہے؟

۵۰- اس کا جواب لکھو۔ کہ پرچون کی دوکان کرلو۔ اس

---

[1] وی۔پی مخفف ہے۔ ویلیو پی۔ ایبل (قیمت طلب) کا اگر ویلیو پے
ایبل پیکٹ رجسٹرڈ ہو تو ۲ر رجسٹری کے لگتے ہیں ؛

طرح کہ پچاس روپے متفرق سامان گھی - میدہ - نمک
مرچ - ہلدی - آٹا - دال - سرسوں کا تیل - چبینا - مٹی کا
تیل وغیرہ کل پرچونٹے کی چیزیں رکھو - اور باقی
اڑھائی سو روپے میں سے سو روپے کے چاول اور
سو روپے کے گیہوں اور پچاس کا گڑ شکر وغیرہ سالانہ
فصل پر سے لیا کرتا - متفرق پچاس روپے میں تمہاری
دوکان میں سو روپے کا سامان رہا رہیگا - پچاس روپے
تم پر بازار کے رہا کریں گے - ایسا ہی ہوتا ہے -
آڑھت سے چیزیں لے آئے - اور دس پانچ
دن میں روپے دے دیئے - پرچون کی دکان کے
لئے دلیلیں دو ؛

۵۱ - حکیم صاحب کو ایک ہندو دوست کی سفارش میں
خط لکھو - اور نامبردہ کی مفلسی کا حال جتلا کر رحم
کی التجا کرو - اور لکھو کہ اس کے حال پر توجہ فرمائیگا
تو مجھ پر بڑا احسان ہوگا ؛

۵۲ - تم ہندو ہو اور تمہارا سالہ ڈاکٹر ہے - اسے ایک
مسلمان دوست کی سفارش میں خط لکھو - اور ظاہر
کرو - کہ ان سے ہمارا قدیمی تعلق ہے - اس کا علاج
دل سے کریں ؛

۵۳ - تمہارے دوست کا باپ مرگیا ہے - اسے تعزیت نامہ لکھو

۵۴ - تمہارے ہندو دوست کے بیٹے کی شادی ہو چکی
ہے - مبارکباد لکھو ؛

۵۵ - تمہارے مسلمان دوست کے بیٹے کی بیوی مرگئی ہے

ماتم پرسی کرو ؎

۵۶ - مرزا داغ تمہارے شہر میں آئے ہیں - اور ۲۰ اپریل ۱۸۹۴ء کو لالہ ہمت رائے کے مکان پر مشاعرہ ہوگا - ایک نوٹس لکھو ؎

۵۷ - لالہ لکھی مل کے بیٹے کی شادی ہے - ایک دعوت کا رقعہ لکھو - کہ فلاں تاریخ مسلمان دوستوں کی ضیافت ہے اور اگلے روز ہندو صاحبان کا نوتہ ہے - جملہ دوست فلاں فلاں وقت پر تشریف لا کر کھانا کھا لیں ؎

۵۸ - مسلمان دوست کو ایک خط لکھو - ہندو مسلمانوں میں صلح کرانے کی کوشش کریں - اس میں لکھو کہ مسلمان اور ہندوؤں کا چولی دامن کا سا ساتھ ہے ؎

۵۹ - ہندو دوست کو ایک خط لکھو - کہ لاہور کے ہندو مسلمانوں میں جو ناچاقی ہے - اُسے دُور کرائیں - اتفاق کے فوائد نفاق کے نقصان انوار الاخلاق دیکھ کر لکھو ؎

نوٹ - تین صفحے سے کم نہ ہو ؎

۶۰ - ایک دوست سے مشورہ لو - کہ میں نے انٹرنس پاس کر لیا ہے - کیا کروں ؎

۶۱ - اس کا جواب لکھو - کہ رڑکی کالج میں داخل ہو جاؤ کیوں -

(۱) رڑکی کالج پاس کر کے نوکری ضرور مل جاتی ہے - اور اب تو گورنمنٹ ہند نے نئے علاقے - برہما وغیرہ فتح کر لئے ہیں - اس لئے بہت کھپت ہو گئی ہے ؎

(۲) اگر نوکری نہ بھی ملے - تب بھی طالب علم بھوکا نہیں رہتا ؛

۶۲ - گویا تم ایف اے پاس کر چکے ہو - اپنے چچا سے پوچھو - کہ اب کیا کروں ؟

۶۳ - اس کا جواب لکھو - کہ ڈاکٹری میں داخل ہو جاؤں اس سے اچھا کچھ نہیں - ذیل کی دلائل پر زور دو ؛

(۱) معزز پیشہ ہے -

(۲) خلق خدا کو فائدہ پہنچتا ہے -

(۳) اور کچھ نہیں تو اپنا شفا خانہ کھل جائیگا ؛

۶۴ - اپنے دوست کو خط لکھو - کہ اپنے تینوں صاحبزادوں کو فوجی ملازمت میں داخل کرا دو ؛

(۱) فوجی ملازمت میں عزت بہت ہے ؛

(۲) زندہ وہی قوم رہیگی - جو فوجی ملازمت کریگی ؛

(۳) فوجی آدمی تندرست اور مضبوط رہتے ہیں ؛

(۴) فوجی جاں نثاروں کو سوں نوکریاں بھی خوب ملتی ہیں ؛

۶۵ - لاہور کا حال لکھو - اگر لاہور نہیں دیکھا - تو اور شہر کا لکھ دو ؛

۶۶ - اپنے شہر کا حال لکھو ؛

۶۷ - ورزش کے فوائد لکھو ؛

۶۸ - لکھو کہ رات کو ہر روز دودھ نہ پیا کرو ؛

۶۹ - زیادہ مٹھائی مضر ہے ؛

۷۰ - سہر

تتمہ نمبر (۴)

ہند کا محصول ڈاک (پیڈ)

کارڈ ۓ - جوابی کارڈ ۲ر بند لفافہ ۱ تولہ تک ۱ر
ہر دس تولہ تک ۲ر - اگر زیادہ ہو ہر ۱۰ تولہ اور
اس کی کسر پر بھی ۲ر پیکٹ جس میں چھپے ہوئے
کاغذ یا تصویر و نقشے یا چھپنے کے لئے قلمی مسودے
ہوں - اور نمونہ مال و تجارت دس تولہ تک ۱ر میں
زیادہ ہر دس تولہ یا اس کی کسر کے لئے ۱ر پارسل
بیس تولہ تک چار آنے (۴ر) آگے ہر بیس تولہ یا اس
کی کسر کے لئے ۴ آنے ؂

ویلیو پی ایبل یعنی قیمت طلب چٹھی - پیکٹ - بلٹی
سب کا ہو سکتا ہے - اس پر محصول ڈاک کے علاوہ کمیشن
منی آرڈر بھی لگانا پڑتا ہے ۴ر دینے پر سب چیزوں
کی رجسٹری ہو سکتی ہے - اگر مکتوب الیہ کی رسید
منگانی ہو - تو دو آنہ کا ٹکٹ زیادہ لگاؤ ؂

منی آرڈر ایک روپیہ سے ۱۰ تک دو آنے -
۲۵ تک چار آنے ۵۰ تک چھ آنے - منی آرڈر
میں پائی نہیں جا سکتی - مگر سرکار کے لئے جا سکتی
ہے ؂

تار کے منی آرڈر کے ۱۰ تک ۸ر ۲۵ تک ۱۲ر

صہ تک عہ ۔ حہ تک ۲ار ۔ مار تک عہ ہیں ؛

ولایتی ڈاک

پوسٹ کارڈ دو آنہ ۲ر جوابی چار آنے ۴ر بند لفافہ فی ½ اونس دو آنہ ۲ر چھپے ہوئے کاغذ فی اونس دو آنہ ؛

ہر بیرنگ کا محصول دوچند ہے ۔ ڈاکخانہ کی شکایتیں بلا محصول ۔ صرف لفافہ پر شکایت ڈاکخانہ لکھنا ہوگا ؛

اشتہار رسالہ رہنمائے شملہ

اس دلچسپ کتاب میں کوہ شملہ اور اس کے تعلقات کی کیفیت شملہ ریلوے کے دلچسپ حالات رستہ کے اسٹیشنوں کی حالت ٹنوں (سرنگوں) کی بابت واقفیت شملہ اور کوہ ایلپس کی ریل کا مقابلہ ۔ جاکو کے ٹیلے کی سیر ۔ وہاں کے مندر اور بندروں کے حالات ۔ شملہ کے دلچسپ نظارے ۔ بازاروں کی بہار ۔ درختوں اور کھڈوں کا ذکر ۔ میلوں کے بیان ۔ ہوٹلوں اور سراؤں دیگر قیام گاہوں کی فہرست معہ حالات و کرایہ وغیرہ قابل دید مقامات طالب روز کے لئے ہدایات مفصل اور عمدہ اردو میں بیان کئے گئے ہیں ؛

قیمت ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ فی جلد ۴ر